



پردو کے بارے میں سوال جواب (مع ترمیم داشتائی)

اس کتاب میں جگہ بہ جگہ اسلامی بہنوں کے مدد نی تفہلوں
اور
مذونی کاموں کی مذونی بہاریں برکتیں لٹا رہی ہیں



- * عورت کا کس کس سے پردہ ہے؟ 314
- * جشن ولادت کی بروگت سے نیری زندگی بدال گئی 44
- * شوہر باہر نہ نکنے دے تو.....؟ 318
- * عشقِ عجائزی کے متعلق سوال جواب 111
- * میاں کا حق زیادہ یا میاں باپ کا؟ 325
- * شادی کتنی عمر میں ہونی چاہیے؟ 115
- * چادر اور چارڈیواری کی تعلیم کس نے دی؟ 159
- * کورٹ کی شادی 357
- * میاں بیوی کا ایک دوسرا پرشک کرنا کیسا؟ 384

یادداشت

دوران مطالعہ ضرورت امندرالاں کیجئے، اشارات لکھ کر صفحہ نمبر نوٹ فرمائیجئے۔ ان شاء اللہ عزوجل علم میں ترقی ہوگی۔

اس کتاب میں جگہ بے جگہ اسلامی بہنوں کے مدنی قافلوں
اور مدنی کاموں کی مدنی بہاریں برکتیں اٹھا رہی ہیں

پر دے کے بارے میں سوال جواب

مُؤَلف:

شیخ طریقت امیر اہلسنت بانیِ دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا

ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

ناشر:

مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
أَمَّا بَعْدُ فَاعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

نام کتاب: پردے کے بارے میں سوال جواب

مؤلف: شیخ طریقت، امیر اہلسنت، بنی دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا

ابو بلاں محمد الیاس عطا رقاڈری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

سن طباعت: رجب المرجب نمبر ۲۳۴، جون ۲۰۰۹ء

ناشر: مکتبۃ المدینہ، عالمی مدنی مرکز فیضان مدینہ، باب المدینہ کراچی۔

مکتبۃ المدینہ کی سات شاخیں:

- (1) مکتبۃ المدینہ شہید مسجد کھارا در باب المدینہ کراچی
 - (2) مکتبۃ المدینہ در بار مار کیٹ گنج بخش روڈ مرکز الاولیاء لاہور
 - (3) مکتبۃ المدینہ اصغر مال روڈ نزد عیدگاہ، راوی پنڈی
 - (4) مکتبۃ المدینہ امین پور بازار، سردار آباد (فصل آباد)
 - (5) مکتبۃ المدینہ نزد پیپل والی مسجد اندر وون بوہر گیٹ مدینۃ الاولیاء ملتان
 - (6) مکتبۃ المدینہ فیضان مدینہ آندی ٹاؤن حیدر آباد
 - (7) مکتبۃ المدینہ چوک شہید ایں میر پور کشمیر
- مَدَنِي التَّجَاءُ: کسی اور کو یہ کتاب چھاپنے کی اجازت نہیں ہے۔

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
أَمَّا بَعْدُ فَاعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ
”یا فاطمہ پشت مصطفے“ کے پندرہ حروف کی

نسبت سے یہ کتاب پڑھنے کی 15 نیتیں

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰیہِ وَآلِہِ وَسَلَّمَ: نِیَۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِنْ عَمَلٰہِ یعنی ”مسلمان کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے۔“ (المُعجمُ الْکَبِیْرُ ص ۱۸۵ حدیث ۵۹۳۲)

دو مردمی پھولوں: (۱) بغیر اچھی نیت کے کسی بھی عمل خیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جتنی اچھی نیت زیادہ، اتنا ثواب بھی زیادہ۔

{۱} اخلاق کے ساتھ مسائل سیکھ کر رضائے الٰہی عَزَّوَجَلَ کی حقدار ہوں گی {۲} حتی الوع اس کا بلا خصو اور {۳} قبلہ روم طائعہ کروں گی {۴} اس کے مطالعے کے ذریعے فرض علوم یکchosوں گی {۵} جو مسئلہ سمجھ میں نہیں آئے گا اس کے لیے آیت کریمہ فَسَلُوْا أَهْلَ الدِّیْنَ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ترجمہ کنز الایمان: ”تو اے لوگو علم والوں سے پوچھو اگر تمہیں علم نہیں“ (ب ۱۲ الفتح ۳۳) پر عمل کرتے ہوئے علماء سے رجوع کروں گی {۶} (اپنے ذاتی نسخے پر) عند الضرور ورت خاص مقامات پر اندر لائے کروں گی {۷} (ذاتی نسخے کے) یادداشت والے صفحے پر ضروری نکات لکھوں گی {۸} جس مسئلے میں دشواری ہوگی اُس کو بار بار پڑھوں گی {۹} زندگی بھر عمل کرتی رہوں گی {۱۰} جو اسلامی بہنیں نہیں جانتیں انھیں سکھاؤں گی {۱۱} جو علم میں برابر ہوگی اس سے مسائل میں تکرار کروں گی {۱۲} دوسری اسلامی بہنوں کو یہ کتاب پڑھنے کی ترغیب دلاؤں گی {۱۳} (کم از کم ۱۲ عددیاً حسب توفیق) یہ کتاب خرید کر دوسروں کو تخفہ دوں گی {۱۴} اس کتاب کے مطالعے کا ثواب ساری امت کو ایصال کروں گی {۱۵} کتابت وغیرہ میں شرعی غلطی ملی تو ناشرین کو کلکھ کر مطلع کروں گی (زبانی کہنا یا کہلو ان خاص مغذینہیں ہوتا)

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
57	کرنے کی اجازت دلوائی	25	کافرہ دلائی سے زیگن کروانا	1	ڈڑو شریف کی فضیلت
59	مذہنی کام کی تربیت رہنا!	26	مرد کے لئے عورت کا ستر	1	عورت کا لفظی معنی
59	چاروں میں مصطفیٰ ملی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم	27	مرد کا اپنی زوجہ کو دیکھنا	2	کیا آج کل بھی پردہ خود ری ہے؟
60	گھر میں پر دے کا ذہن کیسے بنے؟	27	مرد کا اپنے خاتمہ کو دیکھنا	3	زماں تہ جا بیٹت کی مددت کتنی؟
61	ماحت کے بارے میں پوچھا جائیگا	29	مرد کامال کے پاؤں دبانا	4	بے پردگی کا وباں
62	چھوٹے بھائی کی انفرادی کوشش	29	مرد کا آزاد عورت اجنبیہ کو دیکھنا	5	جہان خشن سے مراد کون ساز یور ہے؟
64	دُبُّ ش کی تعریف		پہرہ دیکھنے کی اجازت کی صورت	6	ہر گھنگو کے ساتھ شیطان ہوتا ہے
67	اگر عورت نامانی کرے تو.....؟	31	میں کان اور گرد دیکھنے کا مسئلہ	6	جمان خاں والے گھر میں فرشتے نہیں آتے
67	کیلئے بولے بھائی، بین کا پردہ ہے؟	31	بے پردگی سے قبہ		زیور کی آواز کا حکم
68	لے پاک پچھے کا حکم	34	جس سے نکاح کرنا ہے اُس کو دیکھنا	9	عورت کا شہر کیلئے زیور پہننا
69	چی گو دینا کیسا؟	35	اگر دیکھنا ممکن نہ ہو تو کیا کرنا چاہئے	10	شبہنخا و مدینہ کا دیدار نصیب ہو گیا
70	لے پاک کے پوچھنے کی صورت	36	عورت کا مرد سے ملاج کروانا	12	بُشْر کے بارے میں سوال جواب
71	لڑکا کب بلغ ہوتا ہے؟	37	کمر کا درد اور مدد فی قافیہ	12	بُشْر کے کہتے ہیں؟
72	لڑکی کب بلغ ہوتی ہے؟	39	عورتوں کے پڑوں کی طرف مرد کا دیکھنا	13	مرد کا بُشْر کہاں سے کہاں تک ہے؟
72	کتنی عمر کلڑکے سے پر دہ ہے؟	41	دامن کا دھاگہ	14	حاجی صاحبان اور نیکر پوش
73	کافرہ عورت سے پر دہ	42	گھر سے باہر نکلنے کی احتیاطیں	15	عورت کا ستر
76	اعلیٰ حضرت کا فتویٰ	44	عورت کا کس سے پر دہ ہے؟	16	نماز میں تھوڑا سا ستر کھلا ہو تو.....؟
77	فاجرہ عورت سے پر دہ	44	محروم کی قسمیں	17	میں نماز نہیں پڑھتی تھی
78	میری زندگی کا مقصد	45	دو دھکے رشتے میں پر دہ کرنا مناسب ہے	19	دل غوش کرنے کی فضیلت
80	اجتماعات	46	نسیخاً حرام میں کون کون شامل ہیں؟	20	بُشْر کی قسمِ دُوم کے چار حصے
81	مذہنی افعال کس کے لیے کتنے؟	47	بعض سُرسُر پُر خطر ہوتے ہیں	21	مرد کا مرد کیلئے بُشْر
82	مالین مددی اعمالات کے لئے بثاثت علیٰ	48	ڈیور بھائی کا پردہ	22	بُشْر کا بُشْر
83	کیا استاد سے بھی پر دہ ہے؟	50	سُسرال میں کس طرح پر دہ کرے؟	22	بہت چھوٹے بُشْر کی ران کو جھوننا کیسا؟
84	پہرہ اور سر یہ فی کا پردہ	52	پر دہ دار کے لئے آزمائش	23	امر دکو دیکھنے کا حکم
84	عورت ناخُرم پیچ کا باتھنیں چوم کتی	55	آیسی کردننا ک آزمائش	24	عورت کا عورت کیلئے بُشْر
85	غیر عورتوں سے ہاتھ ملانے کا عذاب		مرحومہ امی جان نے مذہنی کام	24	عورت کا جبی مرد کو دیکھنا

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
155	چشم میں عورتوں کی کثرت	126	اچھی نیت کے فضائل	86	عورت کا قرآن سکھنے کیلئے گھر سے لفانا
156	بے غیرتی کی انجما	127	گمشدہ چیزیں ملے کے لیے چار اور ادا	86	استقامت کا پھل
158	ستر ہزار حرامی پنج	128	خوف خدا کے سبب عورت کا نکاح	88	ہربات پر ایک سال کی عبادت کا ثواب
159	چار اور چار دیواری کی تعلیم کس نے دی؟	127	سے باز رہنا کیسا؟	89	عورت کا پیر سے علم حاصل کرنا
160	عورت کی ملازمات کے بابے میں بول بجب	129	کیا ناک جس کر کے عورت گنجہار ہو گی	90	عورت پر ہر سے بات چیت کرے یا نہ؟
161	گھر میں کام والی رکھ سکتے ہیں یا نہیں؟	130	بے اذن شوہر گھر سے نکلنے کا و بال	90	پیر اور مرید نی کی فون پر بات چیت
162	ایزیز ہوشیں کی فوکری کرنا کیسا؟	131	نتھیوں کا خون پیپ پچائے تب بھی.....	91	عورت کے لئے فون پر صول اکرنے کا طریقہ؟
162	مرد کا ایزیز ہوش سے خدمت لینا کیسا؟	132	میں کمی شادی نہ کروں گی	93	بد نصیب عاپد اور جوان اڑکی
163	عورت کا تمبا سفر کرنا کیسا؟	134	میکے والے مختار ہیں	97	شہوت پرستی اُفر تک لے گئی
165	عورت کا ہاؤں جہاز میں تمبا سفر کرنا کیسا؟	135	شوہر بے پردہ کا حکم دے تو.....؟	98	علام زادی اگر بے پردہ ہو تو؟
167	عورت کا پارٹی ملائیں گلی میں ٹھانہ کیسا؟	136	پچھوں کا پہلا مکتب ماں کی گودو ہے	98	علام بآپ کا دردناک انجام
167	ہم اب صرف مدینی چیزوں دیکھتے ہیں	137	دو فر امین مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم	100	عورت عمرہ کرے یا نہ کرے؟
168	نمایز برائیوں سے بچاتی ہے	137	عورت شوہر سے علم حاصل کرے	102	اعلم المؤمنین عمر بھر گھر سے باہر نہ کھیں
169	انتخاب نبوی میں خلک بھی بلائی	139	عورت کا عالمہ کے پاس جا کر پڑھنا	103	عورت کو موحد کی حاضری متع ہونے کی وجہ
171	کیا عورت ڈاکٹر کے پاس جائے جائے ہے	140	علم سیکھنے کا ذریعہ سُتوں بھرے	107	15 دن کے بعد جب قبر گھلی.....
171	عورت کا مردے اجاشن لگوانا	140	اجتماعات بھی ہیں		خر بوزے کو دیکھ کر خر بوزہ رنگ
171	مرد کا نرس سے اجاشن لگوانا	141	زیارت مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم	109	پکڑتا ہے
172	سرمیں کو کسی میل	143	آقا امت کی حالت سے باخبر رہنے میں	111	دنیا بیہت آگے کھل پچی ہے!
172	نرس کی فوکری کرنا کیسا؟	144	اجازت کے غیر اجتماع کیلے گھرے لکھنا	111	شوہر باہر نہ نکلنے دے تو.....؟
172	زمیوں کی خدمات اور صحایتات	145	مرد کے پاس عورت کا پڑھنا	113	7 فر امین مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
173	نرس کی فوکری کے جزا کی صورت	146	عورت عالم کا بیان سننے کیلئے نکل	115	میاں کا حق زیادہ یا ماباپ کا؟
174	ایوک بیرون ملک نوکری مل گئی	146	سکتی ہے یا نہیں؟	117	شوہر پر بیوی کے حقوق
176	مخلوط تعلیم کا شرعی حکم	147	جنت میں لے جانے والے اعمال	118	گھر آمن کا گواہ کیسے بنے؟
176	عورت اور کالج	148	دوعت اسلامی کا 99% کام انفرادی	119	دو فر امین مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
177	پر دشمنیں لڑکی کی شادی نہیں ہوتی	149	کوشش سے ہے	120	نمک زیادہ ڈال دیا
178	دکھا کی ملازمات	151	خطرناک رہ برا سانپ	121	بیوی کیلئے ڈھنٹ کی بھارت
179	آزمائش میں نذریں	152	کیا پر وہ ترقی میں رکاوٹ ہے؟	122	اسلامی بہنوں کا منی سہرا
179	ناولیں پڑھنا کیسا؟	154	حقیقت میں کامیاب کون؟	124	چیزیت کی برکت سے گمشدہ مل گیا

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
بُخت کی بھی کیا شان ہے!	210	حالتِ احرام میں بھی چہرے کا پردہ	182	میں فیضِ اہلِ حق	182
اسلامی بہن اور نکتی کی دعوت	211	انصاریات کی سیاہ چادریں	183	مُسکرا کر بات کرنا سُست ہے	183
آوازِ کیسے گھلی!	212	تبہند پھر اکڑو پے بنالیے	185	کیا آج کل پردهِ ضروری نہیں؟	185
اسلامی بہنوں کا منہذِ فی مشورہ	212	پردے کی اختیاطِ اُخْجَن اللہ!!	185	آپ تو گھر کے آدمی ہیں؟	185
دوران عرطتِ نہیں سکنے کیلئے لکھنا کیا؟	213	دو پے پار یک سہوں	186	مرد کے ہاتھ سے بُوزیاں پہننا	186
اسلامی بہنوں کا جماعت کرنا کیسا؟	214	باریک دو پس پھانڈیا	187	پرده کرنے میں معاشرے سے ذلتگی ہے	187
غیر عالم کو بیان کرنا حرام ہے	215	عبد رسالت میں جواب آزاد مسلمان	187	حکایتِ حکایت	187
عالم کی تعریف	215	عورت کی علامت تھا	188	کیا گھر میں میت ہو جائے تب بھی	188
غیر عالم کے بیان کا طریقہ	216	ہر حال میں پردہ	188	پردهِ ضروری ہے؟	188
مُلْعَنِینَ کیلئے اہم پداشت	217	بیوی گھر سے باہر نکلی ہی کیوں!	189	بیان کیوں ہے جی نہیں کوئی	189
اسلامی بہنوں نہیں پڑھیں یا نہیں؟	217	خورت کو چھیڑا تو جنگ چھڑی	190	بیٹی کے گھنے کا درد و رہو گیا	190
اسلامی بہنوں مانیک استعمال نہ کریں	219	عورت اور شانگ سینٹر	191	غیرِ حرم سے تزیت کر سکتے ہیں یا نہیں؟	191
عورت کے رگ کی آواز	219	عورت کو گھر میں تقدیر کرو!	191	غیرِ حرم کی عبادت کرنا کیسا؟	191
میری آواز کا نتیٰ تھی	220	سودا سلف مردی لا سیں	192	رُچگی کے متعلق سوال و جواب	192
برا آمدہ سے ایک دوسرا کو پکانا کیسا؟	220	عورت کے لیکنی میں بیٹھنے کے	192	کافروں والی سے زخمی کروانے کا مسئلہ	192
نچوں کو دُو اُنچے کی آواز	222	بارے میں سوال و جواب	193	کیا دلوں کا پردہ کافی ہے؟	193
عورت نہیں کی دُو یونیٹ دیکھے یا نہیں؟	227	گھر کے نزدے عورت کی تکلفی کا حکم	195	وقتی مریضہ تدریست ہو گیا	195
عورت نہیں کی دُو یونیٹ دیکھے یا نہیں؟	228	اسلامی بہن اور اخدا میں سفر	198	پرہ کرنے میں چھچک ہوتی ہو تو.....	198
اسلامی بہنوں نہ خانوں کی کیشیں نہیں	229	مد فی قافلوں کی 6 بہاریں	199	بی بی فاطمہ کے کفن کا بھی پرده!	199
کیا اسلامی بہنوں مرحوم نعمت خوان	231	گردے کا درد و رہو گیا	201	بی بی فاطمہ کا میل صراط پر بھی پرده	201
کی فتنیں سُکتی ہیں؟	232	مفتوح کی ہاتھوں ہاتھ خیابانی	202	ملشماری کی رُتین	202
محمدی چیل نے مد فی بر قع پہنادیا	233	بلڈ پریشر کی مریضہ تدریست ہو گی	204	عورات کی مواراثت پر حاضری	204
اسلامی بہنوں کے مد فی چیل و کھنکا	234	100 گھروں سے بلا میں دور	205	عورت جنتِ لُجْج میں حاضری دے یا نہیں؟	205
شرعِ مسئلہ	235	سکون کی نیند	206	عورت کی روپنہ رسول پر حاضری	206
عورت عامل کے پاس جائے یا نہیں؟	237	گردن کا درد کا گھوڑو گیا	209	عورت دینے میں زیارت کر سکتی ہے یا نہیں	209
عورت کامیک اپ کرنا کیسا؟	238	نایا ناچے کی جمیتِ انگیز حکایت	209	عورت مجذوبی میں بعکاف کرے یا نکرے	209
لباس کے باوجودِ تکی	240	محجے قہ جو جاتی تھی	210	صحابیاتِ رضی اللہ تعالیٰ عنہن کے پردے	210
دکاوے کسلیتے زیروات پہننا	241	سو نے کا گشہ نہ مل گیا	210	کی کیفیات	210

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
323	تن بچوں ہنگوں کی اجتماعی خودگشی	294	ایک بھروسے کی مغفرت کی حکایت	271	عورت ٹو شبوگا کے یادے؟
324	نا کامان عشق کی خودگشیاں	295	ڈبھن کے تقدیم کا ڈبھون چھڑانا کیسا؟	272	عورت ٹو شبوگا کے بابرہ نسلے
324	عشق بچاری سے بچے کا طریقہ	296	نظر کے بارے میں سوال جواب	272	خوشبوگا نے والی عورت کی حکایت
325	شادی کتنی عمر میں ہونی چاہئے؟	297	14 حدیث مبارکہ	273	پرشش رقع
327	جن اگر عورت کو درست تخدید تو؟	297	نظر پھرلو	274	مد نی رقع
328	جن اگر عورت کو درست تخدید تو؟	297	جان بو پھر کرنظر مت ڈالو	275	اسلامی ہنگوں کو تنبیہ
328	عاشق و معشوق کے سچے گھمگھری	298	نظری حافظت کی فضیلت	276	محلے میں برق کھول دینا کیسا؟
329	نا جائز تھے لوٹا نے کا طریقہ	298	لبیس کاز ہریلا تیر	276	مد نی رفع میں گرمی لگتی ہوتے.....؟
330	آخر دکھنے دینا کیسا؟	298	آنکھوں میں آگ بھردی جائے گی	277	آقا پتے ہوئے سحر امیں
330	عورت نافرمان کو خدے کتنی ہے یا نہیں؟	299	آگ کی سلائی	278	بالوں کے بارے میں سوال جواب
334	رُجھا کی داستان	299	نظر دل میں شہوت کا بیج بوتی ہے	279	بالوں کے بارے میں احیا طیں
337	عاشقان نادان کا روز ہو گیا!	300	عورت کی چادر بھی مت دیکھو	279	عورت کا سرمدہ دانا
339	بر قلچ پوش اعزایہ	300	بد نکاتی کر ریختے تو کیا کرے؟	280	عورت کا مردانہ بال کٹوانا
	عشق بازی سے بچپنا ہو رہا نے کا	301	گناہ جانے کا خر	280	وہ قلن پھاڑ کر اٹھ بھی
343	روحانی علاج	302	توبہ کے ارادے سے گناہ کرنا اگر ہے	281	کمزور بہانے
343	عبداللہ بن مبارک کی توپ کا سبب	302	ایک آنکھ والا آدمی	283	عورت کا درزی کو نتا پر دینا کیسا؟
345	سانپ ٹکس رانی کر رہا تھا	306	میں گناہوں کی دلدل سے کل آئی	284	بھائی اور بھائی کی انفرادی کوشش
345	خوش نصیب عابد کی ثابت تھی	308	ڈعا کے فضائل	285	گھر والوں کی اصلاح کیجئے
350	انیا نے کرام پر بھی محتاجات آئے	310	کسی کے گھر میں مت جما کنکے	286	اہل خانہ کو دوزخ سے کیسے بچائیں
353	عشق بچاری نے تباہی مچائی ہے	310	آنکھ پھرڑا لئے کا اختیار	287	بچوں سے بھی پردا
	عشق بچاری کے جذبات کے سات	312	گفتگو میں نگاہ کہاں ہو؟	287	مُخَنَّث کے کہتے ہیں؟
354	جیا سورکمات	312	نگاہ مصلحتی میں انشداتی طبقہ الہام کی ادا کیں	288	بچہرا اپن سے بچے کی تاکید
355	ماخقات کے بندپات کے 12 جیا سورکمات	314	بشن ولادت کی برکت سے میری	288	نلی بچڑا
	عشق میں ہونے والی شادیوں	314	زندگی بدالنی	289	بچوں نہ ہو اس کو جرا کر کر پکارنا کیسا؟
357	کے بارے میں سوال جواب	316	بشن ولادت دیکھ کر قبول اسلام	290	مُخَنَّث کو جرا کہہ کر بلانا
357	کورٹ کی شادی	318	عشق بچاری کے بھگاؤں سوال جواب	290	بچہروں کا کدرار
360	گھوکے کہتے ہیں؟	320	عاشق و معشوق شادی کر سکتے ہیں یا نہیں؟	292	تیرسری جس لیجنڈنی کے بارے میں
361	کشفی تماشراٹکی وضاحت	321	غیر شرعی عشق بچاری کی تباہ کاریاں		اہم معلومات

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
عیب بھپا کو جگت میں جاؤ!	373	دیانت میں کفہونا	361	نئے کا بیان	
عیب کھولنے کا عذاب	374	فاسق اور بہت مُتعجی	362	مُجھی لڑکا اور عزیزی لڑکی	
جادوٹونہ کروانے کا الزام	375	مال میں کفافت (یعنی کفہونا)	363	عام کی ایک بہت بڑی فضیلت	
بُھان کا عذاب	375	کفہ سے مُخلِّق مُشرّق قات	365	میمن اور سیدہ کا کورس تحریر	
توبہ کے تقاضے پورے کر لیجئے!	378	دوسروں کے بواب بالینا	366	سید زادے اور میمن بڑی کا کورس تحریر	
بدگمانی کے بارے میں سوال جواب	379	شادی کا رذی میں باپ کا نام غلط دانا	369	غیر سید اور سیدہ کا نکاح	
رونے والے پر بدگمانی کا نقصان	384	میان یہودی کا ایک درمرے پر نک کیا؟	370	اسلام میں کفہونا	
میان یہودی کے غسل میت کے	386	کسی کو زندگی کہنا کیا؟	370	مسلمان لڑکی کا نو مسلم سے نکاح	
بارے میں سوال جواب	386	گالی کی زندگی سزا	371	پیشہ (کام و حرف) میں کفہونا	
	388	نک کی بنا پر الزام مت لگائیے	372	تاجز زادی اور چائم زادہ	
	389	لوہے کے 80 کوڑے	372	چائم اور موچی کا آپس میں کفہونا	

موت کی یاد میں بھوکی رہنے والی خاتون

حضرت سید شمامعاذه عَزَّ وَجَلَّ وَيَه رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهَا وَرَوْزَانَهُ صَحْ کے وقت فرماتیں:

(شاید) یہ دن ہے جس میں مجھے مرتا ہے۔ پھر شام تک کچھ نہ کھاتیں پھر

جب رات ہوتی تو کہتیں: (شاید) یہ دن ہے جس میں مجھے مرتا ہے۔ پھر

صح تک نماز پڑھتی رہتیں۔ (إحياء العلوم ج ۵ ص ۱۵۱)

اللَّهُ رَبُّ الْعِزَّةِ عَزَّ وَجَلَّ كَى أَنْ پَرَّ حَمْتُ هُوَ وَأَنْ كَى صَدَقَ

هماری مفترت ہو۔ امین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

مرا دل کا نپ اٹھتا ہے کلیجہ منہ کو آتا ہے

کرم یا رب اندرہا قبر کا جب یاد آتا ہے

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
أَمَّا بَعْدُ فَاعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

پرلوے کے بارے میں سوال جواب

شیطان لاکھ ستری دلائے یہ کتاب (409 صفحات) مکمل پڑھ لیجھے
إن شاء اللہ عز و جل معلومات کا خزانہ لا جواب ہا تھا آجائے گا۔

درود شریف کی فضیلت

حضرت ابی بن گعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی کہ میں (سارے
ورد، وظیفے، دعائیں چھوڑ دوں گا اور) اپنا سارا وقت درودخوانی میں
صرف کروں گا۔ تو سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”یہ تمہاری
فکروں کو دور کرنے کے لئے کافی ہوگا اور تمہارے گناہ معاف کر دیئے جائیں
گے۔“ (سنن الترمذی ج ۳ ص ۲۰ ۲۴۶۵ حدیث)

صلوٰۃ اللہ علی مُحَمَّدٍ ! صلی اللہ تعالیٰ علی مُحَمَّدٍ
ہر درد کی دوا ہے صلی علی محمد توعید ہر بلا ہے صلی علی محمد

عورت کا الفاظی معنی

سوال: عورت کے لفظی معنی کیا ہیں؟

فرمانِ مصطفیٰ : (صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آله و سلم) جس نے مجھ پر ایک دُرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دو رحمتیں بھیجتا ہے۔

جواب: عورت کے لغوی معنی ہیں ”چھپانے کی چیز۔“ اللہ کے

محبوب، دانائے غُیوب، مُتَّرَّةٌ عَنِ الْعُيُوبِ عَزَّوَجَلَ وَصَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے کہ: عورت، ”عورت“ (یعنی چھپانے کی چیز) ہے جب وہ نکلتی ہے تو اُسے شیطان جھانک کر دیکھتا ہے۔ (یعنی اُسے دیکھنا شیطانی کام ہے) (سنن الترمذی ج ۲ ص ۳۹۲ حدیث ۱۱۷۶)

کیا آج کل بھی پرده ضروری ہے؟

سوال: کیا پرده اس دور میں بھی ضروری ہے؟

جواب: جی ہاں۔ چند باتیں اگر پیش نظر ہیں تو ان شاء اللہ عز و جل پر دے کے مسائل سمجھنے میں آسانی رہے گی۔ پارہ ۲۲ سورہ الاحزاب کی آیت نمبر ۳۳ میں پرداہ کا حکم دیتے ہوئے پورا دگار عز و جل کا ارشاد نور بارہ ہے:

وَقَرْنَ فِي بِيُوتِكُنَ وَلَا تَبَرَّجْ جُنَ تَرْجِمَةٌ کنز الایمان: اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور بے پرداہ رہو جیسے اگلی جاہلیت کی بے پرداہی۔
(ب ۲۲ الاحزاب ۳۳)

خلیفہ اعلیٰ حضرت صدر الافاضل حضرت علامہ مولانا سید محمد نعیم

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ علیٰ علیہ الرحمۃ الرحمیۃ) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بخوبی گیا وہ جنت کا راست بخوبی گیا۔

الدین مراد آبادی علیہ رحمۃ الحادی اسکے تخت فرماتے ہیں: ”اگلی
جاپلیت سے مُراقبِ اسلام کا زمانہ ہے، اُس زمانہ میں عورتیں اتراتی
نکتی تھیں، اپنی زینت و محسن (یعنی بناؤ سنگھار اور جسم کی خوبیاں مثلاً یعنی
کے ابھار وغیرہ) کا اظہار کرتی تھیں کہ غیر مرد دیکھیں۔ لباس ایسے پہنچتی
تھیں، جن سے جسم کے اعضاء اچھی طرح نہ ڈھکیں۔“ (خرائی العرفان
ص ۲۷۳) افسوس! موجودہ دور میں بھی زمانہ جاپلیت والی بے پردگی
پائی جا رہی ہے۔ یقیناً جیسے اُس زمانہ میں پرده ضروری تھا ویسا ہی
اب بھی ہے۔

زمانہ جاہلیت کی مدت کتنی؟

مُفَسِّر شہیر حکیم الامم حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان
فرماتے ہیں: کاش اس آیت سے موجودہ مسلم عورتیں عبرت پکڑیں۔
یہ عورتیں اُن امہاتُ الْمُؤْمِنِینَ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بڑھ کر نہیں۔
صاحب روح البیان علیہ رحمۃ الحنان نے فرمایا کہ حضرت سید نا آدم علی
نَبِيَّنَا وَعَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ وَطَوَافَنِ سِيدُ نَانوْحَ عَلَى نَبِيَّنَا وَعَلَيْهِ الصَّلَاةُ
وَالسَّلَامُ کے درمیان کا زمانہ جاہلیت اولیٰ کھلاتا ہے جو بارہ سو بہتر

ضرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے کتاب میں بھجو پروردہ پاک الحکایۃ جب تک بے امام اس کتاب میں لکھا رہے گا فرمائے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

(1272) سال ہے اور عیسیٰ علیہ السلام اور حضور صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے درمیان کا زمانہ جاہلیت اُخْرَی ہے جو تقریباً چھ سو (600) برس ہے۔ **وَاللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم** (نور العرفان ص ۲۷۳، روح البیان ج ۷ ص ۱۷۰)

بے پردگی کا و بال

سوال: بے پردگی کا کیا و بال ہے؟

جواب: عورت کی بے پردگی موجب غَنَمٌ اللَّهِ اور سبب تباہی ہے۔ اس سُوال کا جواب پارہ 18 سورہ نور کی آیت نمبر 31 کے اس حصے کی تفسیر میں ملاحظہ ہو چنانچہ ارشادِ الہی ہوتا ہے:

وَلَا يَصِرِّبُنَّ بِأَمْرِ جُلْمَهْ لِيُعْلَمَ ترجمہ کنز الایمان: اور زمین پر ما یُحْفِنَ مِنْ زِينَتِهِنَّ

(پ ۱۸ النور ۳۱) ان کا جھپٹا ہوا سنگار۔

بیان کردہ آیت مبارکہ کے تحت مفسر قرآن، خلیفہ اعلیٰ حضرت، صدر الأفضل حضرت علام مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ رحمۃ الحادی فرماتے ہیں: یعنی عورتیں گھر کے اندر چلنے پھرنے میں بھی

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ و آلسالم) جس کے پاس میر اذکر ہوا اور اس نے مجھ پر درپر دوپاک نہ پڑھا جنت وہ بد بخت ہو گیا۔

پاؤں اس قدر آہستہ رکھیں کہ ان کے زیور کی جھنکار نہ سُنی
جائے، مسئلہ: اسی لئے چاہئے کہ عورتیں باجے دار جھا بخحن نہ
پہنیں۔ حدیث شریف میں ہے: ”اللَّهُ عَزَّ وَجَلَ أَسْ قَوْمٍ كَيْ دُعَانِيْبِ
قُبُول فِرْمَاتِ جَنِ كَيْ عَوَرَتِيْنِ جَحَا بخحن پہنچتی ہوں۔“ (تفسیرات احمدیہ
ص ۵۶۵) اس سے سمجھنا چاہئے کہ جب زیور کی آواز عَدَم قبول
دُعا (یعنی دعا قبول نہ ہونے) کا سبب ہے تو خاص عورت کی (اپنی)
آواز (کا پلا اجازتِ شرعی غیر مردوں تک پہنچنا) اور اسکی بے پردگی
کیسی مُوجِب غُضَبِ الٰہی (عزوجل) ہوگی، پردے کی طرف سے
بے پرواٹی تباہی کا سبب ہے۔ (خرائن العر فان ص ۵۶۶)

جہانجہن سے مراد کون سا زیور ہے؟

سوال: حدیث میں جس باجے دار جھا بخحن پہنچنے کی ممانعت کی گئی اس سے
کون سا زیور مراد ہے؟

جواب: اس سے گھنگرو والاز زیور مراد ہے۔ ایسے زیور پہنچنے والیوں سے
مُتَعَلِّق ایک حدیث میں ارشاد ہوتا ہے: ”اللَّهُ عَزَّ وَجَلَ باجے دار
جھا بخحن کی آواز کو ایسے ہی ناپسند فرماتا ہے جس طرح غُنائے کی آواز کو

فِرْمَانِ مُصْكَنِيٍّ (سُلْطَانِ الْعَالَمِ) جَسَ لَهُ مَجْهُورِيٍّ مَرْتَبِيٍّ اورِيٍّ مَرْتَبِيٍّ شَامَ درِوَدَ پَارِيٍّ حَائِثَةٍ قَيْمَتَ كَوْنَ بَرِيٍّ خَفَاعَتَ مَلِيٍّ۔

ناپسند فرماتا ہے اور اس کا حشر جو ایسے زیور پہنچتی ہو ویسا ہی کرے گا جیسا کہ مزامیر والوں کا ہو گا، کوئی عورت بابے دار جہا نجھن نہیں پہنچتی مگر یہ کہ اس پر لعنت برستی ہے۔ (کنزُ الْعُقَال ج ۱۶ ص ۲۳۰ رقم ۳۵۰۲۳)

ہر گھنگرو کے ساتھ شیطان ہوتا ہے

حضرت سید نا عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمارے یہاں کی لوئڈی حضرت زبیر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی لڑکی کو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس لا لی اور اس کے پاؤں میں گھنگھرو تھے۔ حضرت سید نا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں کاٹ دیا اور فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے کہ ہر گھنگھرو کے ساتھ شیطان ہوتا ہے۔ (سنن آبی داؤد ج ۱۲۳ ص ۲۳۰)

جہانج والی گھر میں فرشتے نہیں آتے

حضرت سید مثنا بن اشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتی ہیں کہ وہ اُمُّ الْمُؤْمِنِیْن حضرت سید مثنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس تھیں کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں ایک بچی لا لی گئی جس پر جہا نجھن تھے جو آواز کر رہے تھے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بولیں کہ اسے میرے پاس ہرگز

فاطمہؓ کے بارے میں حوالہ جات
قرآن مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اس نے ذرود شریف نہ پڑھا اس نے جفا کی۔

نہ لاؤ گر اس صورت میں کہ اس کے جھانجھن توڑ دئے جائیں میں نے
رسول اللہ عزوجلّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سن کہ اس گھر میں
فرشتے نہیں آتے جس میں جھانجھن ہو۔

(سنّ آبی ڈاؤڈ ج ۲ ص ۱۲۵ حدیث ۳۲۳۱)

اس باب کی احادیث مبارکہ کے تحت مفتی شہیر حکیم الامّۃ
حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں: ”اجراں جمع جریں
کی بمعنی جلا جبل یعنی گھنگرو اور اس جیسی آواز دینے والی چیز،
اونٹ کے گلے میں گھنگروں اور باز (ناہی پرندے) کے پاؤں
کے چھلوں کو بھی اجر اس یا جلا جبل کہتے ہیں۔ ہمارے ہندوستان میں
بھی پہلے عورتوں میں جھانجھن کا رواج تھا۔“ حدیث عائشہ رضی تعالیٰ اللہ
عنہا میں جو جھانجھن توڑ دینے کا ذکر ہے اس کی شرح کرتے ہوئے
مفتی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ”اس طرح (توڑ دین) کہ ان
کے اندر کے کنکر نکال دیئے جائیں یا اس طرح کہ اسکے گھنگرو
الگ کر دیئے جائیں یا اس طرح کہ خود جھانجھن ہی توڑ دیئے جائیں
غرضیکہ ان میں آوازنہ رہے۔“ (مراۃ النبیج ج ۶ ص ۱۳۶)

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جو صحیح پروز ہجۃ الرشیف پڑھے گا میں قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں گا۔

زیور کی آواز کا حکم

سوال: کیا عورت کیلئے آواز والا زیور پہنانا بالکل منع ہے؟

جواب: نہیں ایسا ہر گز نہیں، میرے آقا عالیٰ حضرت، امام اہلسنت، مولانا شاہ

امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرَّحْمَن فتاویٰ رضویہ جلد 22

صفحہ 127 اور 128 پر فرماتے ہیں: بلکہ عورت کا باوصاف قدرت

بالکل بے زیور رہنا مکروہ ہے کہ مردوں سے تشبُّه (مشابہت) ہے۔

مزید فرماتے ہیں: حدیث میں ہے: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے

مولیٰ علیٰ کرم اللہ وجوہ سے فرمایا "یا علیٰ مُرِنَسَاءَ کَ لَا يُصَلِّيَنَ

عُطْلًا" ترجمہ: اے علی! اپنے گھر کی خواتین کو حکم دو کہ زیور کے بغیر نماز نہ

پڑھیں۔ (المُعْجَمُ الْأَوَّلُ سُلَطَ لِلطَّبَرَانِيَّ ج ۳ ص ۲۶۲ حديث ۵۹۲۹)

ام المؤمنین حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا عورت کا بے زیور نماز پڑھنا

مکروہ (یعنی ناپسندیدہ) جانتیں اور فرماتیں کچھ نہ پائے تو ایک ذوراً ہی گئے

میں باندھ لے۔ (السنن الکبریٰ لملیکہ قیٰ ج ۲ ص ۳۳۲ رقم ۴۳۲۷ علیٰ

حضرت رحمۃ تعالیٰ اللہ علیہ بخنزے والے زیور کے استعمال کے متعلق ارشاد

فرماتے ہیں: بخنزے والا زیور عورت کے لئے اس حالت میں جائز ہے

فَوْمَانِ مَصْكُوفٍ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَحْجُورٌ كُثْرَتْ سَعْدَ دَبَّاكْ بِزَوْدَ دَبَّاكْ بِزَوْدَ حَمَارَ الْمَحْجُورُ بِزَوْدَ دَبَّاكْ بِزَوْدَ حَمَارَ الْمَحْجُورُ كَلِيلَ مَغْفِرَتْ هَبَ.

کہ نام مرموں مثلاً خالہ ماموں پچاپھوپھی کے بیٹوں، جیٹھ، زیور، بہنوئی کے سامنے نہ آتی ہونے اس کے زیور کی جھنگار (یعنی بجٹنے کی آواز) نامحرم تک پہنچے۔ اللہ عَزَّوجَلَ فرماتا ہے:

وَلَا يُبُدِّلُنَّ زِيَّتَهُنَّ إِلَّا لِيُعُوْلَتَهُنَّ نَرَجَمَةً كِنْزَ الْإِيمَانِ: اور اپنا

سنگار ظاہرنہ کریں مگر اپنے شوہروں پر... اخ) (پ ۱۸، انور: ۳۱) اور فرماتا ہے:

وَلَا يَصْرِبُنَّ إِلَّا جُلُلُهُنَّ لِيُعَلَمَ مَا يُخْفِيُنَّ مِنْ زِيَّتَهُنَّ تَرَجَمَةً

کنْزَ الْإِيمَانِ: زمین پر پاؤں زور سے نہ رکھیں کہ جانا جائے ان کا چھپا ہوا

سنگار) (پ ۱۸، انور: ۳۱) فائدہ: یہ آیت کریمہ جس طرح نامحرم کو گھنے

(یعنی زیور) کی آواز پہنچنا منع فرماتی ہے یونہی جب آواز نہ پہنچے (تو)

اس کا پہنچنا عورتوں کے لئے جائز بتاتی ہے کہ دھک کر پاؤں رکھنے کو

منع فرمایا کہ پہنچنے کو۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۲۲ ص ۱۲۸۔ ۱۲۷ مُلْحَصًا)

عورت کا شوہر کیلئے زیور پہنچنا

سوال: عورتوں کا اپنے شوہر کی رضا مندی کیلئے زیور پہنچنا کیسا؟

جواب: کا رُثاب ہے۔ میرے آقا علیٰ حضرت، امام اہلسنت، مولینا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرَّحْمَن فرماتے ہیں: عورت کا اپنے شوہر کے

فرومانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ و آله و سلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بخوبی گایا و جنت کا راستہ بخوبی گیا۔

لنے گہنا (زیور) پہننا، بناؤ سنگار کرنا باعثِ اجرِ عظیم اور اس کے حق میں نمازِ نفل سے افضل ہے، بعض صالحات (یعنی نیک یہیں) کہ خود اور ان کے شوہر دونوں اولیاءِ کرام سے تھے ہر شب بعد نمازِ عشاء پورا سنگار کر کے دلھن بن کر اپنے شوہر کے پاس آتیں اگر انھیں اپنی طرف حاجت پا تیں حاضر رہتیں ورنہ زیور و لباس اتار کر مصللے بچاتیں اور نماز میں مشغول ہو جاتیں۔ اور دلھن کو سجانا تو سنتِ قدیمہ اور بہت احادیث سے ثابت ہے بلکہ گنواری لڑکیوں کو زیور و لباس سے آراستہ رکھنا کہ ان کی متنگیاں آئیں، یہ بھی سنت ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۲۲ ص ۱۳۶) مگر یاد رہے! بناؤ سنگار گھر کی چار دیواری میں وہ بھی صرف محارم کے سامنے ہو، انکو بنا سنوار کر غیر مردوں کے سامنے بے پرده لئے لئے پھرنا حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔

شہنشاہ مدینہ کا دیدارِ نصیب ہو گیا

اسلامی بہنو! شرعی پردے کے تعلق سے استقامت پانے کیلئے تبلیغ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے مدد نی ماہول سے ہر دم وابستہ رہئے۔ دعوتِ اسلامی کامد نی کام بھی کرتی

ضرمانِ مصطفیٰ : (صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آله و سلم) جس نے کتاب میں بھجو پروردہ پاک الحکما تو جب تک بیران اُس کتاب میں لکھا رہے گا فرمائے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

آنکھوں سے دیکھا کہ شہنشاہِ مدینہ سُر و قلب و سینہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پھولوں کا ہار پہنچے وہاں تشریف لے آئے ہیں۔ اپنے غم خوار آقا صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھ کر میں خود پر قابو نہ رکھ سکی اور میری آنکھوں سے آنسوؤں کی جھٹڑی لگ گئی۔ پھر وہ ایمان افروز منظر میری نگاہوں سے او جھل ہو گیا یہاں تک کہ اجتماع اختتام کو پہنچا۔

مل گئے وہ تو پھر کمی کیا ہے

دونوں عالم کو پالیا ہم نے

صلوٰعَلی الْحَبِیب ! صَلَّی اللہ تعالیٰ علیٰ محمد

سِتر کے بارے میں سُوال جواب

سِتر کسے کہتے ہیں؟

سوال : سِترِ عورت کے کہتے ہیں؟

جواب : سِتر کے لغوی معنی ہیں چھپانا، ڈھانپنا۔ جن اعضاء کا چھپانا ضروری

ہے ان کو عورت کہتے ہیں اور مجموعی طور پر چھپانے کے اس عمل کو

”سِترِ عورت“ (یعنی پوشیدہ اعضاء کا چھپانا) کہتے ہیں۔ ہمارے

عُرف میں ان مخصوص اعضاء کو بھی سِتر کہتے ہیں جن کا چھپایا جانا

فَرْمَانِ مُصْكَفِيٍّ : (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) مجھ پر دُر دپا کی کثیر کرو بے شک یہ تہارے لئے طہارت ہے۔

ضروری ہے۔ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1250 صفحات پر مشتمل کتاب، ”بہارِ شریعت“ جلد اول صفحہ 479 پر صدر الشّریعہ، بدُرُ الطّریقہ حضرتِ علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: سِتُّر عورت (یعنی ستر چھپانا) ہر حال میں واجب ہے خواہ نماز میں ہو یا نہیں، تہاہ ہو یا کسی کے سامنے۔ بلا کسی غرض صحیح کے تہائی میں بھی (ستر) کھولنا جائز نہیں اور لوگوں کے سامنے یانماز میں تو سِتُّر (چھپانا) بالا جماع فرض ہے۔ (بہارِ شریعت ج ۱ حصہ ۳۲۹ ص ۴۷۹)

صَلُّوا عَلَى الْحَيْبِ ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ
سِتُّر کے مُتَعَلِّقِ احکام کی دو اقسام ہیں: {1} نماز میں مرد عورت کے لئے سِتُّر کے احکام {2} غیر نماز میں سِتُّر کے احکام کہ کون کس کس کے جسم کے کون سے حصے پر نظر کر سکتا ہے۔ پہلے قسم اول کی مختصر تفصیل سوالاً جواباً ملاحظہ فرمائیے:

مرد کا سِتُّر کہاں سے کھاں تک ہے؟

سوال: مرد کے جسم کا کون سا حصہ سِتُّر ہے اور نماز میں اس کیلئے سِتُّر کے کیا

فِرَمَانِ مُصْكَنِي : (سُلِّي اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَبِسْمِهِ) جس لے مجھ پر دی مرتبین اور دی مرتبہ شام درود پاک پڑھائے قیامت کے دن بیری خفاقت ملے گی۔

احکام ہیں؟

جواب: صدر الشَّرِيعَةِ، بَدْرُ الطَّرِيقَةِ حَضْرَتُ عَلَّامَةِ مُولَيَا مُفتَقِيْ مُحَمَّدِ اَمْجَدِ عَلَى عَظِيمِ عَلِيِّ رَحْمَةِ اللَّهِ القَوِيِّ فَرَمَاتَ ہے: مِرْدُ کے لَئِنَافِ کے نیچے سے گھُٹنوں کے نیچے تک (سِتُّر) عورت ہے یعنی اس کا چھپانا فرض ہے۔ ناف اس میں داخل نہیں اور گھٹنے داخل ہیں۔ اس زمانے میں بُہتیرے ایسے ہیں کہ تہبند یا پاجامہ اس طرح پہنتے ہیں کہ پیٹرو (یعنی ناف کے نیچے) کا کچھ حصہ کھلا رہتا ہے اور اگر کرتے تو خیر و نہ حرام ہے اور نماز میں چوتھائی کی مقدار کھلا رہا تو نماز نہ ہوگی اور بعض بے باک ایسے ہیں کہ لوگوں کے سامنے گھٹنے بلکہ ران تک کھولے رہتے ہیں یہ بھی حرام ہے اور اس کی عادت ہے تو فاسق ہیں۔ (ایضاً ص ۲۸۱)

حاجی صاحبان اور نیکر پوش

احرام پہننے والے بعض حاجی بھی بے احتیاطیاں کرتے ہیں اور ان کے سِتُّر کے بعض حصے جیسا کہ ناف کے نیچے کا کچھ حصہ اور گھٹنے بلکہ رانوں کے بعض حصے سب کے سامنے ظاہر ہوتے رہتے ہیں، ان

فاطمہؓ کے بارے میں حوالہ جات

فرومانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ علیہ و آله و سلم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرود پڑھتہ را ذرود مجھ تک پہنچتا ہے۔

کو توبہ کرنی اور آئندہ احتیاط کرنی لازمی ہے۔ نیز اس سے نیکر (KNICKER) پہن کر مکمل گھٹنے اور انوں کا کچھ حصہ کھلا رکھ کر گھونمنے والے افراد بھی سبق حاصل کریں اور اس سے توبہ کریں، نہ خود گنہگار ہوں نہ دوسروں کو بدنگاہی کی دعوت دیں۔ اگر کوئی نیکر پہنے ہوئے ہو تو دوسرے مسلمان کیلئے لازم ہے کہ اُس کے کھلے ہوئے گھٹنوں اور انوں کو دیکھنے سے اپنے آپ کو بچائے۔

عورت کا ستر

سوال: عورتوں کے ستر کے بارے میں بھی معلومات فراہم کر دیجئے اور یہ بھی بتا دیجئے کہ ان کو نہماز میں کیا کیا چھپانا ہوگا۔

جواب: مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ بہار شریعت جلد 1 حصہ ۳ صفحہ 481 پر ہے: آزاد عورتوں (غلام و لوٹدی کا دور ختم ہوا آج کل تمام عورتوں میں آزاد ہیں) اور خُنسیِ مشکل (یعنی جس میں مرد و عورت دونوں کی عالمیں پائی جائیں اور یہ ثابت نہ ہو کہ مرد ہے یا عورت) کے لئے سارا بدن عورت (یعنی چھپانے کی جگہ) ہے۔ سو اُمنہ کی ٹکلی اور ہتھیلیوں اور پاؤں کے تلووں کے، سر کے لٹکے ہوئے بال اور گردن اور کلائیاں بھی

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے مجھ پر دو مرتبہ بڑو دپاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سورتِ نازل فرماتا ہے۔

عورت (یعنی چھپانے کی چیز) ہیں (اور) ان کا چھپانا بھی فرض ہے۔

بعض علماء نے پشتِ دست (یعنی ہتھیلی کی پیٹھ) اور (پاؤں کے) تکلوں کو عورت (یعنی چھپانے کی چیز) میں داخل نہیں کیا۔ اتنا باریک دو پٹا جس سے بال کی سیاہی (یعنی کالک) چمکے، عورت نے اوڑھ کر نماز پڑھی نہ ہوگی جب تک اس پر کوئی ایسی چیز نہ اوڑھے جس سے بال وغیرہ کارگنگ چھپ جائے۔ (ایضاً ص ۳۸۳)

نماز میں تھوڑا سا ستر کھلا ہو تو.....؟

سوال: اگر تھوڑا سا ستر کھلا رہ گیا تو کیا نماز ہو جائے گی؟

جواب: صدرُ الشَّرِيعه، بدُرُ الطَّریقہ حضرت علامہ مولینا مفتی محمد امجد علی اعلیٰ علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: واضح رہے کہ جن اعضاء کا ستر (یعنی چھپنا) فرض ہے ان میں کوئی عضو چوتھائی سے کم کھل گیا نماز ہوگئی اور اگر چوتھائی عضو کھل گیا اور فوراً چھپا لیا جب بھی ہوگئی اور اگر بقدر ایک رُکن (یعنی تین مرتبہ سبْحَنَ اللَّهُ کہنے کے کھلا رہا یا لقصہ کھلا رہا) اگرچہ فوراً چھپا لیا نماز جاتی رہی۔ اگر چند اعضاء میں کچھ کچھ کھلا رہا کہ ہر ایک اس عضو کی چوتھائی سے کم ہے مگر مجموع ان کا اُن کھلے

فرمانِ مصطفیٰ : (صلی اللہ علیہ و آله و سلم) جس نے مجھ پر ایک دُرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دو حجتیں بھیجا ہے۔

ہوئے اعضاء میں جو سب سے چھوٹا ہے اس کی چوتھائی کی برابر ہے
نمازنہ ہوئی مثلاً عورت کے کان کا نواں حصہ اور پنڈلی کا نواں حصہ کھلا
رہا تو مجموعہ دونوں کا کان کی چوتھائی کی قدر ضرور ہے (لہذا) نماز جاتی
رہی۔“
(بہار شریعت ج ۱ ص ۲۸۲، ۲۸۳)

میں نمازوں پڑھتی تھی

اسلامی بہنو! دعوتِ اسلامی کی برکتوں کے کیا کہنے! اس سنتوں
بھرے مذہنی ماحول نے لاکھوں بے نمازوں کو نمازی بنادیا، ایسی ہی
ایک مذہنی بہار ملاحظہ کیجئے چنانچہ پنجاب (پاکستان) میں متفقہ اسلامی
بہن کے پیان کا خلاصہ ہے کہ میرے گھر کا ماحول یوں توند ہی تھا کہ
میرے الوٰ جان مسجد میں مُؤَذن اور بڑی بہن اور بھائی جان دعوت
اسلامی کے مذہنی ماحول سے وابستہ تھے، مگر میرا ذہن دُنیاوی
لذتوب میں بدمسٹ اور نفس گناہوں پر دلیر تھا، نمازوں میں قضا کرڈا نا
میری عادت تھی۔ ایک دن چند اسلامی بہنیں ہمارے گھر دعوتِ اسلامی
کے سُنتوں بھرے اجتماع کی دعوت دینے کے لئے تشریف لائیں۔
اُن کے مَحَبَّت بھرے انداز سے میرا دل پُسیج گیا اور میں نے اجتماع

فرمانِ مصطفیٰ : (صلی اللہ تعالیٰ علیہ الودّت) جب تم علین (پیغمبر اسلام) پر زور دے پا پڑو تو مجھ پر بھی پڑھو بے شک میں تمام جوان کے کرب کا رسول ہوں۔

میں شرکت کی نیت کر لی۔ جب وہاں کئی تو ایک مُبَلِّغہ دعوتِ اسلامی نے ”بے نمازی کی سزا نہیں“ کے موضوع پر دل ہلا دینے والا بیان کیا جسے سن کر میں تھر اٹھی اور میں نے پکی نیت کی کہ ان شاء اللہ عزٰوجلٰ آج کے بعد میری کوئی نماز قضا نہیں ہوگی۔ پھر ماہِ ربیع النور شریف کا موسم بہار آیا تو میں اسلامی بہنوں کے اجتماعِ میلاد میں شریک ہوئی جہاں ایک اسلامی بہن نے ”T.A کی بتاہ کاریاں“⁽¹⁾ بیان کیں۔ اس بیان کو سُن کر میرے رُونگے کھڑے ہو گئے اور میری آنکھوں سے آنسوؤں کی جھٹری لگ گئی۔ وہ دن اور آج کا دن میں دعوتِ اسلامی کے مَدْنَفِ ماحول سے وابستہ ہو کر اپنی اصلاح کی کوششوں میں مصروف ہوں۔

آپ خود تشریف لائے اپنے بے کس کی طرف ”آء“ جب نکلی تڑپ کر بے کس و مجبور کی آپ کے قدموں میں گر کر موت کی یا مصطفیٰ آرزو کب آئے گی بے کس و مجبور کی صَلُوْا عَلَى الْحَبِيبِ ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

دینہ

(1) امیرِ الہلسُن دامت برکاتہم العالیہ کی آواز میں آڈیو کیسٹ اوروی سی دی اور اسی بیان کا رسالہ مکتبۃ المدینہ سے حدیث طلب تبیخے۔

دل خوش کرنے کی فضیلت

اسلامی بہنو! الْحَمْدُ لِلّهِ عَزَّوَجَلَّ گھر گھر جا کر نیکی کی دعوت دینے کی بھی واقعی بڑی بُرَکتیں ہیں، ہو سکتا ہے آپ کی تھوڑی سی کوشش کسی کی تقدیر بدل کر رکھ دے اور وہ آخرت کی بہتریاں اکٹھی کرنے میں مصروف ہو جائے اور آپ کا بھی بیڑا اپار ہو جائے۔ سوچئے تو سہی! آپ کی نیکی کی دعوت سُن کر جو اسلامی بہن مَدَنی ماحول سے مُنسک ہو جاتی ہوگی اُس کو کتنا سُکون ملتا ہوگا اور اُس کا دل کس قدر خوش ہو جاتا ہوگا! سُبْحَنَ اللّهِ! مسلمان کا دل خوش کرنا بھی بہت بڑے ثواب کا کام ہے چنانچہ شہنشاہ خوشِ خصال، پیکرِ حسن و جمال، دافعِ رنج و مُنال، صاحبِ بُودُونوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال، محبوبِ ذوالجلال عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ و آله و سلم و رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: ”جو شخص کسی مؤمن کے دل میں خوشی داخل کرتا ہے اللّه عَزَّوَجَلَّ اُس خوشی سے ایک فرشتہ پیدا فرماتا ہے جو اللّه عَزَّوَجَلَّ کی عبادت اور توحید بیان کرتا ہے۔ جب وہ بندہ اپنی قبر میں چلا جاتا ہے تو وہ فرشتہ اس کے پاس آ کر پوچھتا ہے: ”کیا تو مجھے

غدیر کے بارے میں حوالہ جات
غدر مان مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اس شخص کی ناک آبودھو جس کے پاس میرا ذکر ہوا وہ مجھ پر رُزو پاک نہ پڑے۔

نہیں پہچانتا؟“ وہ کہتا ہے کہ تو کون ہے؟ تو وہ فرشتہ کہتا ہے کہ میں وہ خوشی کی شکل ہوں جسے تو نے فُلاں مسلمان کے دل میں داخل کیا تھا، اب میں تیری وحشت میں تیر اموں ہوں گا اور سُوالات کے جوابات میں ثابت قدم رکھوں گا اور روزِ قیامت میں تیرے پاس آؤں گا اور تیرے لئے تیرے ربَّ عزَّ وَجَلَّ کی بارگاہ میں سفارش کروں گا اور تجھے جست میں تیر اٹھ کانا دکھاؤں گا۔

(الْتَّرْغِيبُ وَالْتَّرْهِيبُ بِحِكْمَةٍ ص ۲۲۶ حدیث ۲۳)

تاج و تخت و حکومت مت دے، کثرتِ مال و دولت مت دے
اپنی خوشی کا دیدے مُثردہ، یا اللہ مری جھوٹی بھر دے
صلوٰا علی الْحَبِیبِ! صلی اللہ تعالیٰ علیٰ محمد
سِتر کی قسمِ دُوم کے چار حصے

اب سِستر کی دوسری قسم (یعنی علاوہ نماز کے سِستر) کی تفصیلات سوالاً جواباً پیشِ خدمت ہیں۔ اس کے احکام کی چار اقسام ہیں: {1} مرد کا مرد کے لئے سِستر {2} عورت کا عورت کے لئے سِستر {3} عورت کے لئے اجنبی مرد کا سِستر {4} مرد کے لئے عورت کا سِستر۔

غیر مان مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ و آله و سلم) جس نے مجھ پر روز بھر دوبار رُزو پاک پڑھا اس کے دوسراں کے گناہ متعاف ہوں گے۔

{۱} مرد کا مرد کیلئے ستر

سوال: مرد کا ستر کہاں سے کہاں تک ہے؟

جواب: مرد کا ستر ناف کے عین نیچے سے لیکر گھٹنوں سمیت ہے، ناف ستر میں شامل نہیں۔ صدر الشّریعہ، بدُر الطّریقہ حضرت علامہ مولیانا مفتی محمد علی عظیمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: مرد، مرد کے ہر اس حصہ بدن کی طرف نظر کر سکتا ہے سواء ان اعضاء کے جن کا ستر (یعنی چھپانا) ضروری ہے وہ ناف کے نیچے سے گھٹنے کے نیچے تک ہے کہ اس حصہ بدن کا چھپانا فرض ہے۔ جن اعضاء کا چھپانا ضروری ہے ان کو عورت کہتے ہیں کہ کسی کو گھٹنا کھولے ہوئے دیکھے تو منع کرے اور ران کھولے ہوئے دیکھے تو سختی سے منع کرے اور شرم گاہ کھولے ہوئے ہو تو اسے سزا دی جائے گی۔ (بہار شریعت حصہ ۱۶ ص ۸۵) یاد رہے! سزا دینا عوام کا نہیں حکام کا کام ہے۔ ضرورتاً باپ اولاد پر، استاذ شاگرد پر، پیر مرید پر سختی بھی کر سکتا ہے اور سزا بھی دے سکتا ہے۔ چنانچہ بہار شریعت جلد ۱ صفحہ 482 پر ہے: اگر عورت غلیظ (یعنی آگے اور پیچھے کے مخصوص حصے) کھولے ہوئے ہے تو جو

فرمانِ مصکفی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) مجھ پر ڈر و در شریف پر حسن اللہ تیر پر حمت بھیج گا۔

مارنے پر قادر ہو مثلاً باپ یا حاکم وہ مارے۔

بچے کا ستر

سوال: کیا دودھ پیتے بچے اور بچی کے بھی گھٹھنے اور رانیں وغیرہ چھپانا ضروری ہیں؟

جواب: جی نہیں، دودھ پیتا بچے پورا ہی نگاہوت بھی اس کی طرف نظر کرنے میں کوئی خرچ نہیں۔ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 312 صفحات پر مشتمل کتاب، ”بہارِ شریعت“ حصہ 16 صفحہ 85 پر صدرُ الشَّرِیعہ، بدْرُ الطَّریقہ حضرت علامہ مولیانا مفتی محمد امجد علی عظیمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: بہت چھوٹے بچے کے لیے عورت نہیں یعنی اس کے بدن کے کسی حصہ کو چھپانا فرض نہیں، پھر جب کچھ بڑا ہو گیا تو اس کے آگے پیچھے کا مقام چھپانا ضروری ہے۔ پھر جب اور بڑا ہو جائے وہ برس سے بڑا ہو جائے تو اس کے لیے باغی کا ساحم ہے۔ (بہارِ شریعت حصہ ۱۶ ص ۸۵)

بہت چھوٹے بچے کی ران کو چھونا کیسا؟

سوال: بہت چھوٹے بچے کی ران کو چھونا کیسا؟

جواب: چھوٹتے ہے۔ ہاں اگر دیکھنے اور چھونے سے شہوت آتی ہو تو اب

فرمانِ مصطفیٰ : (صلی اللہ علیہ و آله و سلم) جس نے مجھ پر ایک دُرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دو حجتیں بھیجا ہے۔

ایک دن کے بچے کو بھی نہ دیکھ سکتا ہے نہ پھوسکتا ہے۔ آج کل حالات بہت نازک ہو گئے ہیں معاذ اللہ عز وجل دو یا تین سال کی بچپوں کے ساتھ بھی گندے کام ہونے کی خبریں سنی گئی ہیں۔

آمرَد کو دیکھنے کا حکم

سوال: آمر دو دیکھنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: آمر دو دیکھنا جائز بھی ہے اور ناجائز بھی۔ اس کی تفصیل بیان کرتے ہوئے صدر الشّریعہ، بدُرُ الطّریقہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: لڑکا جب مُراہق (یعنی دس برس کی عمر کے بعد بالغ ہونے کے قریب) ہو جائے اور وہ خوب صورت نہ ہو تو نظر کے بارے میں اس کا وہی حکم ہے جو مرد کا ہے اور خوب صورت ہو تو عورت کا جو حکم ہے وہ اس کے لیے ہے یعنی شہوت کے ساتھ اس کی طرف نظر کرنا حرام ہے اور شہوت نہ ہو تو اس کی طرف نظر بھی کر سکتا ہے اور اس کے ساتھ تہائی بھی جائز ہے۔ شہوت نہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اسے یقین ہو کہ نظر کرنے سے شہوت نہ ہو گی اور اگر اس کا خوب بھی ہو تو ہر گز نظر نہ کرے بوسہ کی خواہش کا پیدا

فرمان مصکفی: (صلی اللہ علی علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر رود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راست بھول گیا۔

ہونا بھی شہوت کی حد میں داخل ہے۔ (ایضاً) (تفصیلی معلومات کیلئے مکتبۃ

المدینہ کا مطبوعہ رسالہ "امرد پسندی کی تباہ کاریاں،" کامطا لحمد کجھے)

{2} عورت کا عورت کیلئے ستر

سوال: کیا عورت، عورت کے بدن کے ہر حصے کو دیکھ سکتی ہے؟

جواب: جی نہیں۔ عورت کو عورت کا ناف کے نیچے سے لیکر گھٹوں سمیت کا حصہ دیکھنے کی اجازت نہیں۔ پھر انچہ صدر الشّریعہ، بدُرُ الطَّریقہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: عورت کا عورت کو دیکھنا، اس کا ذہنی حکم ہے جو مرد کو مرد کی طرف نظر کرنے کا ہے یعنی ناف کے نیچے سے گھٹنے تک نہیں دیکھ سکتی باقی اعضاء کی طرف نظر کر سکتی ہے بشرطیہ شہوت کا اندریشہ نہ ہو۔ عورت صالح (یعنی نیک بی بی) کو یہ چاہیے کہ اپنے کو بدکار (یعنی زانیہ و فاحشہ) عورت کے دیکھنے سے بچائے یعنی اس کے سامنے دوپتا وغیرہ نہ اُتارے کیونکہ وہ اسے دیکھ کر مردوں کے سامنے اُس کی شکل و صورت کا ذکر کرے گی۔ (ایضاً ص ۸۶)

{3} عورت کا اجنبی مرد کو دیکھنا

سوال: عورت غیر مرد کو دیکھ سکتی ہے یا نہیں؟

ضمن مصطفیٰ : (صلی اللہ علیہ و آله و سلم) جس نے کتاب میں بھجو پورا پاک کتاب تو جب تک بیرام اس کتاب میں لکھا ہے کافر نے اس کی استفرا کرتے رہیں گے۔

جواب: نہ دیکھنے میں عافیت ہی عافیت ہے۔ البتہ دیکھنے میں جواز کی صورت بھی ہے مگر دیکھنے سے قبل اپنے دل پر خوب خوب اور خوب غور کر لے کہیں یہ دیکھنا گناہوں کے غار میں نہ دھکیل دے۔ فہمائے کرام رَحْمَهُمُ اللَّهُ السَّلَام جواز کی صورت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

”عورت کا مرد و اجنبی کی طرف نظر کرنے کا وہی حکم ہے جو مرد کا مرد کی طرف نظر کرنے کا ہے اور یہ اُس وقت ہے کہ عورت کو یقین کے ساتھ معلوم ہو کہ اس کی طرف نظر کرنے سے شہوت نہیں پیدا ہو گی اور اگر اس کا شہبہ بھی ہو تو ہرگز نظر نہ کرے۔“

(بہار شریعت حصہ ۱۶ ص ۸۶، عالمگیری ج ۵ ص ۳۲)

کافرہ دائی سے زچگی کروانا

سوال: ایسے ممالک جہاں کفار کی اکثریت ہوتی ہے وہاں کافرہ دائی سے زچگی کرو سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: نہیں کرو سکتے۔ جو مسلمان ایسے ممالک میں رہتے ہیں ان کو پہلے سے ایسے اسپتال فیہن میں رکھنے چاہئیں جہاں لیڈی ڈاکٹرز، نرسریں اور دائیاں مسلمان دستیاب ہو جاتی ہوں۔ اگر ایک جنسی ہو جائے اور

نہ رجاء کے بارے میں حوالہ جات
فاطمہ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ و آله و سلم) جس کے پاس میر اذکر ہوا اور اس نے مجھ پر درپر دوپاک نہ پڑھا تھیں وہ بد بخت ہو گیا۔

مسلمان دائی (MID WIFE) کی فرائیمی ممکن نہ ہو اور تبادل کوئی صورت نہ ہوت سخت مجبوری کی حالت میں کافرہ سے یہ خدمت لے لی جائے۔ صدر الشریعہ، بدر الطریقہ حضرت علام مولیانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: مسلمان عورت کو یہ بھی حلال نہیں کہ کافرہ کے سامنے اپنا سٹر کھولے (مسلمان عورت کا کافرہ سے اسی طرح پردہ ہے جس طرح اجنبی مرد سے۔ کافرہ کے لئے عورت کے بدن کے وہ تمام ہے ستر ہیں جو کہ ایک اجنبی مرد کے لئے ہیں) گھروں میں کافرہ عورتیں آتی ہیں اور یہاں ان کے سامنے اسی طرح مواضع ستر کھولے ہوئے ہوتی ہیں جس طرح مسلمہ کے سامنے رہتی ہیں ان کو اس سے اجتناب (بچنا) لازم ہے۔ اکثر جگہ دائیاں (MID WIFES) کافرہ ہوتی ہیں اور وہ بچپن جانے کی خدمت انجام دیتی ہیں، اگر مسلمان دائیاں مل سکیں تو کافرہ سے ہرگز یہ کام نہ کرایا جائے کہ کافرہ کے سامنے ان اعضاء کے کھولنے کی اجازت نہیں۔ (ایضاً)

{4} مرد کے لئے عورت کا ستر

فی زمانہ اس کی تین صورتیں ہیں: (الف) مرد کا اپنی زوجہ کو دیکھنا (ب)

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آله و سلم) جس نے مجھ پر دی مرتبین اور دی مرتب شام درود پاک پڑھائے تب امت کو دن بیری خیافت ملے گی۔

مرد کا اپنے محارم کی طرف نظر کرنا (ج) مرد کا احتیبی عورت کو دیکھنا۔

(الف) مرد کا اپنی زوجہ کو دیکھنا

سوال: کیا کوئی ایسا حصہ بدن بھی ہے جن کی طرف میاں یوں نظر نہیں کر سکتے؟

جواب: نہیں، ایسا کوئی حصہ بدن نہیں۔ صدر الشّریعہ، بدُرُ الطَّریقہ

حضرت علام مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ الاقوی فرماتے ہیں:

(شوہر اپنی) عورت کی ایڑی سے پوٹی تک ہر عضو کی طرف نظر کر سکتا

ہے شہوت اور بلا شہوت دونوں صورتوں میں دیکھ سکتا ہے۔ اسی طرح

یہ دونوں قسم کی عورتیں (یعنی یوں اور باندی گر اب باندی کا دو نہیں رہا)

اس مرد کے ہر عضو کو دیکھ سکتی ہیں۔ ہاں بہتر یہ ہے کہ (دونوں میں سے

کوئی بھی ایک دوسرے کے) مقامِ مخصوص کی طرف نظر نہ کرے کیونکہ

اس سے نیyan پیدا ہوتا (یعنی حافظہ کمزور ہوتا) ہے اور نظر میں بھی ضعف

پیدا ہوتا (یعنی نگاہ بھی کمزور ہو جاتی) ہے۔ (ایضاً ص ۸۷)

(ب) مرد کا اپنے مَحَارِم کو دیکھنا

سوال: مرد اپنے محارم مثلاً ماں، بہن کے کن اعضاء کی طرف نظر کر سکتا؟

جواب: محارم کے بدن کے بعض حصوں کو دیکھ سکتا ہے اور بعض کو نہیں دیکھ

فاطمہ کے بارے میں حوالہ جات
قرآن مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آله و سلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اس نے ذرود شریف نہ پڑھا اس نے جفا کی۔

سلکتا۔ اس کی تفصیل بیان کرتے ہوئے صدر الشّریعہ، بدُرُ الطّریقہ حضرت علامہ مولینا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: جو عورت اس کے مَحَارِم میں ہو اس کے سر، سینہ، پنڈل، بازو، کلائی، گردن، قدم کی طرف نظر کر سکتا ہے جب کہ دونوں میں سے کسی میں شہوت کا اندیشہ نہ ہو مَحَارِم کے پیٹ، پیٹھ اور ران کی طرف نظر کرنا ناجائز ہے۔ اسی طرح کروٹ اور گھٹنے کی طرف نظر کرنا بھی ناجائز ہے۔ (یہ حکم اس وقت ہے جب جسم کے ان حصوں پر کوئی کپڑا نہ ہو اور اگر یہ تمام اعضا موٹے کپڑے سے چھپے ہوئے ہوں تو وہاں نظر کرنے میں حرخ نہیں) کان اور گردن اور شانے (یعنی کندھے) اور چہرے کی طرف نظر کرنا جائز ہے۔ مَحَارِم سے مراد وہ عورتیں ہیں جن سے ہمیشہ کے لیے نکاح حرام ہے۔ حرمت نسب سے ہو یا سبب سے مثلاً رضاعت (دودھ کا رشتہ) یا مُصَاهَرَت۔ اگر زِنَا کی وجہ سے حرمت مُصَاهَرَت ہو جیسے مُزْنیَہ کے اُصول و فروع (یعنی جس عورت سے زنا کیا اُس کی ماں، نانی، پر نانی اور پر۔۔۔ تک اور بیٹیاں، نواسیاں، پر نواسیاں۔۔۔ نیچے تک) ان کی طرف نظر کا بھی (زنی کیلئے) وہی حکم

(ایضاً ص ۸۷، ۸۸)

ہے۔

مرد کا ماں کے پاؤں دبانا

سوال: اسلامی بھائی اپنی اُمیٰ جان کے ہاتھ پاؤں چومنا چاہے یاد بانا چاہے تو اس کی اجازت ہے یا نہیں؟

جواب: دونوں میں سے کسی کوششوت نہ ہو تو بالکل اجازت بلکہ اسلامی بھائی کیلئے اس میں دونوں جہانوں کی سعادت ہے۔ منقول ہے: جس نے اپنی والدہ کا پاؤں چوما تو ایسا ہے جیسے جنت کی چوکھٹ (یعنی دروازے) کو بوسہ دیا (دِرْمَخْتَارِج ۹۹ ص ۲۰۶) صدر الشَّرِيعه، بدُرُ الطَّرِيقہ حضرت علامہ مولیانا مفتی محمد امجد علی عظیمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: محارم کے جن اعضا کی طرف نظر کر سکتا ہے ان کو چھو بھی سکتا ہے جب کہ دونوں میں سے کسی کوششوت کا اندیشہ نہ ہو۔ مرد اپنی والدہ کے پاؤں دبا سکتا ہے مگر ان اُس وقت دبا سکتا ہے جب کپڑے سے پچھپی ہوئی ہو، یعنی (دبا سکتا ہے مگر) کپڑے کے اوپر سے اور پھر حائل چھونا جائز نہیں۔ (بہار شریعت حصہ ۱۶ ص ۸۸)

(ج) مرد کا آزاد عورت اجنبيہ کو دیکھنا

سوال: مرد غیر عورت کے چہرے کو دیکھ سکتا ہے یا نہیں؟

فَرِمانِ مصطفىٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آله و سلم) مجھ پر کثرت سے ذروہ پاک پر حسوب تک تبراء مجھ پر ذروہ پاک پر حتماً تبارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

جواب: نہ دیکھے۔ البتہ ضرورتاً بعض قیودات کے ساتھ دیکھ سکتا ہے۔ اس کی بعض صورتیں بیان کرتے ہوئے صدر الشريعة، بدُرُ الطريقة حضرت علام مولانا مفتی محمد امجد علی عظیٰ علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں:

جبنی عورت کی طرف نظر کرنے کا حکم یہ ہے کہ (ضرورت کے وقت) اُس کے چہرے اور ہتھیلی کی طرف نظر کرنا جائز ہے کیونکہ اس کی ضرورت پڑتی ہے کہ کبھی اس کے موافق یا مخالف شہادت (گواہی) دینی ہوتی ہے یا فیصلہ کرنا ہوتا ہے اگر اسے نہ دیکھا ہو تو کیونکہ گواہی دے سکتا ہے کہ اس نے ایسا کیا ہے۔ اس کی طرف دیکھنے میں بھی وہی شرط ہے کہ شہوت کا اندریشہ نہ ہو اور یوں بھی ضرورت ہے کہ (آج کل گلیوں بازاروں میں) بہت سی عورتیں گھر سے باہر آتی جاتی ہیں لہذا اس سے بچنا بھی دشوار ہے۔ بعض علماء نے قدم کی طرف بھی نظر کو جائز کہا ہے۔ (ایضاً ۸۹) مزید فرماتے ہیں: **اجنبیّہ** عورت کے چہرہ کی طرف اگرچہ نظر جائز ہے جب کہ شہوت کا اندریشہ نہ ہو مگر یہ زمانہ فتنے کا ہے اس زمانے میں ایسے لوگ کہاں جیسے اگلے زمانے میں تھے لہذا اس زمانے میں اس کو (یعنی چہرے کو) دیکھنے کی ممانعت کی

فِرَادَتْ كَيْ بَارَسْ مَوَالَ جَارَ
فَالْمُهَمَّةْ كَيْ بَارَسْ مَوَالَ جَارَ
فَوْمَانِ مَصْكَفَيْ (صلی اللہ علیہ و آله و سلم) بوجو مجھ پر درود پاک پڑھنا بخوبی گایا و جنت کا راست بخوبی گایا۔

جائے کی مگر گواہ و قاضی کے لیے کہ بوجہ ضرورت ان کے لیے نظر کرنا
جاائز ہے۔ (ایضاً ص ۸۹، ۹۰)

چہرہ دیکھنے کی اجازت کی صورت میں کان اور گردن دیکھنے کا مسئلہ
سوال: کیا کان اور گردن بھی چہرے میں داخل ہیں اور جہاں **اجنبیّہ** کے
چہرے کی طرف دیکھنے کی اجازت ہے وہاں ان اعضاء کی طرف نظر کی
جاسکتی ہے؟

جواب: جی نہیں کان گردن، گلا چہرے میں داخل نہیں اور ان اعضاء کی طرف
اجنبی کا نظر کرنا گناہ ہے۔ (بہار شریعت ح اص ۸۳-۸۴ مئذن خاص)

بے پردگی سے توبہ

اسلامی بہنو! عمل کا جذبہ بڑھانے کیلئے مَدْنیٰ ماحول ضروری ہے،
ورنہ عارِضی طور پر جذبہ پیدا ہوتا بھی ہے تو اچھی صحبت کے فُقدان
(یعنی کمی) کے سبب استقامت نہیں مل پاتی۔ اپنامَدْنیٰ ذہن بنانے کیلئے
تبليغ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے
مَدْنیٰ ماحول سے وابستہ ہو جائیے۔ سُبْحَنَ اللَّهِ! دعوتِ اسلامی کے
مَدْنیٰ ماحول، سُنُوں بھرے اجتماعات اور مَدْنیٰ قافلوں کی بھی کیا

غُرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ و آللہ علیہ) جو مجھ پر ایک مرتبہ ذرود و شرف پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کیلئے ایک قیراط اجر لکھتا دریک قیراط احادیث پڑھتا ہے۔

خوب بہاریں اور برکتیں ہیں۔ دعوتِ اسلامی کے سنتوں بھرے
ماحول میں رپنے بننے کی برکت سے متعدد اسلامی بہنوں کو شرعی پرده
کرنے کی سعادت نصیب ہو گئی ایسی ہی ایک بہار سننے، چنانچہ
پنجاب (پاکستان) کی ایک اسلامی بہن کے تحریری بیان کا لب
لُباب ہے: میں دعوتِ اسلامی کے مشکلبار مَدْنی ماحول سے وابستہ
ہونے سے پہلے ۷.۷ پر فلمیں ڈرامے دیکھنے کی عادی
تھی، بازار وغیرہ جانے کے لئے بے پرده ہی نکل کھڑی ہوتی، نماز
بھی نہیں پڑھتی تھی۔ یوں میرے صح و شام غفلت و معصیت میں بسر
ہو رہے تھے۔ ایک بار کسی نے مجھے مکتبۃ المدینہ سے جاری ہونے
والے سُنتوں بھرے بیانات کے کیسٹ دیئے، میں نے انہیں سنا
تو الْحَمْدُ لِلّهِ عَزَّوَجَلَّ میں خوابِ غفلت سے بیدار ہو گئی۔ ان
بیانات کی برکت سے مجھے خوفِ خدا عزَّوَجَلَّ کی دولت نصیب ہوئی،
عشقِ رسول کا جذبہ ملا اور میں نمازی بن گئی، میں نے اپنے تمام
گناہوں بالخصوص بے پرَدگی سے پکی توبہ کر لی۔ الْحَمْدُ لِلّهِ
عَزَّوَجَلَّ مَدْنی مُرْقَع میرے لباس کا حصہ بن گیا۔ وہ بے لگام زبان جو

ضورے کے بارے میں حوالہ جاپ
فاطمہ
اللہ عزوجل

ضوران مصطفیٰ : (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے کتاب میں بھجو پرورد پاک الحکایۃ جب تک بیران اُس کتاب میں لکھا رہے گا فرنٹی اس کیلئے استفارہ کرتے رہیں گے۔

پہلے گانے گننا نے میں مصروف رہتی تھی اب الْحَمْدُ لِلّهِ عَزَّوَجَلَّ
نعتِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سنانے لگی۔ تادم تحریر دعوت
اسلامی کی ذیلی مُشاَورت کی خادِمہ کے طور پر سُنُوں کی خدمت کی
سعادت حاصل کر رہی ہوں۔

کٹی ہے غفلتوں میں زندگانی نہ جانے حشر میں کیا فیصلہ ہو
اللہی ہوں بہت کمزور بندی نہ دنیا میں نہ عُقُوقی میں سزا ہو
صلوٰاً عَلَى الْحَبِيبِ ! صلی اللہ تعالیٰ علیٰ محمد
اسلامی بہنو! دیکھا آپ نے! مکتبۃ المدینہ کی جاری کردہ سُنُوں
بھرے بیانات کی کیمیٹیں سننا، سنانا کس قدر مفید ہے۔ الْحَمْدُ لِلّهِ
عزَّوَجَلَّ کئی خوش نصیب اسلامی بھائی اور اسلامی بھنیں روزانہ کم از کم
ایک سُنُوں بھرا بیان سننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں اور جو صاحب
حیثیت ہوتے ہیں وہ تقسیم بھی کرتے ہیں آپ بھی ہر ماہ یا کم از کم ہر
سال ربیع التّوّر شریف میں لگرِ رسائل تقسیم کرنے کی تیت فرمائیے اور
حسب توفیق اس میں سُنُوں بھرے بیانات کی کیمیٹیں اور رسائل وغیرہ
بانٹئے۔ کہ یہ بھی صدقہ ہے اور راہِ خدا میں صدقہ و خیرات کے کیا

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) مجھ پر دُر دپاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

کہنے! حضور پُر نور، شافعِ یوم النُّشُور صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کا صدقہ عمر میں زیادتی کا سبب ہے اور بُری موت کودفع کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے تکبیر و فخر کو دور فرمادیتا ہے۔ (المُعجمُ الْكَبِيرُ لِطَبرَانِي ج ۷ اص ۲۲ حدیث ۳۱)

رہ حق میں سبھی دولت لٹا دوں
خدا ! ایسا مجھے جذبہ عطا ہو
صلوٰ اعلیٰ الحَبِيب ! صَلَّی اللہ تعالیٰ علیٰ محمد
جس سے نکاح کرنا ہے اُس کو دیکھنا

سوال: سنا ہے جس سے نکاح کرنا ہوا اس لڑکی کو مرد دیکھ سکتا ہے!

جواب: آپ نے دُرست سنا ہے دونوں ہی ایک دوسرے کو دیکھ سکتے ہیں۔ صدر الشریعہ، بدُر الطریقہ حضرت علّام مولینا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: (مرد عورت کے ایک دوسرے کو دیکھنے کی اجازت کی) ایک صورت اور بھی ہے وہ یہ کہ اس عورت سے نکاح کرنے کا ارادہ ہو تو اس نیت سے دیکھنا جائز ہے کہ حدیث میں یہ آیا ہے کہ جس سے نکاح کرنا چاہتے ہو اس کو دیکھ لو کہ یہ بقاۓ محبت کا

فِرْمَانِ مَصْكُوفٍ: (سُلْطَانِ الْعَالَمِ وَالْأَوَّلِ) جس لے مجھ پر دی مرتبین اور دی مرتبہ شام درود پاک پڑھائے تیامت کے دن بیری خغاوت ملے گی۔

ذریعہ ہوگا۔ (۱) اسی طرح عورت اُس مرد کو جس نے اس کے پاس (نکاح کیلئے) پیغام بھیجا ہے دیکھ سکتی ہے، اگرچہ ان دیشہ شہوت ہو مگر دیکھنے میں دونوں کی تباہی نیت ہو کہ حدیث پر عمل کرنا چاہتے ہیں۔ (۲)

اگر دیکھنا ممکن نہ ہو تو کیا کرنا چاہئے

سوال: اگر لڑکی کا ایک دوسرا کو دیکھنا ممکن نہ ہو تو کوئی اور صورت؟

جواب: اس کی صورت بیان کرتے ہوئے صدر الشریعہ، بدُرُ الطریقہ

حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمیؒ علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: جس عورت سے نکاح کرنا چاہتا ہے اگر اس کو دیکھنا ناممکن ہو جیسا کہ اس زمانہ کا رواج یہ ہے کہ اگر کسی نے نکاح کا پیغام دے دیا تو کسی طرح بھی اسے لڑکی کو نہیں دیکھنے دیں گے یعنی اس سے اتنا زبردست پرده کیا جاتا ہے کہ دوسرا سے اتنا پرده نہیں ہوتا اس صورت میں اس شخص کو یہ چاہئے کہ کسی عورت کو بھیج کر دکھوالے اور وہ آ کراس کے سامنے سارا حلیہ و نقشہ وغیرہ بیان کر دے تاکہ اس کی شکل و صورت کے متعلق اطمینان ہو جائے۔ (ایضاً ص ۹۰)

لدنیہ

(۱) سنن الترمذی ج ۲ ص ۳۷۶ حديث ۱۰۸۹ (۲) بہار شریعت حصہ ۱۲ ص ۹۰

فرمانِ مصطفیٰ : (صلی اللہ علیہ و آله و سلم) جس نے مجھ پر ایک دُرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دو حجتیں بھیجا ہے۔

عورت کا مرد سے علاج کروانا

سوال: طبیب، مریض کو دیکھو اور چھو سکتا ہے کہ نہیں؟

جواب: اگر طبیب (لیڈی ڈاکٹر) میسر نہ ہو تو مجبوری کی حالت میں اجازت ہے۔ اس بارے میں صدر الشّریعہ، بدُر الطّریقہ حضرت علامہ مولینا مفتی محمد علی عظیمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: ابھی عورت کی طرف نظر کرنے میں ضرورت کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ عورت بیمار ہے، اس کے علاج میں بعض اعضاء کی طرف نظر کرنے کی ضرورت پڑتی ہے بلکہ اس کے جسم کو چھو ناپڑتا ہے مثلاً بعض دیکھنے میں ہاتھ چھو نا ہوتا ہے یا پیٹ میں ورم کا خیال ہو تو ٹول کر دیکھنا ہوتا ہے یا کسی جگہ پھوڑا ہوتا سے دیکھنا ہوتا ہے بلکہ بعض مرتبہ ٹولنا بھی پڑتا ہے اس صورت میں موضعِ مرض (یعنی مرض کی جگہ) کی طرف نظر کرنا یا اس ضرورت میں بقدرِ ضرورت اس جگہ کو چھو نا جائز ہے۔ یہ اس صورت میں ہے (کہ) کوئی عورت علاج کرنے والی نہ ہو۔ ورنہ چاہیے یہ کہ عورتوں کو بھی علاج کرنا سکھایا جائے تاکہ ایسے موقع پر وہ کام کریں کہ ان کے دیکھنے وغیرہ میں اتنی خرابی نہیں جو مرد کے

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ علی علیہ وآلہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بخوبی گزت کارتے بخوبی گیا۔

دیکھنے وغیرہ میں ہے۔ اکثر جگہ داییاں ہوتی ہیں جو پیٹ کے ورم کو دیکھ سکتی ہیں۔ جہاں داییاں دستیاب ہوں مرد کو دیکھنے کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ علاج کی ضرورت سے نظر کرنے میں بھی یہ احتیاط ضروری ہے کہ صرف اُتنا ہی حصہ بدن کھولا جائے جس کے دیکھنے کی ضرورت ہے باقی حصہ بدن کو اچھی طرح چھپا دیا جائے کہ اس پر نظر نہ پڑے۔ (ایضاً ۹۰، ۹۱) اگر دیکھنے سے کام چل سکتا ہے تو چھونے کی شرعاً اجازت نہیں۔ یاد رہے! چھونا دیکھنے سے زیادہ سخت ہے۔

کمر کا درد اور مَدَنیٰ قافلہ

اسلامی بہنو! دعوتِ اسلامی کے مَدَنیٰ قافلوں میں جہاں ثواب آخرت کا خزانہ ہاتھ آتا ہے وہیں بسا اوقات جسمانی بیماریوں سے نجات بھی حاصل ہوتی ہے، مَدَنیٰ قافلہ کی ایک ایسی ہی مسافرہ کی مَدَنیٰ بہار سنئے، چنانچہ بابُ المدینہ (کراچی) کی ایک اسلامی بہن (عمر تقریباً ۴۵ سال) کا بیان کچھ یوں ہے کہ مجھے اکثر کمر کے درد کی شکایت رہتی تھی کہ میں زمین پر بیٹھنہیں سکتی تھی۔ جب میں نے اسلامی بہنوں کے مَدَنیٰ قافلے میں سفر کیا تو درد ہونا درکنار مجھے

ضمن مصطفیٰ : (صلی اللہ علیہ و آله و سلم) جس نے کتاب میں بھجو پروردہ پاکستانی توجیب بیرانامہ کتاب میں لکھا رہے گا فرمائے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

اس کا احساس تک نہ ہوا۔ الْحَمْدُ لِلّهِ عَزَّوَجَلَ میں نے تینوں دن مَدَنی قافلے کے جَدَوَل کے مطابق گزارے، فرض نمازوں کے علاوہ تجدُّد، اشراق اور چاشت کے نوافل بھی پڑھنے نصیب ہوئے۔ مَدَنی قافلے کے برکتیں دیکھتے ہوئے میں نے میت کی ہے کہ ان شاء اللہ عَزَّوَجَل اپنی بڑی بیٹی کو بھی مَدَنی قافلے میں سفر کرواؤ کی۔

آپ کو درود سر ہو یا ہو درود کمر چلنے ہمت کریں قافلے میں چلو
فائدہ آخرت کے بنانے میں ہے ساری بہنیں کہیں قافلے میں چلو
صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيبِ ! صَلَّى اللّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ
اسلامی بہنو! مَدَنی قافلے کی برکتوں کے کیا کہنے! کمر کا درد اور
دنیا کی تکلیفیں تو بہت معمولی چیزیں ہیں اللہ اَللّٰہ ربُّ الْعَزَّة عَزَّوَجَل
نے چاہا تو مَدَنی قافلوں کی برکت سے قبر و آخرت کی مصیبیں بھی
دُور ہوں گی۔ مَدَنی قافلوں میں علم دین حاصل ہوتا، عبادتیں کی
جاتیں اور خوب خوب نیکیاں کمانے کے اسباب مُہیا کئے جاتے
ہیں ان شاء اللہ عَزَّوَجَل نیکیوں کے سلے میں جنّت کی ابدی اور
سرمدی نعمتیں حاصل ہوں گی۔ اللہ اَللّٰہ عَزَّوَجَل ہم سبھی کو جنّت الفردوس

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلسَّلَامُ) جس کے پاس میر اذکر ہو اور اس نے مجھ پر درپر دبپاک نہ پڑھا تھیں وہ بدجنت ہو گیا۔

میں مَدْنَیِ حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلسَّلَامُ کا پڑوں نصیب کرے۔ امین۔

جَنَّتُ کی نعمتِ عظمت کے بارے میں ایک روایت سماعت

کیجئے: رحمتِ عالم، نورِ جسم، شاہِ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلسَّلَامُ کا فرمان

معظم ہے: ”جَنَّتٌ میں ایک گوڑے (یعنی چاپک) جتنی جگہ دُنیا اور اس

کی چیزوں سے بہتر ہے۔“ (بخاری ج ۲ ص ۹۲ حدیث ۳۲۵۰)

مُقْتَرِ شہیر حکیمُ الْأَمَّةِ حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الرَّحْمَان فرماتے

ہیں: کوڑے (یعنی چاپک) سے مراد ہے وہاں کی تھوڑی سی جگہ۔ واقعی

جَنَّتُ کی نعمتیں دائیٰ ہیں۔ دُنیا کی فانی، پھر دُنیا کی نعمتیں تکالیف سے

خلوط (یعنی ملی ہوئیں)، (اور) وہاں کی نعمتیں خالص، پھر دُنیا کی

نعمتیں (جبکہ) ادنیٰ وہ اعلیٰ، اس لیے دُنیا کو وہاں کی ادنیٰ جگہ سے کوئی

نسبت ہی نہیں۔ (مراة المناجح ج ۷ ص ۲۲۷)

عورتوں کے کپڑوں کی طرف مرد کا دیکھنا

سوال: اگر کسی خاتون نے موٹے بھڈے کے کپڑے کے بُرُّ قع میں اپنا سارا وجود

چھپا رکھا ہو تو اُس کی طرف نظر کی جاسکتی ہے یا نہیں؟

جواب: اُس کی طرف دیکھنے میں حرج نہیں۔ ہاں اگر ان کپڑوں کی طرف

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آله و سلم) جس نے مجھ پر دی مرتبین اور دی مرتب شام درود پاک پڑھائے تب امت کو دن بیری خفاخت ملے گی۔

دیکھنے سے شہوت آتی ہو تو نہیں دیکھ سکتا کہ جب شہوت سے دیکھے گا
تو پُرور گناہ کار ہوگا۔ اس مسئلے کی مزید وضاحت بہارِ شریعت میں
یوں ہے: **اجنبیّہ** عورت نے خوب موٹے کپڑے پہن رکھے ہیں کہ
بدن کی رنگت وغیرہ نظر نہیں آتی تو اس صورت میں اُس کی طرف نظر
کرنا جائز ہے کہ یہاں عورت کو دیکھنا نہیں ہوا بلکہ ان کپڑوں کو دیکھنا
ہوا۔ یہ اُس وقت ہے کہ اس کے کپڑے چھست نہ ہوں اور اگر چھست
کپڑے پہنے ہوں کہ جسم کا نقشہ کھنچ جاتا ہو مثلاً چھست پائجامے، میں
پنڈلی اور ان کی پوری ہیئت (بے-عَت) نظر آتی ہو تو اس صورت
میں نظر کرنا ناجائز ہے۔ اسی طرح بعض عورتیں بہت باریک کپڑے
پہننی ہیں مثلاً آب روایا جالی یا باریک ململ کا دوپٹا جس سے سر کے
بال یا بالوں کی سیاہی یا گردان یا کان نظر آتے ہیں اور بعض باریک
شزیب (ثن-زیب، ایک نہایت ہی باریک کپڑا) یا جالی کے گرتے پہننی
ہیں کہ پیٹ اور پیٹھ بالکل (صاف) نظر آتی ہے اس حالت میں نظر کرنا
حرام ہے اور ایسے موقع پر ان کو اس قسم کے کپڑے پہننا بھی ناجائز۔
(ایضاً ص ۹۱) (سِتر کے مسائل کی تفصیلی معلومات کیلئے مکتبۃ المدینۃ کی

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اس نے ذرود شریف نہ پڑھا اُس نے جفا کی۔

مطبوعہ بہار شریعت جلد 1 حصہ 3 صفحہ 478 تا 486 اور حصہ 16 صفحہ

91 تا 85 کام طالع فرمائجئے)

دامن کا دھاگہ

سوال: ترغیب کیلئے کسی ولیٰ کی شرعی پردے کے بارے میں حکایت سناد تھی۔

جواب: شرعی پردہ کرنے والیوں کی بڑی شان میں ہوتی ہیں چنانچہ ”أخبار الْخَيَار“

میں ہے، بخت قحط سالی ہوئی، لوگوں کی بہت دعاوں کے باوجود بارش

نہ ہوئی۔ حضرت سید ناظم الدین ابوالملوک ید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی

امی جان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے کپڑے کا ایک دھاگہ ہاتھ میں لیکر عرض

کی: **بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ!** یہ اُس خاتون کے دامن کا دھاگہ ہے جس

(خاتون) پر کبھی کسی ناخُرِم کی نظر نہ پڑی، میرے مولی عزَّ وَجَلَ! اسی

کے صدقے رحمت کی برکھا (بارش) بر سادے! ابھی دُعا ختم بھی نہ

ہوئی تھی کہ رحمت کے باطل گھر گئے اور رم جہنم رم جہنم بارش شروع ہو

گئی۔ (اخبار الاخیار ص ۲۹۳) **اللّٰهُ رَبُّ الْعِزَّةِ عَزَّ وَجَلَّ كَىْ أَنْ پُر**

رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

امین بِجَاهِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

بیکی مائیں ہیں جن کی گود میں اسلام پلتا تھا
 جیسا سے ان کی انسان نور کے سانچے میں ڈھلتا تھا
سُبْحَنَ اللَّهِ! بُرُّوْگُولُّ کے جسم سے نسبت رکھنے والے لباس کے
 دھاگے کی جب یہاں ہے کہ ہاتھ میں رکھیں تو اس کی بُرَّکت اور وسیلے
 سے ذُعاقبُول ہو جائے تو خود بُرُّوْگُولُّ کے ڈُبُودِ مسعود کی بُرَّکتوں کا کیا
 عالم ہوگا!

صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَسَلَامٍ

گھر سے باہر نکلنے کی احتیاطیں

سوال: گھر سے باہر نکلنے وقت اسلامی بہنوں کو کن کن باتوں کا خیال رکھنا چاہئے؟

جواب: شرعی اجازت کی صورت میں گھر سے نکلنے وقت اسلامی بہن غیر جاذب نظر کپڑے کا ڈھیلا ڈھالا مَدَنْ فی رُقْعَ آوڑھے، ہاتھوں میں دستاںے اور پاؤں میں جرمیں پہنے۔ مگر دستانوں اور جرaboں کا کپڑا اتنا باریک نہ ہو کہ کھال کی رنگت جھلکے۔ جہاں کہیں غیر مردوں کی نظر پڑنے کا امکان ہو وہاں چہرے سے نقاب نہ اٹھائے مثلاً اپنے یا کسی

فَرِمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آله و سلم) مجھ پر کثرت سے ذروہ پاک پر حسوب تک تبراء مجھ پر ذروہ پاک پر حتماً تباراء گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

کے گھر کی سیڑھی اور گلی محلہ وغیرہ۔ نیچے کی طرف سے بھی اس طرح
بُرْقَع نہ اٹھائے کہ بدن کے رنگ بر فَنَّگَ کپڑوں پر غیر مردوں کی نظر
پڑے۔ واضح رہے کہ عورت کے سر سے لیکر پاؤں کے گِلُوں کے
نیچے تک جسم کا کوئی حصہ بھی مُثُلَّا سر کے بال یا بازو یا کلائی یا گلا یا
پیٹ یا پینڈلی وغیرہ اجنبی مرد (یعنی جس سے شادی ہمیشہ کیلئے حرام نہ ہو)
پر بلا اجازتِ شرُعی ظاہرنہ ہو بلکہ اگر لباس ایسا مہین یعنی پتلہ ہے جس
سے بدن کی رنگتِ جھلکی یا ایسا پجست ہے کہ کسی عضو کی هیئت (یعنی
شکل و صورت یا ابھار وغیرہ) ظاہر ہو یا دوپٹہ اتنا باریک ہے کہ بالوں کی
سیاہی چمکے یہ بھی بے پُرَدَگی ہے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت،
امامِ اہلسنت، ولی نعمت، عظیمُ البرَّ کت، عظیمُ المرَّتبت،
پروانہ شمعِ رسالت، مُجَدِّدِ دین و مِلَّت، حامیِ سنت،
ماحِیٰ بدعت، عالمِ شریعت، پیرِ طریقت، باعِثِ خیر
و برَّکت، حضرتِ علامہ مولیانا الحاج الحافظ القاری
شاہ امامِ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرَّحْمَن فرماتے ہیں: ”جو وضع
لباس (یعنی لباس کی بناوٹ) و طریقہ پوشش (یعنی پہننے کا انداز) اب

فرومانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ و آله و سلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بخوبی گایا و جنت کا راست بخوبی گیا۔

عورات میں رانج ہے کہ کپڑے باریک جن میں سے بدن چمکتا ہے یا سر کے بالوں یا گلے یا بازو یا کالائی یا پیٹ یا پینڈ لی کا کوئی حصہ گھلا ہو یوں تو سو اخاصِ محارم کے جن سے نکاح ہمیشہ کو حرام ہے کسی کے سامنے ہونا سخت حرام قطعی ہے۔

(فلای رضویہ غیر مخوّجه ج ۱۰ ص ۱۹۶ املاکی رضویہ مخوّجه ج ۲۲ ص ۲۱۷)

عورت کا کس کس سے پردہ ہے؟

سوال: عورت کا کس کس مرد سے پردہ ہے اور کس مرد سے پردہ نہیں؟

جواب: عورت کا ہر اجنبی بالغ مرد سے پردہ ہے۔ جو حرم نہ ہو وہ اجنبی ہوتا ہے، حرم سے مراد وہ مرد ہیں جن سے ہمیشہ کے لیے نکاح حرام ہو، حرمت نسب سے ہو یا سب سے مثلاً رضا عن (دودھ کا رشتہ) یا مصاہرات۔

محارم کی قسمیں

سوال: محارم میں کون کون سے لوگ شامل ہیں؟

جواب: محارم میں تین قسم کے افراد داخل ہیں: {1} نسب کی بنا پر جن سے ہمیشہ کے لئے نکاح حرام ہو {2} رضا عن یعنی دودھ کے رشتے کی بنا پر جن سے نکاح حرام ہو {3} مصاہرات: یعنی سُسرائی رشتے

غُرمانِ مصطفیٰ (علی الشَّفَاعی عَلَیْهِ السَّلَامُ) جو مجھ پر ایک مرتبہ ذرود و شرف پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کیلئے ایک قیراًج لکھتا دریک قیراًج احمد پہاڑتے ہے۔

کی وجہ سے جن سے نکاح حرام ہو جیسے سُر کے لئے بھویا ساس کے لئے دادا۔ مُصاہرات کو یوں بھی سمجھا جا سکتا ہے کہ عورت جس مرد سے نکاح کرتی ہے تو اس مرد کے اصول و فروع (اصول سے مراد باپ دادا پر دادا اور پر تک اور فروع سے مراد اولاد دادر اولاد نیچے تک ہے) اس پر ہمیشہ کے لئے حرام ہو جاتے ہیں۔ یونہی شوہر پر اپنی بیوی کے اصول و فروع بھی ہمیشہ کے لئے حرام ہو جاتے ہیں نیز زنا اور دواعی زنا (یعنی زنا کی طرف دعوت دینے والے اُمُور مثلاً شہوت کے ساتھ جسم کو بلا حائل چھونے یا بوسے لینے) کے ذریعے مرد و عورت پر یہی احکام ثابت ہوں گے یعنی حُرمت مُصاہرات ثابت ہو جائے گی۔ یعنی محارم کے سوا دونوں طرح کے محارم سے پرده و اجب بھی نہیں اور منع بھی نہیں، ہُصُوصاً جب عورت جوان ہو یا فتنے کا خوف ہو تو پرده کرے۔

دو دھ کے رشتے میں پرده کرنا مناسب ہے

میرے آقا علیٰ حضرت، امام اہل سنت مجدد دین و ملت مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرَّحْمَن فرماتے ہیں: ”جن سے نکاح ہمیشہ کو حرام ہے کبھی حلال نہیں ہو سکتا مگر وجبہ حُرمت (یعنی نکاح حرام ہوئی

ضمن مصطفیٰ : (صلی اللہ علیہ و آله و سلم) جس نے کتاب میں بھجو پورو پاک الحکایۃ جب تک برا نام اس کتاب میں لکھا رہے گا فرمائے اس کیلئے استغفار تریں گے۔

وجہ) عِلاقَةُ نَسْبٍ (وُنِي رَشْتَه) نہیں بلکہ عِلاقَةُ رَضَا عَتٍ (یعنی دودھ کا رَشْتَه) ہے جیسے دودھ کے رشتے سے باپ، دادا، نانا، بھائی، بھیجا، بھانجنا، بچپا، ماموں، بیٹا، پوتا، نواسہ، یا عِلاقَةُ صَهْرٍ (سُرسِ الی رَشْتَه) ہو جیسے خُسر (یعنی سُرس)، ساس، داماڈ، بہو، ان سب سے نہ پرده واجب ہے نہ نا دُرُست ہے، (یعنی ان سے پرده) کرنا نہ کرنا دونوں جائز، اور بحالِتِ جوانی یا احتمالِ فتنہ (یعنی فتنے کے امکان میں) پرده کرنا ہی مناسب، حُصُوصًا دودھ کے رشتے میں کہ عوام کے خیال میں اُس کی بیت بہت کم ہوتی ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۲۲ ص ۲۳۵)

نسبی محارم میں کون کون شامل ہیں؟

سوال: نسبی محارم میں کون کون نے افراد داخل ہیں؟

جواب: نسبی محارم میں چار طرح کے افراد داخل ہیں: {1} اپنی اولاد (یعنی بیٹا بیٹی) اور اپنی اولاد کی اولاد (یعنی پوتا پوتی نواسا نواسی) نیچے تک {2} اپنے ماں باپ اور اپنے ماں باپ کے ماں باپ (یعنی دادا دادی نانا نانی) اور پر تک {3} اپنے ماں باپ کی اولاد (یعنی بھائی بہن خواہ تھقی ہوں یا سوتیلے یعنی صرف ماں شریک یا صرف باپ شریک بھائی بہن)

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) مجھ پر دُرود پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

اور یونہی اپنے ماں باپ کی اولاد کی اولاد (یعنی بھتیجا بھتیجا بھانجا بھانجی خواہ حقیقی بھائی بھن سے ہو یا سوتیلے سے ہو) نیچ تک {4} اپنے دادا دادی، نانا نانی کی اولاد (یعنی پچاپھوپھی ماموں خالہ یہ رشتے سے گے ہوں یا سوتیلے) البتہ پچاپھوپھی ماموں خالہ کی اولاد ایں غیر محروم ہیں۔

(مستفاد از فتاویٰ رضویہ مُحرّجہ ج ۱۱ ص ۳۶۲)

نوت: مذکورہ بالا نسبی محارم میں سے مرد عورتوں پر اور عورتیں مردوں پر حرام ہیں۔

بعض سُرپِر خَطَر ہوتے ہیں

سوال: کیا سُسر اور بُھو کا پرده ہے؟

جواب: حُرمتِ مُصاہرات کی وجہ سے پردہ نہیں۔ اگر پردہ کرے تو حرج بھی نہیں بلکہ بحالِ جوانی یا احتمالِ فتنہ (یعنی فتنے کے احتمال) کی صورت میں جیسا کہ اس دوسرے میں پردہ کرنے ہی میں عافیت ہے کیوں کہ حالات اپنہائی ناگلفتہ ہیں۔ سُسر اور ہمُو کے ”مسائل“ سننے میں آتے رہتے ہیں جو کہ عموماً یک طرفہ یعنی سُسر کی جانب سے ہوتے ہیں کہ بعض اوقات سُسر اکیلے میں موقع پا کر ہمُو پر دست اندازی کی کوشش کرتا ہے۔ لہذا فی زمانہ ہمُو کو سُسر سے بے تکلف نہیں ہونا

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آله و سلم) جسے مجھ پر دی مرتبین اور دی مرتب شام درود پاک پڑھائے تب امت کو دن بیری خفاعت ملے گی۔

چاہئے۔ پا شخصوں بھوکے حق میں وہ سُسر زیادہ پُر خطر ثابت ہو سکتا ہے جو اپنی بیوی سے دور یا محروم ہو۔

(برائے مہربانی! بہار شریعت حصہ 7 سے ”محرمات کا بیان“ پڑھ لجئے)

دیور بھابھی کا پردہ

سوال: کیا اسلامی بہن کا اپنے دیور و حیثیت، بہنوئی اور خالہزاد، ماموں زاد، پچا

زادو پھوپھی زاد، پھوپھا اور خالو سے بھی پردہ ہے؟

جواب: جی ہاں۔ بلکہ ان سے تو پردہ کے معاملہ میں احتیاط زیادہ ہونی چاہئے

کیوں کہ آشنائی (یعنی جان پہچان) کے سبب جھجک اُڑی ہوئی ہوتی

ہے اور یوں ناقف آدمی کے مقابلے میں کئی گناہ زیادہ فتنے کا خطروہ ہو

تاہے مگر افسوس! آج کل ان سے پردہ کرنے کا ہن ہی نہیں، اگر کوئی

مدینے کی دیوانی پردہ کی کوشش کرے بھی تو بے چاری کو طرح

طرح سے ستایا جاتا ہے۔ مگر ہمت نہیں ہارنی چاہئے۔ ناساعد حالات

کے باوجود جو خوش نصیب اسلامی بہن شرعی پردہ نہ جانے میں

کامیاب ہو جائے اور جب دنیا سے رخصت ہو تو کیا عجب! مصطفیٰ کی

نورِ عین، شہزادی کوئین، ماڈرِ حسنین، سیدۃ النساء فاطمۃ الْۤۤہ راء صلی

اللہ تعالیٰ علیہ والہ سلم و رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین اُس کا پُر تپاک استقبال فرمائیں،
اُس کو گلے لگائیں اور اسے اپنے بابا جان، دو جہان کے سلطان،
رحمت عالمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ سلم کی انجمن میں پہنچائیں۔ ۔

کیوں کریں بزم شبستان جہاں کی خواہش
جلوہ یار جو شمع شب تہائی ہو (ذوقِ نعمت)
دیور و جیٹھ، بہنوئی اور خالہ زاد، ماموں زاد، بچا زاد و پھوپھی زاد،
پھوپھا اور خالو سے پردے کی تاکید کرتے ہوئے میرے آقا علی
حضرت، امام اہل سنت، مجدد دین و ملت، مولانا شاہ احمد رضا خان
علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں: ”جیٹھ، قیوڑ، بہنوئی، پھٹپا، خالو، بچا
زاد، ماموں زاد، پھٹپی زاد، خالہ زاد بھائی یہ سب لوگ عورت کے
لئے محض اجنبی (یعنی غیر مرد) ہیں بلکہ ان کا ضرر (نقصان) نہ رے (یعنی
مطلقاً) پیرگانے (یعنی پرائے) شخص کے ضرر سے زائد ہے کہ شخص
غیر (یعنی بالکل ناواقف) آدمی گھر میں آتے ہوئے ڈریگا اور یہ (یعنی بیان
کردہ رشتے دار) آپس کے میل بول (اور جان پچان) کے باعث خوف
نہیں رکھتے۔ عورت نہ رے اجنبی (یعنی مطلقاً ناواقف) شخص سے

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ سلم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر ڈر د پر عوّتہ را ڈر د مجھ تک پہنچتا ہے۔

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے مجھ پر دوس مرتبہ ڈر د پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سورتین نازل فرماتا ہے۔

ذوقتہ (فوراً) میل نہیں کھا سکتی (یعنی بے تکلف نہیں ہو سکتی) اور ان (یعنی ذکورہ رشته داروں) سے لحاظ ٹوٹا ہوتا ہے (یعنی بھجک اُڑی ہوئی ہوتی ہے) و الہذا جب رسول اللہ عزٰ و جلٰ و صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے غیر عورتوں کے پاس جانے کو ممکن فرمایا (تو) ایک صحابی انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی، یا رسول اللہ عزٰ و جلٰ و صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم حیثیٰ دیور کے لئے کیا حکم ہے؟ فرمایا: ”جَيْطَهْ دَبِيَوْرْ تُو مُوتْ هِيْسْ“

(فتاویٰ رضویہ ج ۲۲ ص ۲۱۷)

سُرال میں کس طرح پرده کرے؟

سوال: سُرال میں دَبِيَوْرْ وَحِيَطَهْ وغیرہ سے کس طرح پرده کیا جائے؟ سارا دن پرده میں رہنا بہت دُشوار، گھر کے کام کا ج کرتے وقت کیسے اپنے چہرہ کو چھپائے؟

جواب: گھر میں رہتے ہوئے بھی یا شخص دَبِيَوْرْ وَجَيْطَه وغیرہ کے معاملہ میں محتاط رہنا ہوگا۔ صحیح بخاری میں حضرت سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، پیکر شرم وحیا، مکی مدد فی مصطفے، محوب خدا عزٰ و جلٰ و صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ”عورتوں کے

فرمانِ مصطفیٰ : (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک دُرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دو رحمتیں بھیجتا ہے۔

پاس جانے سے بچو، ایک شخص نے عرض کی، یار رسول اللہ

عزَّوجَلَّ و صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ دَيْوَرَ کے مُتَعَلِّقِ کیا حکم ہے؟ فرمایا:

”دَيْوَرٌ مَوْتٌ هُنَّ“ - (بخاری ج ۳ ص ۲۷۲ حدیث ۵۲۳۲) دیور

کا اپنی بھا بھی کے سامنے ہونا گویا موت کا سامنا ہے کہ یہاں قتنہ کا
اندیشہ زیادہ ہے۔ مفتی اعظم پاکستان حضرت وقارِ ملت مولانا
وقارُ الرَّدِّین علیہ رحمۃ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ”ان رشتہ داروں سے جو
نامحرم ہیں، چہرہ، ہتھیلی، گٹے، قدم اور ٹخنوں کے علاوہ ستر (پردہ) کرنا
ضروری ہے، زینت بناؤ سگنگھا بھی ان کے سامنے ظاہر نہ کیا جائے۔“

(وقار الفتاویٰ ج ۳ ص ۱۵۱)

منقول ہے: ”جو شخص شہوت سے کسی اجنبیٰ کے حسن و جمال کو
دیکھے گا قیامت کے دن اسکی آنکھوں میں سیسے پکھلا کر
ڈالا جائے گا۔“ (ہدایہ، ج ۳ ص ۳۶۸) یقیناً بھا بھی اجنبیٰ ہی
ہے۔ جو دَيْوَر و جِيَطَہ اپنی بھا بھی کو قصدًا شہوت کے
ساتھ دیکھتے رہے ہوں، بے تکلف بنے رہے ہوں، مذاقِ مسخری
کرتے رہے ہوں، وہ اللہ عزَّوجَلَّ کے عذاب سے ڈر کر فوراً سے

فرمانِ مصطفیٰ : (صلی اللہ تعالیٰ علیہ الودّت و سلم) پروردہ پاک پر صوتِ محبر بھی پڑھوے تجھ میں تمام جوان کے کرب کا رسول ہوں۔

پیشتر سچی توبہ کر لیں۔ بھا بھی اگر دیور کو چھوٹا بھائی اور جیٹھ کو بڑا بھائی کہدے اس سے بے پردگی اور بے تکلفی جائز نہیں ہو جاتی بلکہ یہ اندازِ گفتگو بھی فاصلے دُور کر کے قریب لاتا ہے اور دیور و بھا بھی بد نگاہی، بے تکلفی، بُنسی مذاق وغیرہ گناہوں کے ڈال میں مزید دھستے چلے جاتے ہیں۔ حالانکہ جیٹھ اور دیور و بھا بھی کا آپس میں گفتگو کرنا بھی مُسلسل خطرہ کی گھنٹی بجا تارہتا ہے!

اللہ عزوجلٰ کرے دل میں اُتر جائے مری بات

دیور وجیٹھ اور بھا بھی وغیرہ خُبدار رہیں کہ حدیث شریف میں ارشاد ہوا، ”الْعَيْنَانِ تَزْنِيَانِ“ یعنی آنکھیں زنا کرتی ہیں۔ (مسند امام احمد ج ۳ ص ۳۰۵ حدیث ۸۸۵۲) ہر حال اگر ایک گھر میں رہتے ہوئے عورت کیلئے قربی نامحرم رشتہ داروں سے پردہ دشوار ہو تو چہرہ کھولنے کی تو اجازت ہے مگر کپڑے ہرگز ایسے باریک نہ ہوں جن سے بدن یا سر کے بال وغیرہ چمکیں یا ایسے چُست نہ ہوں کہ بدن کے اعضاء جسم کی ہیئت (یعنی صورتِ گولائی) اور سینے کا ابھار وغیرہ ظاہر ہو۔

پردہ دار کے لئے آزمائشیں

سوال : آج کل پردہ کرنے والیوں کا ”مُلَانی“، کہہ کر گھر میں مذاق اُڑایا جاتا

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا وہ مجھ پر اڑ دو شریف نہ پڑھنے لوگوں میں وہ کجوں ترین شخص ہے۔

ہے، بھی عورتوں کی کسی تقریب میں مَدَنِیْ مُرْقَع اوڑھ کر چلی جائے تو
کوئی کہتی ہے، ارے! یہ کیا اوڑھ رکھا ہے اُتا روایس کو! کوئی بولتی ہے،
بس، ہمیں معلوم ہو گیا کہ تم بہت پرده دار ہواب چھوڑ و بھی یہ پرده وردہ!
کوئی کہتی ہے، دنیا بہت ترقی کر چکی ہے اور تم نے کیا یہ دُقیانُوسی انداز
اپنار کھا ہے! اونگیرہ۔ اس طرح کی دل ذکھانے والی باتوں سے شرعی
پرده کرنے والی کا دل ٹوٹ پھوٹ کر چکنا پُور ہو جاتا ہے۔ ان
حالات میں اُسے کیا کرنا چاہیے؟

جواب: واقعی نہایت ہی نازک حالات ہیں، شرعی پرده کرنے والی
اسلامی یہن سخت آزمائش میں مُبْتَلًا رہتی ہے مگر ہمّت نہیں ہارنی
چاہیے۔ مذاق اُڑانے یا اعتراض کرنے والیوں سے زور دار بحث
شروع کر دینا یا غصے میں آکر لڑپڑنا سخت نقصان دہ ہے کہ اس طرح
مسئلہ (مسن۔ ع۔ لہ) حل ہونے کے بجائے مزید اُجھ سکتا ہے۔ ایسے
موقع پر یہ یاد کر کے اپنے دل کو تسلی دینی چاہیے کہ جب تک تاجدار
رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے عام اعلانِ نبوّت نہیں فرمایا تھا اُس
وقت تک گُفارِ بدانجام آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو احترام کی نظر سے

غور مان صحفی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) اس شخص کی ناک آنڈو جس کے پاس میرا ذکر ہوا وہ مجھ پر رُزو پاک نہ پڑھے۔

دیکھتے تھے اور آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو امین اور صادق کے لقب سے یاد کرتے تھے۔ آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے جوں ہی علی الاعلان اسلام کا ڈنکا بجانا شروع کیا ہی کفار بد اطوار طرح طرح سے ستانے، مذاق اڑانے اور گالیاں سنانے لگے، صرف یہی نہیں بلکہ جان کے درپے ہو گئے، مگر قربان جائیے! سر کار نامدار، امت کے غم خوار صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر کہ آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے پاکل ہمت نہ ہاری، ہمیشہ صَبْر ہی سے کام لیا۔ اب اسلامی بہن صَبْر کرتے ہوئے غور کرے کہ میں جب تک فیشن ایبل اور بے پر دہ تھی میرا کوئی مذاق نہیں اڑاتا تھا، جوں ہی میں نے شر عی پر دہ اپنایا، ستائی جانے لگی۔ اللہ عز و جل کاشکر ہے کہ مجھ سے ظلم پر صَبْر کرنے کی سُفت ادا ہو رہی ہے۔ مذہنی انتباہ ہے کہ کیسا ہی صدمہ پہنچے صَبْر کا دامن ہاتھ سے مت چھوڑیئے نیز بلا اجازت شرعی ہرگز زبان سے کچھ ملت بولئے۔ حدیث قدسی میں ہے، اللہ عز و جل فرماتا ہے: ”اے اہن آدم! اگر تو اول صدمے کے وقت صَبْر کرے اور ثواب کا طالب ہو تو میں تیرے لئے جست کے سوا کسی

غدیر کے بارے میں حوالہ جات
فاطمہ (علیہ السلام) نے اس کے دو سوال کے کنایہ معاف ہوں گے۔

ثواب پر راضی نہیں۔“ (سنن ابن ماجہ ج ۲ ص ۲۲۶ حدیث ۷۱۵۹)

آسیہ کی دردناک آذماش

سوال: جس اسلامی بہن کو شرعی پرده اور ستون پر عمل وغیرہ کی وجہ سے معاشرہ میں معاذ اللہ حقیر سمجھتے ہوں اور خاندان میں بھی ستایا جاتا ہو اُس کی ڈھارس کیلئے کوئی در دانگیز حکایت بیان کر جائے۔

جواب: جس اسلامی بہن کو شرعی پرده کرنے کے باعث گھر اور خاندان میں ستایا جاتا ہو اُس کیلئے حضرت سید تینا آسیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے واقعات میں کافی درس عبرت ہے۔ چنانچہ حضرت سید تینا آسیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرعون کی زوجیت میں تھیں۔ جادو گروں کی مغلوبیت اور ایمان آوری پر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی حضرت سید نامویؑ کیم اللہ علی نبیتاً و علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لے آئیں۔ جب فرعون کو اس کا علم ہوا تو اُس نے طرح طرح سے سزا تیں دینی شروع کیں کہ کسی طرح بھی آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ایمان سے مخرف (من رح رفت) ہو جائیں مگر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ثابت قدم رہیں۔ آخر کار فرعون نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو چلچلاتی دھوپ میں لکڑی کے تختے پر لٹا کر چو میخا

فرمانِ مصکفی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آله و سلم) مجھ پر ڈزرو در شریف پر حمد اللہ تیر پر رحمت بھیج گا۔

(پتو۔ مے۔ خا) کردیا یعنی دونوں ہاتھوں اور دونوں پاؤں میں میخین (لوہے کی کلیں) ٹھونک دیں، ظلم بالائے ظلم یہ کہ مبارک سینے پر چکی کے پاٹ رکھوادیئے کہ ہل بھی نہ سکیں۔ اس شدید ترین اور ناقابل برداشت تکلیف میں بھی ان کے پائے ثبات کو ذرہ برابر لغیرش نہ ہوئی، بیقراہو کراپنے رپ غفار جل جلالہ کے دربار گوہر بار میں عرض گزار ہوئیں:

سَابِ ابْنِ لِي عَنْدَكَ بَيْتًا فِي
الْجَنَّةِ وَ نَجَّقُ مِنْ فِرْعَوْنَ
وَ عَمَلِهِ وَ نَجَّقُ مِنَ الْقَوْمِ
الظَّلِيلِينَ ۝ ۱۱

ترجمہ کنز الایمان: اے میرے رب! میرے لئے اپنے پاس جنت میں گھر بنا اور مجھے فرعون اور اس کے کام سے نجات دے اور مجھے ظالم لوگوں سے نجات بخش۔

(ب ۲۸ التحریم ۱۱)

مُقْسِر شہیر حَكِيمُ الْأُمَّةِ حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الرحمن
فرماتے ہیں: اللہ عز و جل نے ان (یعنی سید شنا آسیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) پر فرشتے مقرر رفرمادیئے جنہوں نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر سایہ کر لیا اور ان کا جبکہ گھر انہیں دکھادیا جس سے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان تمام

فرمانِ مصطفیٰ : (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک دُرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دو حجتیں بھیجا ہے۔

مُصیتوں کو بھول گئیں۔ بعض روایات میں ہے کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا مع جسم آسمان پر اٹھا لی گئیں۔ حضرت سیدِ شنا آسمیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھیت میں ہمارے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے نکاح میں ہوں گی۔
 (نور العرفان ص ۸۹۶) **اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔**

امین بجاهِ النبیِ الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم
 مرحومہ امی جان نے مَدْنی کام کرنے کی اجازت دلوائی
 اسلامی بہنو! آزمائشوں پر صبر کرنے والوں پر آج بھی رب عزَّوَجَلَ
 کی عنایتوں کا ظہور ہوتا ہے، چنانچہ ایک اسلامی بہن کا تحریری بیان
 اپنے انداز میں پیش کرنے کی سُعی کرتا ہوں۔ کوٹ عطاری (کوٹری
 باب الاسلام سندھ) کی ایک اسلامی بہن کا بیان ہے کہ **الحمد لله**
 عزَّوَجَلَ مجھے دعوتِ اسلامی سے پیار ہے، الہذا میں خوب بڑھ چڑھ کر
 دعوتِ اسلامی کا مَدْنی کام کرنا چاہتی تھی مگر میرے بچوں کے الٰو
 اجازت نہیں دیتے تھے۔ میں پھر بھی شریعت کے دائرے میں رہتے
 ہوئے اپنی بساط کے مطابق مَدْنی کام کیا کرتی۔ میری خوش نصیبی کہ

فرمانِ مصطفیٰ : (صلی اللہ علیٰ علیہ وآلہ وسلم) جو مجھ پر رود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راست بھول گیا۔

صرافِ امظفر 1430ھ کے مبارک مہینے میں ہمارے علاقوں کے ایک گھر میں دعوتِ اسلامی کی اسلامی بہنوں کا مدنی قافلہ تشریف لایا۔ جدول کے مطابق دوسرے دن ہونے والے تربیتی اجتماع میں مجھے بھی شرکت کی سعادت ملی۔ میں نے وہاں پر یہ دعا مانگی:

یا اللہ عزوجل! ”اس مدنی قافلے کی برکت سے میرے بچوں کے آتو مجھے دعوتِ اسلامی کامنی کام کرنے کی اجازت دے دیا کریں۔“

الحمد لله عزوجل! اُسی رات میرے بچوں کے آئکو میری مرحومہ امی جان (یعنی ان کی ساس جوانہیں بیٹوں کی طرح چاہتی تھیں) کی خواب میں زیارت ہوئی، مرحومہ نے فرمایا: تم میری بیٹی کو دعوتِ اسلامی کے مدنی کام کیوں نہیں کرنے دیتے! اُسے اس کی اجازت دے دو۔“

میرے بچوں کے آتو نے یہ خواب سن کر مجھے ہنسی خوشی دعوتِ اسلامی کے مدنی کام کرنے کی اجازت دے دی۔ یوں اسلامی بہنوں کے مدنی قافلے کی برکت سے میرے دل کی مراد برآئی۔

قافلے میں ذرا مانگو آ کر دعا پاؤ گے نعمتیں قافلے میں چلو ہو گا لطفِ خدا آؤ بہنو دعا مل کے سارے کریں قافلے میں چلو

صلوٰ اعلیٰ الحَبِيب ! صلی اللہ تعالیٰ علیٰ محمد

ضرمانِ مصطفیٰ : (صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آله و سلم) جس نے کتاب میں بھجو پورا دوپاک لکھا تو جب تک بیرانام اس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کی استفرا کرتے رہیں گے۔

مَدْنَى كَامِيْنَ تَرْظُّبَ مَرْحَباً!

اسلامی بہنو! دیکھا آپ نے! مَدْنَى قافلوں کی بھی کیسی پیاری پیاری بہاریں ہیں! الْحَمْدُ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ اس میں خوب دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ مَدْنَى کام کے ذریعے نیکی کی دعوت عام کرنے کی ترظیب مرhaba! کہ اس میں ثواب ہی ثواب ہے اس ضمن میں چار احادیث مبارکہ پیش کی جاتی ہیں:

چار فرامینِ مصطفیٰ ﷺ

{ ۱ } نیکی کی راہ دکھانے والا نیکی کرنے والے کی طرح ہے۔^(۱)
{ ۲ } اگر اللہ عز وجل تمہارے ذریعے کسی ایک شخص کو ہدایت عطا فرمائے تو یہ تمہارے لئے اس سے اچھا ہے کہ تمہارے پاس سُرخُ اونٹ ہوں۔^(۲)
بے شک اللہ عز وجل، اس کے فرشتے، آسمان اور زمین کی مخلوق یہاں تک کہ چیزوں میں اپنے سُوراخوں میں اور محچلیاں (پانی میں) لوگوں کو نیکی سکھانے والے پر ”صلوٰۃ“ بھیجتے ہیں۔^(۳) مُفْسِر شہیر حکیم الامّت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں: اللہ عز وجل کی ”صلوٰۃ“ سے اُس کی خاص رحمت اور مخلوق کی ”صلوٰۃ“ سے خصوصی دعائے رحمت مراد ہے۔^(۴)

لینہ

(۱) ترمذی ج ۳ ص ۳۰۵ حدیث ۲۶۷۹ (۲) مسلم ص ۱۳۱۱ حدیث ۲۳۰۶

(۳) ترمذی ج ۳ ص ۳۱۲ حدیث ۲۶۹۲ (۴) مرآۃ المذاجح ج اس ۲۰۰

پردے کے بارے میں حوال جواب
فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ و آله و سلم) جس کے پاس میر اذکر ہوا اور اس نے مجھ پر درپر دوپاک نہ پڑھا تھیں وہ بدجنت ہو گیا۔

{ 4 } بہترین صدقة یہ ہے کہ مسلمان آدمی علم حاصل کرے پھر اپنے مسلمان بھائی کو سکھائے۔
(مسنون ابن ماجہ ج ۱ ص ۱۵۸ حدیث ۴۲۳)

گھر میں پردے کا ذہن کیسے بنے؟

سوال: گھر میں پردے کا ذہن کس طرح بنایا جائے؟

جواب: فیضان سنت نیز اسی کتاب ”پردے کے بارے میں“ میں جواب ہے۔
سنتوں بھرے بیانات کی کیمیٹیں سنانا کر، انفرادی کوشش کے ذریعے گھر کے مردوں کو دعوتِ اسلامی کے سنتوں کی تربیت کے مدنی قافیلوں کا مسافر بنا کر گھر میں مدنی ما حل قائم کرنے کی کوشش جاری رکھئے۔ ان کیلئے دل سوزی کے ساتھ دعاء بھی کرتے رہئے۔ خود کو اور اہل خانہ کو ہر گناہ سے بچانے کی گڑ ہن پیدا کیجئے اور اس کیلئے کوشش بھی جاری رکھئے۔ مگر نرمی نرمی اور نرمی کو لازم کر لیجئے۔ بلا مصلحت شرعی سختی کرنا کجہ اس کا سوچنے بھی نہیں کہ عموماً جو کام ”نرمی“ سے ہوتا ہے وہ ”گرمی“ سے نہیں ہوتا۔

فِرْمانِ مصطفیٰ : (صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آله و سلم) جس نے مجھ پر دل مرتب ہی اور دل مرتب شام درود پاک پڑھائے تب امت کو دن بیری خفاخت ملے گی۔

ہے فلاح و کامرانی نرمی و آسانی میں
ہر بنا کام بگز جاتا ہے نادانی میں
بُرَّ حَالٌ أَپْنِي إِلَى وَعِيَالٍ كَيْ إِصْلَاحٌ كَيْ هُرْمَكْنُ صُورَتٌ مِّنْ تَرْكِيبٍ
بَنَاتِ رَهْنَا چَاهِئَنَّ - پارہ 28 سورۃ التحریر کی چھٹی آیت کریمہ
میں ارشاد خداوندی عزوجل ہے:
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ أَمْسَأْقُوا أَنفُسَكُمْ
ترجمہ کنز الایمان: اے ایمان
وَأَهْلِيْكُمْ نَارًا وَ قُوْدُهَا النَّاسُ
والا! اپنی جانوں اور اپنے گھروں کو
اُس آگ سے بچاؤ جس کے ایندھن
وَالْحِجَارَةُ
آدمی اور پتھر ہیں۔
(پ ۲۸ التحریر ۶)

ما تَحْتَ كَيْ بَارَے مِنْ پُوچْھَا جائِيْكَا

یاد رکھئے! خاؤند اپنی بیوی کا، باپ اپنے بچوں کا اور ہر شخص اپنے
اپنے ما تھتوں کا ایک طرح سے ”حاکم“ ہے اور ہر حاکم سے اُس کے
ما تھتوں کے بارے میں بروز محسوس باز پُرس ہوگی۔ چنانچہ رحمتِ عالم،
نیزِ اعظم، نورِ جسم شاہ بنی آدم، رسولِ مُحتَشَم، صَلَّى اللہُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِہ وَسَلَّمَ
کافرمانِ معظّم ہے: ”تم سب اپنے مُتَعَلِّقِینَ کے سردار و حاکم ہو اور

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ و آله و سلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے تو دشیف نہ پڑھا اُس نے جفا کی۔

حاکم سے روز قیامت اسکی رعیت کے بارے میں پوچھا جائے گا۔“

(صحیح البخاری ج ۱ ص ۳۰۹ حدیث ۸۹۳)

چھوٹے بھائی کی انفرادی کوشش

اسلامی بہنو! ہلاکت سے خود کو بچانے اور مغفرت پانے کا ایک بہترین ذریعہ تبلیغ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کا ستون بھرا مدنی ماحول بھی ہے۔ بسا واقات ایک فرد کی دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستگی گھر بھر کی اصلاح کا سبب بن جاتی ہے ایسی بیسیوں بہاریں موجود ہیں، ایک بہار ملاحظہ ہو، چنانچہ بابُ المدینہ (کراچی) کی ایک اسلامی بہن کا بیان کچھ یوں ہے کہ ہمارا گھر انا بہت ماڈران تھا۔ گھر کے افراد فلموں ڈراموں اور گانے باجوں کے رسمیات تھے۔ خدا کا کرنا یوں ہوا کہ میرے چھوٹے بھائی پر ایک اسلامی بھائی نے انفرادی کوشش کی۔ اس پر انہوں نے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار ستون بھرے اجتماع میں شرکت کی سعادت پائی۔ **الحمد لله عزوجل** اجتماع میں مسلسل حاضری سے بھائی کے کردار میں مدنی انقلاب برپا ہو گیا، وہ نمازوں کے پابند

فِرَمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جو مجھ پر روزِ ہجۃُ الرُّشیف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

ہو گئے، سُقُوٰں پر عمل کی کوشش اور گھر والوں کی اصلاح کی فکر میں رہنے لگے۔ وہ **دعوتِ اسلامی** کے مَدْنیٰ ماحول کی برکتیں بتاتے اور ہمیں اسلامی بہنوں کے سُقُوٰں بھرے اجتماع میں شرکت کی رغبت دلاتے۔ ان کی مسلسل انفرادی کوشش پا لآخر نگ لائی اور میں نے اسلامی بہنوں کے اجتماع میں شرکت کی سعادت پائی، وہاں کے ماحول کی رُوحانیت اور سُقُوٰں بھرے بیان نے مجھ پر عجیب کیفیت طاری کر دی، دُعا کے دواران میں نے ٹوب رو رو کر اپنے گناہوں سے توبہ کی اور **دعوتِ اسلامی** کے مَدْنیٰ ماحول کو کبھی نہ چھوڑنے کا عزمِ مُصمم کیا۔ **الحمد لله عز وجل** اسلامی بہنوں کے سُقُوٰں بھرے اجتماعات میں پابندی سے شرکت کی بدولت خوفِ خدا اور عشق مصطفیٰ عز وجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بڑھانے کا جذبہ نصیب ہوا۔ **دعوتِ اسلامی** کے صدقے ہمارے گھر کا بگڑا ہوا ماحول، مَدْنیٰ ماحول میں تبدیل ہو گیا۔ گھر والوں کی باہمی رِضا مندی سے ۷.T نکال دیا گیا کیوں کہ اس کے ہوتے ہوئے فلمبوں ڈراموں سے بچنا بے حد دُشوار ہے اور اب ہمارے گھر میں فلمیں ڈرامے اور گانے نہیں بلکہ سر کار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی نعمتوں کے ترانے سنے جاتے ہیں۔

فَرْمَانِ مُصْكِنِ (صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مُحَمَّدٌ پَرَّ كَثْرَتْ سَے ذَرْ دَبَّاکْ پُرْ حَوْبَ تَبَرَّا مُحَمَّدٌ پَرَّ ذَرْ دَبَّاکْ پُرْ حَمَّارَهَارَهَ لَغَانَهُونَ كَلِيمَةِ مُغْفِرَتِ هَے۔

نہ مُرنا یاد آتا ہے نہ جینا یاد آتا ہے

مُحَمَّد یاد آتے ہیں مدینہ یاد آتا ہے

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

اسلامی بہنو! بغیر ہمت ہارے خوب خوب انفرادی کوشش کرتی

رہیں ان شاء اللہ عز و جل نا کامی نہیں ہوگی۔ اس ضمن میں اگر کوئی

تکلیف بھی پکنچ جائے تو صبر و شکیبائی کا دامن ہاتھ سے مت چھوڑیے

کہ آنے والی مصیبت ان شاء اللہ عز و جل بہت بڑی بھلانی کا پیش

خیمہ ثابت ہوگی۔ حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سر و رُور، دو جہاں کے تابوُر، سلطانِ حکمر و

بَرَّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کا فرمانِ روح پرور ہے: "اللَّهُ عَزَّ وَجَلَ جَسَّ کَ

سَاتَھِ بَھْلَائِی کَا ارَادَہ فَرَمَّاتا ہے اُسَّ مَصِّبَتِ میں بِتَلَافِرِ مَادِیَتَا ہے۔"

(صَحِّيْحُ البُخارِيِّ ج ۲ ص ۳ حديث ۵۶۲۵)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

دَيْوَث کی تعریف

سوال: "دَيْوَث" کے کہتے ہیں؟

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ و آله و سلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بخوبی لایا وہ جنت کا راست بخوبی گیا۔

جواب: جو لوگ باُ بُو دقدرت اپنی عورتوں اور مخاریم کو بے پردگی سے منع نہ

کریں وہ ”قَيْوُث“ ہیں۔ رَحْمَت عالمیان، سلطان دو جہان صَلَّی اللہ

تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عبرت نشان ہے، ”تین شخص کبھی جنت میں

داخل نہ ہوں گے دَيْوُث اور مردانی و خُص بنانے والی عورت اور

شراب نوشی کا عادی۔ (مجمع الزوائد ج ۳ ص ۵۹۹ حدیث ۷۷۲)

مردوں کی طرح بال کٹوانے اور مردانہ لباس پہنانے والیاں اس

حدیثِ پاک سے عبرت حاصل کریں، چھوٹی بچپوں کے لڑکوں جیسے

بال بنوانے اور انہیں لڑکوں جیسے کپڑے اور ہیئت وغیرہ پہنانے

والے بھی احتیاط کریں تاکہ بچی اسی عمر سے اپنے آپ کو مردوں سے

متاز سمجھے اور ہوش سنجا لئے اور بالغہ ہونے کے بعد اس کو اپنی عادات

واطوار شریعت کے مطابق بنانے میں مشکلات درپیش نہ آئیں۔

حدیثِ پاک میں یہ جو فرمایا گیا کہ ”کبھی جنت میں داخل نہ ہوں

گے“، یہاں اس سے طویل عرصے تک جنت میں داخلے سے محرومی

مُراد ہے۔ کیوں کہ جو بھی مسلمان اپنے گناہوں کی پاداش میں

معاذ اللہ عزُو جلَ دوزخ میں جائیں گے وہ بالآخر جنت میں ضرور

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ و آله و سلم) جو مجھ پر ایک مرتبہ ذرود و شرف پڑتا ہے اللہ تعالیٰ اس کیلئے ایک قیراطاً جلگھتا درا ریک قیراطاً حد پہاڑتا ہے۔

داخل ہوں گے۔ مگر یہ یاد رہے کہ ایک لمحے کا کروڑواں حصہ بھی جہنم
کا عذاب کوئی برداشت نہیں کر سکتا الہنا، ہمیں ہر گناہ سے نجتنے کی ہر دم
کوشش اور جنّتِ الپرِ دوس میں بے حساب داخلے کی دعا کرتے رہنا
چاہئے۔ ”دُبُّوْث“ کے بارے میں حضرت علامہ علاء الدین
حضرت گفت فی علیہ رحمۃ الرؤوف فرماتے ہیں، ”دُبُّوْث“ و شخص ہوتا ہے جو
اپنی بیوی یا کسی حرم پر غیرت نہ کھائے۔“ (درست مختار ج ۶ ص ۱۱۳)
معلوم ہوا کہ باجوہ قدرت اپنی زوجہ، ماں بہنوں اور جوان
بیٹیوں وغیرہ کو گلیوں بازاروں، شاپنگ سینٹروں اور مخنثو طافرتع
گاہوں میں بے پردہ گھومنے پھرنے، اجنبی پڑوسیوں، نامحرم
رشتے داروں، غیر حرم ملائز میوں، چوکیداروں اور ڈرائیوروں
سے بے تکلفی اور بے پردگی سے منع نہ کرنے والے دُبُّوْث،
جنّت سے محروم اور جہنم کے حقدار ہیں۔ میرے آقا عالیٰ حضرت،
امام اہل سنت مجدد دین و ملت مولانا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن
فرماتے ہیں، ”دُبُّوْث سخت آجْبٰث فاسق (ہے) اور فاسق مُعلِّم کے
پیچھے نماز مکروہ تحریکی۔ اسے امام بنانا حلال نہیں اور اسکے پیچھے نماز

ضرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آله و سلم) جس نے کتاب میں بھجو پروردہ پاکستان کا توجہ بجکر بینا اس کی وجہ سے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

پڑھنی گناہ اور پڑھی تو پھیر ناوجہب۔“ (فتاویٰ رضویہ مُخَرَّجہ ج ۲ ص ۵۸۳)

بے پردہ کل جو آئیں نظر چند یہیاں، اکبر زمیں میں غیرتِ قومی سے گڑگیا
پوچھا جو ان سے آپ کا پردہ وہ کیا ہوا؟ کہنے لگیں، ”وَ عَقْلٌ پَرَدُوںَ كَيْ پڑَگِيَا!“

اگر عورت نافرمانی کرے تو... ۵۔۔

سوال: اگر مرد کی کوشش کے باوجود دعورتیں بے پردگی سے بازنہ آئیں کیا تب

بھی وہ قبیٹ ہے؟

جواب: اگر مرد اپنی حیثیت کے مطابق منع کرتا ہے اور بے پردگی سے روکنے کے شرعی تقاضے اس نے پورے کئے ہیں اور وہ نہیں مانتیں تو اس صورت میں مرد پرنہ کوئی الزام اور نہ وہ دیوبٹ۔ پس حتی الامکان بے پردگی وغیرہ کے معاملہ میں عورتوں کو روکا جائے مگر حکمت عملی کے ساتھ۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ آپ اپنی زوجہ یا ماں بہنوں پر اس طرح کی تختی کر بیٹھیں جس سے گھر کا امن ہی تے وبالا ہو کر رہ جائے۔

کیا مُنہ بولے بھائی بہن کا پردہ ہے؟

سوال: کیا مُنہ بولے باپ، بھائی اور بیٹی وغیرہ سے بھی اسلامی بہن کا پردہ ہے؟

جواب: جی ہاں! ان سے بھی پردہ ہے کہ کسی کو باپ، بھائی یا منہ بولا بیٹا بنایں

فرمانِ مصکفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آله و سلم) مجھ پر دُر دپا کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

سے وہ حقیقی باپ، بھائی اور بیٹا نہیں بن جاتا۔ ان سے تو زناح بھی
ڈُرست ہے۔ ہمارے معاشرے میں منہ بولے رشتتوں کا روان
عام ہے کوئی مرد کسی کو ”ماں“ بنائے ہوئے ہے، کوئی لڑکی کسی کو ”
بھائی“ بنا بیٹھی ہے تو کسی خاتون نے کسی کو ”بیٹا“ بنالیا ہے، کوئی کسی
جو ان لڑکی کامنہ بولا پچھا ہے تو کوئی منہ بولا باپ اور پھر بے پردگیوں،
بے تکلفیوں اور مخلوط عروتوں کے گناہ و پاپ کا وہ سیلا ب ہے کہ الامان و
الحَفِيظ۔ صفتِ خالف کے ساتھ منہ بولے رشتے قائم کرنے والوں
اور والیوں کو اللہ عز و جل سے ڈرتے رہنا چاہئے۔ یقیناً شیطان
پہلے سے بول کر وار نہیں کرتا۔ حدیثِ پاک میں آتا ہے، ”دنیا اور
عورتوں سے بچو کیونکہ بنی اسرائیل میں سب سے پہلا فتنہ عورتوں کی
وجہ سے اٹھا۔“ (صحیح مسلم ص ۱۳۶۵ حدیث ۲۷۴۲)

لے پاک بچہ کا حکم

سوال: کسی کا بچہ گود لے سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: لے سکتے ہیں، مگر وہ ناجرم ہو تو جب سے عورتوں کے ”معاملات“
سمجھنے لگے، اُس سے پرداہ کیا جائے۔ فقہائے کرام رحمہم اللہ السلام

فِرَمَانِ مصطفیٰ : (سُلْطَانِ الْعَالَمِ الْأَوَّلِ) جس لے مجھ پر دی مرتبین اور دی مرتب شام درود پاک پڑھائے تیامت کے دن بیری خفاعت ملے گی۔

فرماتے ہیں: مُرَاهِق (یعنی قریب الْبُوْغِ اُثْرَ کے) کی عمر بارہ سال ہے۔

(رَدُّ الْمُحْتَاجِ ص ۱۱۸)

بچی گود لینا کیسا؟

سوال: کسی کی بچی گود لینا کیسا؟ کیا اس کو ”بیٹی“ بنالینے سے جوان ہونے پر منہ بولے باپ سے پردے کے مسائل میں رعایت ہو جائے گی؟

جواب: بچی لینی ہو تو آسانی اسی میں ہے کہ محمرہ مثلاً سگی بھتچی یا سگی بھانجی لے تاکہ رضامی (یعنی دودھ کا) رشته قائم نہ ہوتی بھی بالغہ ہونے کے بعد ساتھ رہ سکے مگر بالغہ ہونے کے بعد گھر کے نامحرموں مثلاً سگے چچایا سگے ماموں جہوں نے پالا اُن کے بالغ اڑکوں سے (جب کہ وہ دودھ شریک بھائی نہ ہوں) پرده واجب ہو جائے گا۔ اگر گودلی بچی نامحرم تھی تو بالغہ بلکہ قریب بلوغ پہنچے تو اُس کو پالنے والا نامرم باپ اپنے ساتھ نہ رکھ۔ چنانچہ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرَّحْمَن فتاویٰ رضویہ جلد 13 صفحہ 412 پر فرماتے ہیں: ”اڑکی بالغہ ہوئی یا قریب بلوغ پہنچی جب تک شادی نہ ہو ضرور اس کو باپ کے پاس رہنا چاہئے یہاں تک

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ علیہ و آله و سلم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرود پڑھتا را ذرود مجھ تک پہنچتا ہے۔

کہ نوبس کی عمر کے بعد سگی ماں سے لڑکی لے لی جائے گی اور باپ کے پاس رہے گی نہ کہ اجنبی (یعنی جس سے ہمیشہ کیلئے شادی حرام نہیں اُس کے پاس) جس کے پاس رہنا کسی طرح جائز نہیں، بیٹھ کر کے پانے سے بیٹھی نہیں ہو جاتی۔ ”قہہاے کرام رَحْمَهُمُ اللَّهُ السَّلَامُ فرماتے ہیں: مُشْكَّهَةٌ (یعنی بالغ ہونے کے قریب لڑکی) کی کم از کم عمر نو سال ہے۔

(رَدُّ الْمُحْتَاجِ ص ۱۱۸)

لے پالک سے پردہ جائز ہونے کی صورت

سوال: بچپن سے ہلے ہوئے بچوں کے بیمودی دار ہونے پر ”پردہ“ نافذ کرنا انتہائی دشوار معلوم ہوتا ہے۔ کوئی ایسی صورت ہو تو بتا دیجئے کہ بچہ گود لیں تو جوان ہو جانے پر پردہ واجب نہ ہو۔

جواب: اس کی صورت یہ ہے کہ جو بچہ یا بچی گود لی ہے اُس سے دودھ کا رشتہ قائم کرنے میں یہ بات مد نظر رکھنا ضروری ہے کہ اگر بچی گود لینا ہو تو شوہر سے رضاعت کا رشتہ قائم کیا جائے مثلاً شوہر کی بہن یا بھائی یا بھتیجی اس بچی کو اپنا دودھ پلا دے اور اگر بچہ گود لینا ہو تو بیوی اس سے اپنا رضاعت کا رشتہ قائم کرے مثلاً

ضرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آله و سلم) جس نے مجھ پر سوم تبدیل دوپاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سورتین نازل فرماتا ہے۔

بیوی خود یا بیوی کی بہن یا بیٹی یا بھانجی یا بھتیجی اس بچے کو اپنا دودھ پلا دے۔ اس طرح دونوں صورت میں بیوی اور شوہر دونوں کے لئے پردے کے مسائل حل ہو جائیں گے۔ یہ یاد رہے جب بھی دودھ کا رشتہ قائم کرنا ہو تو بچے کو (بھری سن کے حساب سے) دوسال کی عمر تک دودھ پلا یا جائے۔ اس کے بعد دودھ پلانا جائز نہیں بلکہ ماں کے لئے اپنی سگی اولاد کو بھی دوسال کی عمر کے بعد کو دودھ پلانا جائز نہیں لیکن ڈھائی سال کی عمر کے اندر بھی اگر بچہ کسی عورت کا دودھ پی لے تو بھی دودھ کا رشتہ قائم ہو جاتا ہے۔

لڑکا کب بالغ ہوتا ہے؟

سوال: لڑکا کب بالغ ہوتا ہے؟

جواب: بھری سن کے حساب سے 12 اور 15 سال کی عمر کے دوران جب بھی (جماع یا مشتعل زنی وغیرہ کے ذریعے) انزال ہوایا سوتے میں اختلام ہوا یا اُس کے جماع سے عورت حاملہ ہو گئی تو اُسی وقت بالغ ہو گیا اور اُس پر غسل فرض ہو گیا۔ اگر ایسا نہ ہوا تو بھری سن کے مطابق 15 برس کا ہوتے ہی بالغ ہو گیا۔ (ذریعہ مختارج ۹ ص ۲۵۹ ملخصاً)

فرمانِ مصطفیٰ : (صلی اللہ علیہ و آله و سلم) جس نے مجھ پر ایک دُرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دو رحمتیں بھیجتا ہے۔

لڑکی کب بالغہ ہوتی ہے؟

سوال: لڑکی کب بالغہ ہوتی ہے؟

جواب: بھری سن کے حساب سے 9 اور 15 سال کی عمر کے دوران اختلام ہو
یا حیض آجائے یا حمل ٹھہر جائے تو بالغہ ہو گئی ورنہ بھری سن کے مطابق
15 سال کی ہوتے ہی بالغہ ہے۔
(ایضاً)

کتنی عمر کے لڑکے سے پرداز ہے؟

سوال: کتنی عمر کے لڑکے سے پرداز کیا جائے۔

جواب: پارہ 18 سورۃ النور کی آیت نمبر 31 میں ہے:

أَوِ الْاطِّفَلُ الَّذِينَ لَمْ يَظْهِرُوا عَلَى عَوْنَاتِ السَّاءِ ترجمة
کنز الایمان: یا وہ بچے جنہیں عورتوں کی شرم کی چیزوں کی خبر نہیں۔ اس آیت
کریمہ کے تحت مفسر شہیر حکیم الامم حضرت مفتی احمد یارخان
علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں: یعنی وہ چھوٹے بچے جو ابھی بلوغ کے قریب
بھی نہ ہوں (ان سے پرداز نہیں) معلوم ہوا کہ مُراونٰ یعنی قریبُ الْبُلوغ
لڑکے سے پرداز چاہئے۔“ (نور العرفان ص ۵۶۳) فقہائے کرام
رَحْمَهُمُ اللَّهُ السَّلَامُ فرماتے ہیں: مُشْتَهَا (یعنی قریبُ الْبُلوغ لڑکی) کی کم

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جب تم علین (یعنی اسلام) پر زد پاک پر صوتِ محبر بھی پڑھوے تھے میں تمام جوان کے کرب کا رسول ہوں۔

از کم عمر نو سال اور مرادِ حق (یعنی قریب الْبُوْغِ لِّكَ) کی بارہ سال ہے۔

(رِدَائِلُ الْمُحْتَارِج ۲ ص ۱۱۸) میرے آقا علیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

فرماتے ہیں: ”نو برس سے کم کی لڑکی کو پرده کی حاجت نہیں اور جب

پندرہ برس کی ہو سب غیرِ محارم سے پرده واجب، اور نو سے پندرہ تک

اگر آثارِ بلوغ ظاہر ہوں تو (بھی پرده) واجب، اور نہ ظاہر ہوں تو

مُسْتَب خصوصاً بارہ برس کے بعد بہت مُؤْكَد (یعنی سخت تاکید ہے) کہ

یہ زمانہ قرب بلوغ و کمالِ اشتہا کا ہے (یعنی 12 برس کی عمر کی لڑکی کے

بالغہ ہو جانے اور شہوت کے کمال تک پہنچنے کا قریبی دور ہے)

(فتاویٰ رضویہ ج ۲۳ ص ۲۳۹)

کافرہ عورت سے پرده

سوال: کیا اسلامی بہن کا کافرہ عورت سے بھی پرده ہے؟

جواب: جی ہاں۔ کافرہ عورت سے بھی اسی طرح پرده ہے جس طرح غیر مرد

سے۔ کافرہ عورت سے پرده کی تفصیل یہ ہے کہ اسلامی بہن کا کافرہ

عورت سے اسی طرح کا پرده ہے جس طرح کہ ایک اجنبی مرد سے پرده

ہوتا ہے یعنی اصل مذہب کے مطابق عورت کے لئے سوائے چہرے

کی لٹکی، ہتھیلی اور سخنے کے نیچے پاؤں کے جسے ظاہرِ زینت کہا جاتا ہے تمام جسم کا جبکی سے چھپانا ضروری ہے اور ”مَتَّخِرِينَ“ کے نزدیک جبکی مرد سے یہ تین اعضاء بھی چھپائے جائیں گے۔ عورت کو جبکی مرد سے پرده کے احکام پار 18 سورۃ النور کی آیت نمبر 31 میں بیان کئے گئے ہیں۔ اسی آیت مبارکہ میں مسلمان عورت کا کافرہ سے پرده کا حکم بھی بیان ہوا کہ سوائے مَا ظَهَرَ مِنْهَا یعنی جتنا خود ہی ظاہر ہے [کے ایک مسلمان عورت کا تمام جسم جس طرح جبکی مرد کے لئے عورت (یعنی چھپانے کی چیز) ہے اسی طرح کافرہ کے لئے بھی ستر (یعنی چھپانے کی چیز) ہے جیسا کہ مقامِ استثناء میں أُونِسًا آئِهَنَ (یعنی یا اپنے دین کی عورتیں) سے ظاہر ہے۔ چنانچہ اللہ عز و جل ارشاد فرماتا ہے:

وَ قُلْ لِلّٰمُؤْمِنِيْتِ يَعْصُمْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ وَ يَحْفَظُنَ فُرُوجُهُنَّ وَ لَا يُبَدِّلُنَ زِيَّتُهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَ لِيُضَرِّبَنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَى جُبُوْبِهِنَّ وَ لَا يُبَدِّلُنَ زِيَّتُهُنَّ إِلَّا بِعُوَتَتِهِنَّ أَوْ أَبَآءَاهُنَّ أَوْ أَبَآءَاءَهُنَّ أَوْ أَبَآءَاهُنَّ أَوْ أَبَآءَاءَهُنَّ أَوْ أَخْوَانَهُنَّ أَوْ بَنِيَّ أَخْوَانَهُنَّ أَوْ بَنِيَّ

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ و آله و سلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا رودہ مجھ پر زرد و سریف نہ پڑھنے لوگوں میں وہ کجوں ترین شخص ہے۔

فَلَمْ يَرْجِعْ لَهُمْ مَا أَنْهَا كُنْدِلَةٌ
أَوْ مَا مَكَثُتْ أَيْمَانُهُنَّ أَوِ الْتِبْعِينَ غَيْرُ اُولَئِنَاءِ
الْإِرْبَادَةِ مِنَ الرِّجَالِ أَوِ الظَّفَلِ الَّذِينَ لَمْ يَظْهِرُوا عَلَى عَوْرَاتِ النِّسَاءِ
وَلَا يَصِرُّ بَنْ بِأَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِيْنَ مِنْ زِينَتِهِنَّ طَوْبُوا إِلَى اللَّهِ

جَيْعَانَ آيَةُ الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تَقْلِيْحُونَ ۝ (پ ۱۸ النور ۳۱)

میرے آفائے نعمت، اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، عظیم
البرکت، عظیم المرتبت، پروانہ شمع رسالت، مجدد
دین و ملت، پیر طریقت، عالم شریعت، حامی سنت،
ماحی بدعۃ، باعث خیر و برکت، مولانا شاہ امام
احمد رضا خان علیہ رَحْمَةُ الرَّحْمَنِ اپنے شہرہ آفاق ترجمہ
قرآن کنز الایمان میں اس کا ترجمہ یوں فرماتے ہیں: اور مسلمان
عورتوں کو حکم دو اپنی نگاہیں پھیلیں اور اپنی پارسائی کی حفاظت کریں اور اپنا
بناوند کھائیں مگر جتنا خود ہی ظاہر ہے اور دوپتے اپنے مگر بیانوں پڑا لے رہیں
اور اپنا سنگار ظاہر نہ کریں مگر اپنے شوہروں پر یا اپنے باپ یا شوہروں کے باپ یا
اپنے بیٹے یا شوہروں کے بیٹے یا اپنے بھائی یا اپنے بھتیجے یا اپنے بھانجے یا اپنے
دین کی عورتیں یا اپنی کنیزیں جو اپنے ہاتھ کی ملک ہوں یا نوک بشرطیکہ شہوں ت

غُرمانِ صَفَطَةِ (سُلَيْمَانِ عَلِيِّيِّ الْبَرِّ) اُسْ غُرمانِ کی ناک آب دبو جس کے پاس میرا ذکر ہوا درود مجھ پر رُزو دپاک نہ پڑے۔

غیر مان مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ و آله و سلم) جس نے مجھ پر روز بھر دوبار رُزو پاک پڑھا اس کے دوسراں کے گناہ متعاف ہوں گے۔

والے مرد نہ ہوں یا وہ بچے جنہیں عورتوں کی شرم کی چیزوں کی خبر نہیں اور زمین پر پاؤں زور سے نہ رہیں کہ جانا جائے ان کا چھپا ہوا سگار اور اللہ (عزوجل) کی طرف تو بہ کرو اے مسلمانو سب کے سب اس امید پر کہ تم فلاح پاؤ۔

حضرت صدر الٰٰ فاضل سید ناومولیٰنا محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ رحمۃ اللہ الحادی حَوَّاْئِنَ الْعِرْفَانَ میں اس حصہ آیت أُونِسَاٰ یٰہِنَ (یعنی یا اپنے دین کی عورتیں) کے تحت فرماتے ہیں: امیرُالْمُؤْمِنِین حضرت سید نا عمر فاروقؑ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت سید نا ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لکھا تھا کہ کُفَّارِ اہل کتاب کی عورتوں کو مسلمان عورتوں کے ساتھ جنم میں داخل ہونے سے منع کریں۔ اس سے معلوم ہوا کہ مسلمہ عورت کو کافر ہ عورت کے سامنے اپنابدن کھونا جائز نہیں۔

اعلیٰ حضرت کا فتویٰ

میرے آقا علیٰ حضرت، امام اہل سنت، مُحَمَّدِ دین و ملت مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں: ”شَرِيعَتُ كَاتِوْيِه حَكْمٌ هے کہ كافر ہ عورت سے مسلمان عورت کو ایسا پردہ واجب ہے جیسا انھیں مرد سے۔ یعنی سر کے بالوں کا کوئی حصہ یا بازو یا کائی یا گلے سے

فرمانِ مصکفی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) مجھ پر زور و در شریف پر حسن اللہ تیرمذ پر حمت بھیج گا۔

پاؤں کے گلتوں کے نیچے تک جسم کا کوئی حسہ مسلمان عورت کا کافرہ
عورت کے سامنے گھلا ہونا جائز نہیں۔” (فتاویٰ رضویہ ۲۹۲ ص ۲۳۳)

فاجرہ عورت سے پردہ

سوال: کیا فاسقہ عورت سے بھی پردہ کرنا ضروری ہے؟

جواب: نہیں۔ کبیرہ گناہ کرنے والی یا صغیرہ گناہ پر اصرار کرنے والی مثلاً نماز نہ پڑھنے والی، ماں باپ کو ستانے والی، غیبت و چغلی کرنے والی فاسقہ کہلاتی ہے۔ جبکہ زانیہ، فاحشہ اور بدکار عورت کو فاسقہ کے ساتھ ساتھ فاجرہ بھی کہتے ہیں۔ فاسقہ سے پردہ نہیں اور فاجرہ سے بھی پردہ کرنے کا احتیاطاً حکم ہے۔ اُس کی صحبت سے بچنا بے حد ضروری ہے کہ بُری صحبت رُا پھل لاتی ہے۔ فاجرہ سے ملنے کے بارے میں حکمِ شریعت بیان کرتے ہوئے میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ارشاد فرماتے ہیں: ہاں یہ (یعنی اُس سے پردہ کرنے کا) حکم احتیاطی ہے، مگر یہ احتیاط ضروری ہے جب دیکھے کہ اب کچھ بھی رُا اثر پڑتا معلوم ہوتا ہے فوراً انقطاع گلی (یعنی مکمل ڈوری اختیار) کرے اور اس کی صحبت کو آگ جانے۔ اور انصاف یہ ہے کہ رُا اثر پڑتے معلوم نہیں

فرمانِ مصطفیٰ : (صلی اللہ علیہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک دُرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دو حجتیں بھیجا ہے۔

ہوتا اور جب پڑھتا ہے تو پھر احتیاط کی طرف ڈہن جانا قدرے دشوار ہے لہذا امان و سلامت (فاجرہ سے) جگہ ارتہنے ہی میں ہے۔ وَبِاللّٰهِ التَّوْفِيقُ (اور أَنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ ہی کی مدد سے توفیق میسر آتی ہے) (فتاویٰ رضویہ ج ۲۲ ص ۲۰۳ مُلَكَّحًا مولانا جلال الدین رومی فدیس سرہ العزیز مثنوی شریف میں فرماتے ہیں:-

تا ٹوانی دُور شوآز یارِ بد یارِ بد بدتر بُود آز مارِ بد
مارِ بد تکھنا تھیں بر جان زند یارِ بد بر جان و بر ایماں زند
(یعنی جب تک ممکن ہو برے یار (ساتھی) سے دُور رہ کیونکہ بُرا ساتھی برے
سانپ سے بھی زیادہ خطرناک اور نقصان دہ ہے، اس لئے کہ خطرناک سانپ تو
صرف جان لیعنی جسم کو تکلیف یا نقصان پہنچاتا ہے جبکہ بُرا ساتھی جان اور ایمان
دونوں کو بر باد کر دیتا ہے) (گلد ستہ مثنوی ص ۹۳)

میری زندگی کا مقصد

اسلامی بہنو! بُری صحبت میں ہلاکت ہی ہلاکت اور اچھی صحبت اور
اچھوں سے مَحَبَّت و نسبت میں ہر طرح سے عافیت ہے۔ دعوت
اسلامی کے مَذْنَی ماحول کی بَرَکتوں کے کیا کہنے! بر بادی آخرت پر

فرمانِ مصطفیٰ : (صلی اللہ علیٰ علیہ وآلہ وسلم) جو مجھ پر رود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راست بھول گیا۔

چلنے والی کتنی ہی اسلامی بہنوں کو راجحت پر سفر نصیب ہو گیا، ایسی ہی ایک مذہنی بہار سنئے، چنانچہ بابُ المدینہ (کراچی) کی ایک اسلامی بہن کا بیان کچھ یوں ہے کہ میں دنیا کی رنگینیوں میں گم اور امتحان آخرت سے بے فکر ہو کر زندگی کے ایام گزار رہی تھی۔ ایک دن دعوتِ اسلامی کے مشکل بار مذہنی ماحول سے وابستہ کسی اسلامی بہن نے انفرادی کوشش کرتے ہوئے مجھے عالمی مذہنی مرکز فیضانِ مدینہ کے تھانے میں ہونے والے اسلامی بہنوں کے سُنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی دعوت دی۔ اُن کی شفقت کے نتیجے میں مجھے سُنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی سعادت نصیب ہوئی، وہاں مذہنی انعامات سے متعلق بیان جاری تھا، میں نے ہمہ تن کوش ہو کر بیان سننا شروع کر دیا۔ بیان انتہائی پُرسوز تھا مجھ پر ایکدم رقت طاری ہو گئی اور میرے بدن کا رُواں رُواں خوفِ خدا عزَّوَ جَلَّ کی وجہ سے کانپ اٹھا۔ بیان کے اختتام پر میں نے سچے دل سے نیت کی کہ ان شاء اللہ عزَّوَ جَلَّ آئندہ زندگی مذہنی انعامات پر عمل کرتے ہوئے گزاروں گی۔ پھر مذہنی انعامات پر عمل کی برکت سے مذہنی

ضرمان مصطفیٰ : (صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آله و سلم) جس نے کتاب میں بھجو پورا دوپاکھا تو جب تک بیران اُس کی فرمائیں کیا کہ اس کے لئے استغفار کرتے رہیں گے۔

بُرْقُع پہنئے کی سعادت بھی نصیب ہو گئی ہے۔ اب میں نے اپنی زندگی کو اس مَدْنِی مقصد کے تحت گزارنے کا عزم کیا ہوا ہے کہ ”بُحْمَه اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔“ ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنی اصلاح کے لئے مَدْنِی انعامات پر عمل کرنا ہے اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لئے گھر کے حَمْرَمِرِ دُولِ کو مَدْنِی قافلے میں سفر کروانا ہے۔

دے جذبہ ”مَدْنِی انعامات“ کا تو کرم بہر شہر کرب و بلا ہو کرم ہو دعوتِ اسلامی پر یہ شریک اس میں ہر اک چھوٹا بڑا ہو صَلُوٰ اَعْلَى الْحَمْبِ ! صَلَّی اللہُ تعالیٰ عَلٰی مُحَمَّدٍ

883 اجتماعات

اسلامی بہنو! ابھی آپ نے ان دونوں کی مَدْنِی بہار ملاحظہ فرمائی جب دعوتِ اسلامی کے عالمی مَدْنِی مرکز ہی میں اسلامی بہنوں کا ہفتہ وارستوں بھر الجماعت ہوتا تھا! اب مَدْنِی مرکز نے ہر اتوار کو دوپہر ڈھائی بجے ہونے والے اس ایک اجتماع کو تادم تحریر تقریباً 37 مقامات پر تقسیم کر دیا ہے۔ جوں جوں مَدْنِی آقا صَلَّی اللہ تعالیٰ عَلٰی مُحَمَّدٍ وآلِہ وَسَلَّمَ کی

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ و آلسالم) جس کے پاس میر اذکر ہوا اور اس نے مجھ پر درپر دوپاک نہ پڑھا جتھیں وہ بد بخت ہو گیا۔

عاشقاوں کی تعداد بڑھتی جائیگی اِن شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ توں توں تقسیم کا سلسلہ بھی مزید جاری رہے گا۔ علاوہ ازیں **الْحَمْدُ لِلَّهِ عَزَّوَجَلَّ** ہر بدھ کی دوپہر کو باب المدینہ کراپی میں ذیلی سطح پر بھی تادم تحریر تقریباً 883 مقامات پر ہفتہ وار ستون بھرے اجتماعات ہوتے ہیں۔

مَدْنَى انْعَامَاتِ كِسْ كِيئے كِتنے؟

اس پُرفُتن دور میں آسانی سے نیکیاں کرنے اور گناہوں سے بچنے کے طریقہ کار پر مشتمل شریعت و طریقت کا جامع مجموعہ بنام ”مَدْنَى انْعَامَاتِ“ بصورت سوالات مرتب کیا گیا ہے۔ اسلامی بھائیوں کیلئے 72، اسلامی بہنوں کیلئے 63، طلبہ علم دین کیلئے 92، دینی طالبات کیلئے 83، مَدْنَى مُنْوَوْں اور مَدْنَى مُنْبَیوْں کیلئے 40 جبکہ نہ صوصی اسلامی بھائیوں (یعنی گونگے بہروں) کے لئے 27 مَدْنَى انْعَامَات ہیں۔ بے شمار اسلامی بھائی، اسلامی بہنیں اور طلبہ مَدْنَى انْعَامَات کے مطابق عمل کر کے روزانہ سونے سے قبل ”فَكُلْ مَدِينَةً كَرْتَهُ ہوئے“ یعنی اپنے اعمال کا جائزہ لے کر مَدْنَى انْعَامَات کے جیسی سائز رسائے میں دیئے گئے خانے پر کرتے ہیں۔ ان مَدْنَى انْعَامَات کو اخلاص کے

فِرَمَانِ مصطفیٰ : (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) جسے مجھ پر دی مرتبین اور دی مرتبہ شام درود پاک پڑھائے تب امت کو دن بیری خفاخت ملے گی۔

ساتھ اپنا لینے کے بعد نیک بننے اور گناہوں سے بچنے کی راہ میں حاک
ر کا ویں اللہ عزوجل کے فضل و کرم سے اکثر دُور ہو جاتی ہیں اور اس
کی برکت سے الْحَمْدُ لِلَّهِ عَزَّوَجَلَّ پابندیست بننے، گناہوں سے نفرت
کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لئے گڑھنے کا ذہن بھی بنتا ہے۔ سمجھی کو
چاہئے کہ باکردار مسلمان بننے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ
سے مَدَنِی انعامات کا رسالہ حاصل کریں اور روزانہ فکرِ مدینہ (یعنی اپنا
محاسبہ) کرتے ہوئے اس میں دیئے گئے خانے پُر کریں اور بھرپری سن
کے مطابق ہر مَدَنِی یعنی قمری ماہ کے ابتدائی دس دن کے اندر اندر اپنے
بیہاں کے مَدَنِی انعامات کے ذمے دار کو جمع کروانے کا معمول بنائیں۔

ٹو ولی اپنا بنالے اس کو رت لم یؤل
مدنی انعامات پر کرتا رہے جو بھی عمل

صلوٰ اعلیٰ الحبیب! صلی اللہ تعالیٰ علیٰ محمد

عَالِمِیْنَ مَدَنِیِّ اِنْعَامَاتِ کَمَّ لَئِیْ بِشَارِتِ عَظِمِیْ

مَدَنِی انعامات کا رسالہ پُر کرنے والے کس قدر خوش قسمت ہوتے
ہیں اس کا اندازہ اس مَدَنِی بہار سے لگائیے چنانچہ حیدر آباد (باب

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آله و سلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے ذمہ دشیریف نہ پڑھا اُس نے جفا کی۔

الاسلام سندھ) کے ایک اسلامی بھائی کا کچھ اس طرح حلفیہ (یعنی قسمیہ)

بیان ہے کہ ما در جب المرجب ۱۴۲۶ھ کی ایک شب مجھے خواب میں

مصطفیٰ جانِ رحمت صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ و سلم کی زیارت کی عظیم

سعادت ملی۔ لہبائے مبارکہ کو جتنیش ہوئی اور رحمت کے پھول

جھٹنے لگے، اور میٹھے بول کے الفاظ کچھ یوں ترتیب پائے: جو اس

ماہ روزانہ پابندی سے مَدْنَی انعامات سے مُتَعَلِّق فکر

مدینہ کرے گا، اللہ عز و جل اُس کی مغیرت فرمادیگا۔

”مَدْنَی انعامات“ کی بھی مرحا کیا بات ہے

قرب حق کے طالبوں کے واسطے سوغات ہے

صَلَّوَاعَلَیْ الرَّحِیْب! صَلَّی اللہ تعالیٰ علیٰ مُحَمَّد

کیا اُستاد سے بھی پردہ ہے؟

سوال: کیا ناجرم اُستاد سے بھی پردہ ہے؟

جواب: جی ہاں۔ مثلاً بچپن میں کسی ناجرم سے قرآن پاک پڑھتی تھی اور اب

بالغہ ہو گئی تو اُس اُستاد سے بھی پردہ فرض ہو گیا۔ اعلیٰ حضرت، امام

غور مان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جو صحیح پروردہ در شریف پڑھتے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

اہل سنت، مُحَمَّدِ دین و ملت مولانا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرَّحْمَن
فرماتے ہیں: ”رہا پردہ اُس میں اُستاذ وغیر اُستاذ، عالم وغیر
عالم پیر سب برابر ہیں۔“ (فتاویٰ رضویہ ج ۲۳ ص ۲۳۹)

پیر اور مرید نی کا پردہ

سوال: کیا مرید نی اور پیر کا بھی پردہ ہے؟

جواب: جی ہاں، نامِ حرم پیر سے بھی عورت کا پردہ ہے۔ میرے آقا علی حضرت، امام اہل سنت، مُحَمَّدِ دین و ملت مولانا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرَّحْمَن فرماتے ہیں: ”پردہ کے باب میں پیر وغیر پیر ہر جنی کا حکم یکساں ہے۔“ (فتاویٰ رضویہ ج ۲۲ ص ۲۰۵)

عورت نامِ حرم پیر کا ہاتھ نہیں چوم سکتی

سوال: کیا اسلامی بہن اپنے مرشد کا ہاتھ چوم سکتی ہے؟

جواب: اسلامی بہن کو نامِ حرم پیر صاحب کا ہاتھ چومنا حرام ہے۔ نہ رو کے تو پیر بھی گنہگار ہے۔ میٹھے میٹھے آقا مکے مدینے والے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا طریقہ عمل ملاحظہ ہو، چنانچہ اُمُّ الْمُؤْمِنِین حضرت سیدِ مثنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: تاجدار

فِرَمَانِ مُصْكِفِيٍّ (صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مُحَمَّدٌ پَرَّ كَثُرَتْ سے ذَرْ دُبَّاکْ پُرْ حُوبَ تَبَرَّا مُحَمَّدٌ ذَرْ دُبَّاکْ پُرْ حَاتَمَ بَارَ لَنَاهُوں کِيلَهْ مُغْزَتْ هَيْ.

رسالت، شہنشاہ نبووت، پیکر جو دوسخاوت، سراپا رحمت، محبوب
 رب العزت عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم جن عورتوں کو بیعت
 (بے۔ عث) کرتے اُن سے فرماتے، ”جاویں نے تمہیں بیعت کیا۔“
 خدا کی قسم بیعت کرنے میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا مبارک ہاتھ
 کبھی کسی عورت کے ہاتھ کے ساتھ نہیں پھوا۔ (ابن ماجہ ج ۳ ص ۳۹۸)
 حدیث (۲۸۷۵) حضرت سید مثنا امیمہ بنی رقیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی
 ہیں کہ میں چند خواتین کے ساتھ سر کارِ دو عالم، نورِ مجسم، شاہ بنی آدم
 رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے بیعت کرنے کے لیے حاضر
 ہوئی۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ”انی لا اصافح
 النِّسَاءَ لِيَنِی میں عورتوں سے مصالحت نہیں کرتا۔ یعنی ہاتھ نہیں ملاتا۔

(سنن ابن ماجہ ج ۳ ص ۳۹۸ حدیث ۲۸۷۳)

غیر عورتوں سے ہاتھ ملانے کا عذاب

پیکر کا عورتوں سے ہاتھ پھوانا تو دُور ہا صرف ان سے ہاتھ ملائے تو
 اس کا عذاب بھی کم خوفناک نہیں۔ چنانچہ حضرت فقیہ ابواللیث
 سَمَرْ قَنْدِی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نقل فرماتے ہیں: دُنْیا میں أَجْنَبَیَہ عورت

فرمانِ مصطفیٰ : (صلی اللہ علیہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک دُرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دو حجتیں بھیجا ہے۔

سے ہاتھ ملانے والا مردِ قیامت اس حال میں آئے گا کہ
اس کے ہاتھ اُس کی گردن میں آگ کی زنجروں کے ساتھ
بند ہوں گے۔ (قرۃ العینون مع روض الفائق ص ۳۸۹)

عورت کا قرآن سیکھنے کیلئے گھر سے نکلنا
سوال: قرآن پاک دُرست پڑھنا رُوری ہے تو کیا اسلامی بہن اسے سیکھنے کے لئے گھر سے نکل سکتی ہے؟
جواب: بہتر یہی ہے کہ گھر کے کسی محرم کے ذریعے سیکھے ورنہ امر مجبوری کی اسلامی بہن سے سیکھنے کے لئے اس طرح باہر نکلے کہ پردے کے تمام شرعی تقاضے پورے ہوں۔

استقامت کا پہل

الحمد لله عَزَّوَ جَلَّ دعوتِ اسلامی کے مَدْنَیِ ماحول اور بالخصوص مَدْنَیِ قافلوں میں خوب علم دین اور سنتیں سیکھنے کا موقع ملتا ہے، دعوتِ اسلامی کے مَدْنَیِ ماحول کے ساتھ وابستگی سے زندگی میں وہ وہ حیرت انگیز تبدیلیاں آتی ہیں کہ دیکھنے والے ورطہ حیرت میں پڑ جاتے ہیں، دعوتِ اسلامی کے مَدْنَیِ ماحول کی برکتوں سے مالامال ایک مَدْنَیِ بہار

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ علی علیہ وآلہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بخوبی گیا وہ جنت کا براست بخوبی گیا۔

مُلاڪِظ فرمائیے، چنانچہ بابُ المدینہ (کراچی) کی ایک اسلامی بہن کے بیان کا خلاصہ ہے کہ دعوتِ اسلامی کے مَدْنی رنگ میں رنگے سے پہلے میں بہت فضول گو تھی، مذاقِ مسخری اور طنز بازی کر کے دوسروں کو تنگ کرنا میرا محبوب مشغله تھا، نمازوں کی پابندی کا بالکل بھی ذہن نہ تھا۔ منگل کے روز چند اسلامی بہنیں ہمارے گھر نیکی کی دعوت دینے آیا کرتیں مگر ہم تینوں بہنیں سنی ان سُنی کردیتیں بلکہ بعض اوقات تو مطخ (یعنی بادرپی خانے) میں جا چھپتیں۔ آئی جان کو پتا چلتا تو وہ آکر ہمیں سمجھاتیں کہ بے چاریاں خود چل کر ہمارے گھر آئی ہیں، کم از کم ان کی بات تو سُن لواکہ وہ بھی آخر تمہاری ہی طرح انسان ہیں۔

آن اسلامی بہنوں کی استقامت پر قربان کہ ہمارے لا ابالی پن کے باہُو دہمت ہارے بغیر انہوں نے مَدْنی کوششیں جاری رکھیں،

الحمد لله عز وجل پھر وہ دن بھی آیا کہ میری بڑی بہن نے ان کی ترغیب پر دعوتِ اسلامی کے مدرستہ المدینہ کے معلمہ کورس میں داخلہ لے لیا۔ وہاں ان کا مَدْنی فی ذہن بنتا چلا گیا، انہیں دیکھ کر ہم دونوں بہنوں کو بھی شوق پیدا ہوا چنانچہ ہم نے بھی معلمہ کورس میں

ضمن مصطفیٰ : (صلی اللہ علیہ و آله و سلم) جس نے کتاب میں بھجو پروردہ پاکستانی توجیب بیان اس کتاب میں لکھا رہے گا فرمائے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

داخلہ لے لیا۔ **الحمد لله عز وجل** وقت کے ساتھ ساتھ ہم تینوں
بہنیں مَدَنِی رنگ میں رنگ گئیں، مَدَنِی برقع بھی اپنا لیا اور
دعوتِ اسلامی کامِ مَدَنِی کام کرتے کرتے آج میں علا قاتی مشاورت
کی خادِمہ کے طور پر اسلامی بہنوں میں نیکی کی دعوت کی دھویں
چانے کے لئے کوشش ہوں۔

تمہیں لطف آ جائیگا زندگی کا
قریب آ کے دیکھو ذرا مدنی ماحول
صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

ہو بات پر ایک سال کی عبادت کا ثواب

اسلامی بہنو! اس مَدَنِی بہار میں اُن اسلامی بہنوں اور اسلامی
بھائیوں کے لئے درس پوشیدہ ہے جو یہ کہتے سُنائی دیتے ہیں کہ ہماری
تو کوئی سُفتا ہی نہیں! عرصہ ہو گیا فلاں پر انفرادی کوشش کرتے
ہوئے مگر کوئی نتیجہ نہیں نکلا! ایسوں کی خدمت میں ادب سے درخواست
ہے کہ ”ہمارا کام نیکی کی دعوت پہنچانا ہے، منوانا ہمارا منصب
نہیں۔“ اگر بہت ہارے بغیر استقامت کے ساتھ انفرادی کوشش

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ و آله و سلم) جس کے پاس میر اذکر ہو اور اس نے مجھ پر درپر دبپاک نہ پڑھا جتھیں وہ بدجنت ہو گیا۔

جاری رکھیں گے تو ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ ایک دن کوششیں بھی رنگ
لائیں گی بصورتِ دیگر نیکی کی دعوت دینے کا ثواب تو ان شاء اللہ
عَزَّوَجَلَّ مل ہی جائے گا۔ چنانچہ بارگاہِ رب الانام عَزَّوَجَلَّ میں حضرت
سید ناموی اکلیم اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے عرض کی: اے
اللَّهُمَّ عَزَّوَجَلَّ! جو اپنے بھائی کو بیکی کا حکم کرے اور رُبِّی سے روکے اس کی
جبوا کیا ہے؟ اللَّهُمَّ تبارک و تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: میں اس کے ہر ہر کلمہ
کے بدے ایک ایک سال کی عبادت کا ثواب لکھتا ہوں اور
اُسے جہنم کی سزادی میں مجھے حیا آتی ہے۔ (مکاشفۃ القلوب ص ۳۸)

عورَت کا پیر سے علم حاصل کرنا

سوال: کیا اسلامی بہن اپنے پیر صاحب سے علم دین حاصل کر سکتی ہے؟

جواب: اس کی بعض شرائط ہیں۔ چنانچہ میرے آقا علیٰ حضرت، امام اہل
سنّت، مُجَدِ دین و ملکت مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحلہ فرماتے
ہیں: ”اگر بدن موٹے اور ڈھیلے کپڑوں سے ڈھکا ہے، نہ ایسے
باریک (کپڑے) کہ بدن یا بالوں کی رنگت چمکے نہ ایسے تنگ (کپڑے)
کہ بدن کی حالت دکھائیں اور جانا تہہائی میں نہ ہو اور پیر جوان نہ

ضد پردازی کے بارے میں حوالہ جاواہ: فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ علیہ و آله و سلم) جس نے مجھ پر دی مرتبین اور دی مرتب شام درود پاک پڑھائے تب امت کو دن بیری خفاعت ملے گی۔

ہو) (یعنی ایسا بُرھا و ضعیف جس سے طرفین یعنی پیر اور مرید نی میں سے کسی ایک کی جانب سے بھی شوہوت کا اندر یشہ نہ ہو) غرض کوئی فتنہ نہ فی الْحَالِ ہونے اسکا اندیشہ (آیندہ کیلئے) ہو تو علم دین (اور) اُمورِ راهِ خدا عزوجل سیکھنے کے لئے جانے اور بُلانا نے میں حرج نہیں۔“ (فتاویٰ رضویہ ج ۲۲ ص ۲۲۰)

عورت پیر سے بات چیت کرے یا نہ؟

سوال: کیا اسلامی بہن ناحِرم پیر یادگیر لوگوں سے بات کر سکتی ہے؟

جواب: صرف ضرورت کے وقت کر سکتی ہے۔ اس کی صورتیں بیان کرتے ہوئے میرے آقا علیٰ حضرت، امام اہل سنت، مجدد دین و ملت مولانا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحل فرماتے ہیں: ”تمام محارم (سے گفتگو کر سکتی ہے) اور (اگر) حاجت ہو اور اندر یشہ فتنہ نہ ہو، نہ خلوت (یعنی تہائی) ہو تو پردے کے اندر سے بعض ناحِرم سے بھی (بات کر سکتی ہے)۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۲۲ ص ۲۲۳) پیر صاحب سے اُن کی اجازت کے بغیر بات چیت نہ کی جائے نیز اُن کو گفتگو کے لئے مجبور بھی نہ کیا جائے، ہو سکتا ہے کہ ان کے نزدیک گفتگو نہ کرنے ہی میں بہتری ہو۔

پیر اور مرید نی کی فون پر بات چیت

سوال: کیا اسلامی بہن پیر سے بد ریحہ فون اپنی پریشانی کے حل کے لئے دعا کی

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) جس کے پاس میراذ کر ہوا اور اُس نے روزِ دشیریف نہ پڑھا اُس نے جفا کی۔

درخواست کر سکتی ہے؟

جواب: کرتے سکتی ہے۔ مگر نامحرم پیر صاحب (یا کسی بھی غیر مرد سے رُودرتا بھی) بات کرنی پڑ جائے تو اُس سے لب و لبھ قدر رے روکھا سا ہو۔ آوازِ لوح دار و نرم اور انداز بے تکلفا نہ ہو۔ (رَدُّ الْمُحَاجَرَ ص ۲۷۷ مُلْخَاصًا) پُونکہ اس کی رعایت بہت مشکل ہے لہذا بہتر یہ ہے کہ ان مسائل کو اپنے محارم کے ذریعے پیر صاحب تک پہنچائے۔ نیز بلا حاجت نامحرم پیر صاحب سے بھی گفتگو نہیں کر سکتی۔ مثلاً محض سلام دعا اور مزاج پُرسی وغیرہ کیلئے فون پر بھی بات نہ کرے کہ یہ حاجت میں داخل نہیں۔

عورت کے لئے فون وصول کرنے کا طریقہ؟

سوال: اسلامی بہن غیر مردوں کے فون وصول کر سکتی ہے یا نہیں؟

جواب: اسی احتیاط کے ساتھ کر سکتی ہے۔ یعنی آواز نرم ہو۔ مثلاً نرمی کے ساتھ ”ہیلو ہیلو“ کہنے کے بجائے روکھے انداز میں پوچھے، ”کون؟“ یہاں معاملہ ذرا دشوار ہے کیوں کہ امکان ہے کہ سامنے والا گھر کے کسی مرد سے بات کروانے کا مطالبہ کرے، اپنانام و پیغام بیان کرے اور بات کرنے کا وقت وغیرہ پوچھے۔ نیز یہ بھی ہو سکتا ہے کہ خدا نخواستہ باحیا اور بعمل اسلامی بہن کے بھیخ ہوئے روکھے انداز

غور مان صحفی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جو صحیح پروردہ در شریف پڑھتے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

گفتگو کا براہمنا ہے، اور شرعی مسائل سے ناداقف ہونے کے سبب مُنہ
مکھٹ ہوتا تو ”کچھ“ بول بھی پڑے جیسا کہ بعض اسلامی بھائیوں نے
اپنا تحریر بہ بیان کیا ہے کہ نامحرم عورتوں سے ضرور تا فون پر بات کرنے
کی نوبت آنے پر ہمارے غیر نرم اور رُوكھے لمحے پر عورتوں نے
معاذ اللہ عزوجل اس طرح کی باتیں سنادی ہیں: (مئلہ) مولا نا! آپ کو
غضہ کیوں آ رہا ہے! بہر حال عافیت اسی میں معلوم ہوتی ہے کہ
”آن سورگ مشین“ لگادی جائے اور اس میں مرد کی آواز میں یہ جملہ بھر
دیا جائے: ”پیغام ریکارڈ کروادیجتے۔“ بعد میں مردوں کے ریکارڈ شدہ
پیغامات گھر کے مرد اپنی سہولت سے سُن لیا کریں۔ امہات
اموں میں نبی اللہ تعالیٰ عنہ کی غیر مردوں سے گفتگو کے متعلق پارہ 22
سورہ الْ حزاب کی آیت نمبر 32 میں ارشاد ہوتا ہے:

يَسِّأَ اللَّهِ لَسْنَ كَا حِدَّةٍ مِنْ ترجمہ کنز الایمان: اے نبی کی بیوی!
اللَّهُ تَعَالَى اِنَّ اَتَقَيْتُ لِسْنَ فَلَمَّا تَحْصَنَ
مَرَضٌ وَقُلْنَ قَوْلًا مَعْرُوفًا ۝
کرو کہ دل کا رَوْگی کچھ لائچ کرے ہاں
(غزوہ جل) سے ڈرو توبات میں ایسی نرمی نہ
اچھی بات کہو۔

فِرَمَانِ مصطفىٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آله و سلم) مجھ پر کثرت سے ذروہ پاک پر حسوب تک تبرماج پر ذروہ پاک پر حتماً تبارا گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

بد نصیب عابد اور جوان لڑکی

سوال: عورت کو بُرُگ سے خطرہ ہوتا ہے یا بُرُگ کو عورت سے؟

جواب: دونوں کو ایک دوسرے سے خطرہ ہوتا ہے۔ کسی کو بھی اپنے نفس پر اعتماد

نہیں کرنا چاہئے۔ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی

مطبوعہ 561 صفحات پر مشتمل کتاب، ”ملفوظات اعلیٰ حضرت“

صفحہ 454 پر میرے آقا اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ رب العزّ

فرماتے ہیں: ”جو اپنے نفس پر اعتماد کرے اس نے بڑے کذاب

(یعنی بہت بڑے جھوٹے) پر اعتماد کیا۔“ (ملفوظ) شیطان کس طرح انسان کو

چھانس کر بر باد کرتا ہے اس کو سمجھنے کیلئے ایک عبرتاک دکایت ملا کھڑے

فرمائیے۔ چنانچہ منقول ہے: بنی اسرائیل میں ایک بہت بڑا عابد یعنی

عبادت گزار شخص تھا۔ اُسی علاقے کے تین بھائی ایکبار اُس عابد کی

خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے کہ ہمیں سفر درپیش

ہے، واپسی تک ہماری جوان بہن کو ہم آپ کے پاس چھوڑ کر جانا

چاہتے ہیں۔ عابد نے خوفِ فتنہ کے سبب معذرت چاہی مگر ان

کے پیغم اصرار پر وہ نیا رہ گیا اور کہا کہ میں اپنے ساتھ تو نہیں رکھوں گا

فرومانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ و آله و سلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بخوبی گایا و جنت کا راست بخوبی گیا۔

کسی قریبی گھر میں اُس کوٹھرہ ادتبھے۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ **عابد** کھانا اپنے عبادت خانے کے دروازے کے باہر رکھ دیتا اور وہ اٹھا کر لے جاتی۔ کچھ دن کے بعد شیطان نے **عابد** کے دل میں ہمدردی کے انداز میں وَسَسَه ڈالا کہ کھانے کے اوقات میں جوان لڑکی اپنے گھر سے نکل کر آتی ہے کہیں کسی بد کار مرد کے ہتھے نہ چڑھ جائے، بہتر یہ ہے کہ اپنے دروازے کے بجائے اُس کے دروازے کے باہر کھانا رکھ دیا جائے، اس اچھی نیت کا کافی ثواب ملیگا۔ چنانچہ اُس نے اب کھانا اُس کے دروازے پر پہنچانا شروع کیا۔ چند روز بعد شیطان نے پھروسے کے ذریعے **عابد** کا جذبہ ہمدردی اُبھارا کہ بے چاری چُپ چاپ اکیلی پڑی رہتی ہے، آخر اس کی وحشت دُور کرنے کی اچھی نیت کے ساتھ بات چیت کرنے میں کیا گناہ ہے! یہ تو کاڑ ثواب ہے، یوں بھی تم بہت پرہیز گا اگر آدمی ہو، نفس پر حاوی ہو، نیت بھی صاف ہے یہ تمہاری بہن کی جگہ ہے۔ چنانچہ بات چیت کا سلسہ شروع ہوا۔ جوان لڑکی کی سُر میلی آوازنے **عابد** کے کانوں میں رس گھولنا شروع کر دیا، دل میں ہمجان برپا ہوا، شیطان نے مزید

غُرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ و آله و سلم) جو مجھ پر ایک مرتبہ ذرود و شرف پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کیلئے ایک قبر اج لکھتا درا ریک قبر احادیث پڑھتا ہے۔

اکسا یا یہاں تک کہ ”نہ ہونے کا ہو گیا۔“ حتیٰ کہ لڑکی نے بچہ بھی جن دیا۔ شیطان نے دل میں وسوسوں کے ذریعے خوف دلا یا کہ اگر لڑکی کے بھائیوں نے بچہ دیکھ لیا تو بڑی رُسوائی ہو گی لہذا عزّت پیاری ہے تو نو مولود کا گلا کاٹ کر زمین میں گاڑ دے۔ وہ ذہنی طور پر بتیا رہ گیا پھر فوراً وسوسہ ڈالا، کہیں ایسا نہ ہو کہ لڑکی ہی اپنے بھائیوں کو بتا دے بس عافیت اسی میں ہے کہ ”نہ رہے بانس نہ بجے بانسری“ دونوں ہی کوڈنخ کر ڈال۔ الْغَرَض عاِد نے جوان لڑکی اور ننھے بچے کو بے دردی کے ساتھ ذبح کر کے اُسی مکان میں ایک گڑھا کھود کر دفن کر کے زمین برابر کر دی۔ جب تینوں بھائی سفر سے لوٹ کر عاِد کے پاس آئے تو اُس نے اظہارِ افسوس کرتے ہوئے کہا: آپ کی بہن فوت ہو گئی ہے، آئیے اُس کی قبر پر فاتحہ پڑھ لیجئے۔ چنانچہ عاِد انہیں قبرستان لے گیا اور ایک قبر دکھا کر جھوٹ موت کہا: یہ آپ کی مرحومہ بہن کی قبر ہے۔ چنانچہ انہوں نے فاتحہ پڑھی اور نجیدہ رنجیدہ واپس آگئے۔ رات شیطان ایک مسافر کی صورت میں تینوں بھائیوں کے خوابوں میں آیا اور اُس نے عاِد کے تمام سیاہ کارناٹے بیان کر

ضرمان مصطفیٰ : (صلی اللہ علیہ و آله و سلم) جس نے کتاب میں بھجو پورا پاک کیا تو جب تک بیرانام اس کتاب میں لکھا رہے گا فرمائے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

دیئے اور تدفین والی جگہ کی نشاندہی بھی کر دی کہ یہاں کھودو۔ چنانچہ
 تینوں اُٹھے اور ایک دوسرے کو اپنا خواب سنایا۔ تینوں نے مل کر خواب
 میں کی گئی نشاندہی کے مطابق زمین کھودی تو واقعی وہاں بہن اور
 بچے کی ذبح شدہ لاشیں موجود تھیں۔ وہ تینوں **عَابِد** پر چڑھ
 دوڑے، اُس نے اقبالِ جرم کر لیا۔ انہوں نے بادشاہ کے دربار میں
 نالش کر دی۔ **عَابِد** کو اُس کے عبادت خانے سے گھسیٹ کر زکالا گیا
 اور سو لی دینے کا فیصلہ ہوا۔ جب سو لی پر چڑھانے کیلئے لایا گیا تو
 شیطان اُس پر ظاہر ہوا اور کہنے لگا: مجھے پہچان! میں تیراؤ ہی شیطان
 ہوں جس نے تجھے عورت کے فتنے میں ڈال کر ذلت کی آخری منزل
 تک پہنچایا ہے، خیر گھبرا مت میں بچا سکتا ہوں مگر شرط یہ ہے کہ تجھے
 میری اطاعت کرنی ہوگی۔ مرتا کیا نہ کرتا! **عَابِد** نے کہا: میں تیری ہر
 بات ماننے کیلئے تیار ہوں۔ اُس نے کہا: اللہ عز و جل کا انکار کر دے
 اور کافر ہو جا۔ بد نصیب **عَابِد** نے کہا: میں خدا کا انکار کرتا ہوں اور
 کافر ہوتا ہوں۔ شیطان ایکدم غائب ہو گیا اور سپاہیوں نے فوراً
 اُس بد نصیب **عَابِد** کو دار پر کھینچ لیا۔ (ملخص از تلبیس ابليس ص ۳۰-۳۸)

فَرْمَانِ مَصْكَافِيٍّ : (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) مجھ پر دُرود پاک کی تشریف کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

شہوت پرستی کُفر تک لے گئی

دیکھا آپ نے ! شیطان کے پاس مردوں کو بر باد کرنے کیلئے سب سے بڑا اور بُرا ہتھیار ”عورت“ ہے۔ بد نصیب عابدا پنے پاس جوان اڑکی کو رکھنے کیلئے تیار ہو گیا اور پھر شیطان کے داؤ میں آ کر کھانا اُس کے دروازے تک پہنچانے لگا اور بس یوں اُس نے شیطان کو ہر صرف انگلی پکڑائی تھی کہ اُس چالباز نے ہاتھ خود ہی پکڑ لیا اور آخر کار پر وَرَدَگَار عزوجل کا انکار کروا کر اُس کو دار (یعنی سُولی۔ وہ نوکدار لکڑی جسے زمین پر میخ کی طرح گاڑ کر اُس پر مجرم کی جان لیا کرتے تھے) پر کھنچو اک ذلت کی موت مَرَادِیا۔ شہوت پرستی کفر تک لے گئی حضرت سیدنا ابواللَّه رَدَاء رضي اللہ تعالیٰ عنہ نے یا لکل بجا فرمایا ہے کہ گھڑی بھر کیلئے شہوت کی تسکین طویل غم کا باعث ہوتی ہے۔ یقیناً کوئی عام شخص ہو یا نامِ حرم رِشتہ دار بس پر دے ہی میں دونوں جہاں کی بھلائی ہے۔ ورنہ مرد و عورت کا آپس میں بے تکلف ہونا بے حد خطرناک نتائج لاسکتا ہے۔ بد نصیب عابد والی حکایت سے یہ درس بھی ملتا ہے کہ عورت کے فتنے کی وجہ سے قتل و غارنگری تک نوبت پہنچ سکتی ہے، فریضیں کے دردناک انجام کا سامان اور بر بادی ایمان کا

فِرْمَانِ مَصْكُوفٍ : (سُلْطَانِي عَلَيْهِ الْوَلَمْ) جس لے مجھ پر دی مرتبین اور دی مرتبہ شام درود پاک پڑھائے تب امت کو دن بیری خفاقت ملے گی۔

قویِ امکان رہتا ہے ۔

کر لے تو بہ رب کی رحمت ہے بڑی
قبر میں ورنہ سزا ہو گی کڑی

عالِم زادی اگر بے پردہ ہو تو؟

سوال: آج کل تو بعض عالم زادیاں بھی پردے کے تقاضے پورے نہیں کرتیں!

جواب: کسی عالم زادی یا پیر زادی کو بھی پا الفرض بے پردہ گی میں ملوٹ پائیں تو اپنی آخرت بر باد کرنے کیلئے خدارا! اسے دلیل نہ بنائیں اور نہ ہی اس کے والدِ محترم یعنی اُن عالم دین اور جامع شرائط پر کے بارے میں بدگمانی فرمائیں۔ دور بڑا ناٹک ہے، فی زمانہ اولادِ کم ہی فرمان بردار و اطاعت گزار ہوتی ہے۔ عالم و پیر اپنی اولاد کو شریعت کے دائرے میں رہ کر سمجھا سکتے ہیں، بعض صورتوں میں سزا بھی دے سکتے ہیں مگر جان سے نہیں مار سکتے۔ عین ممکن ہے کہ وہ عالم یا پیر صاحبِ تفہیم (یعنی سمجھانے) کے شرعی تقاضے پورے کر چکے ہوں۔

عالِم باپ کا درد ناک انجام

سوال: اگر کسی عالم یا پیر کے اہلِ خانہ خلاف شرع حرکتیں کرتے ہیں تو آج کل

فِرَدَّهُ كَيْمَلَهُ مُحَمَّدَهُ فَاطِمَهُ حَسَنَهُ جَاهَهُ

فَوْمَانِ مَصْكَفِيٍّ (صلی اللہ علیہ و آله و سلم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرود پڑھتہ را ذرود مجھ تک پہنچتا ہے۔

اکثر لوگ علماء اور مشائخ کو اس طرح سے بُرا بھلا بولنے لگتے ہیں کہ
یہ لوگ دنیا کو تو تبلیغ کرتے ہیں مگر اپنے گھر والوں کو نہیں سُدھارتے۔

جواب: اُن لوگوں کی کم نصیبی ہے جو بلا وجہ بدگمانیاں کر کے علماء و مشائخ کے
خلاف ہو جاتے ہیں۔ دیکھئے! وعظ و نصیحت کرنا بِاَذْنِهِ تَعَالَى عَلِمَاءَ
کرام کا کام ہے جبکہ لوگوں کو ہدایت دینا، دلوں کو پھیرنا اور بگڑے
ہوؤں کو سُدھارنا یہ ربُ الْاَنَامْ عَزَّوَجَلَّ کا کام ہے۔ اگر کوئی عالم یا پیر
بلکہ ہر وہ مسلمان جو واقعی اپنی اولاد کی اصلاح کی کماٹھہ کو شش نہیں
کرتا بے شک خطا کار ہے مگر بلا اجازت شرعی اُسے بُرا بھلا کہنے کا
ہمیں کوئی اختیار نہیں۔ عالم ہو یا غیر عالم سبھی کو اللہ عزَّوَجَلَّ کی بے
نیازی سے لرزائی و ترسائی رہنا چاہئے۔ اس ضمن میں ایک عبرت
آموزِ حکایت مُلا کاظم فرمائیے:- پھنانچہ حضرت سید نا مالک بن دینار
علیہ رحمۃ الغفار فرماتے ہیں: مَنْقُولٌ ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک عالم
صاحب اپنے گھر میں اجتماع کر کے اس میں بیان کیا کرتے تھے۔
ایک دن اُن عالم صاحب کے نوجوان لڑکے نے ایک خوبصورت لڑکی
کی طرف اشارہ کیا، اُس عالم صاحب نے دیکھ لیا اور کہا: ”اے بیٹے!

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے مجھ پر دوس مرتبہ ڈر د پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سورتین نازل فرماتا ہے۔

صَبْرْ كَرْ۔“ یہ کہتے ہی عالم صاحب اپنے تخت سے مُنہ کے بل گر پڑے
یہاں تک کہ اُن کا سر پھٹ گیا لَلّٰهُ عَزُوْجَلٌ نے اُس وقت کے نبی
(علیہ السلام) پر وحی فرمائی کہ فُلَان عالم کو خبر کرو کہ میں اُس کی مُسْلِ
سے بکھی صَدِّيق (سب سے اعلیٰ درجے کا ولی) پیدا نہیں کروں گا، کیا
میرے لئے صرف اتنا ہی ناراض ہونا کافی تھا کہ وہ بیٹے کو کہہ دے،
”اے بیٹے صَبْرْ كَرْ۔“ (مطلوب یہ کہ اپنے بیٹے سچتی کیوں نہیں کی اور اس
بری حرکت سے اُسے اچھی طرح باز کیوں نہ رکھا)

(حلیۃ الاولیاء ج ۲ ص ۲۲۳ رقم ۲۸۲۳ مُنْخَصَّاً)

عورَتْ عُمْرَهْ كَرْے يَا نَهْ كَرْے؟

سوال: کیا عورت رَمَضَانُ الْمبارَك میں اپنے شوہر یا قابلِ اطمینان حَرَم کے ساتھ عمرے کے لئے سفر کر سکتی ہے؟

جواب: کر سکتی ہے۔ عمرہ پوچنکہ فرض یا واجب نہیں اگر عورت اس کے لئے نہ نکلے تو کسی قسم کا گناہ بھی نہیں۔ قابلِ توجہ امر یہ ہے کہ فی زمانہ اور وہ بھی رَمَضَانُ الْمبارَك میں عورت عمرے کیلئے جائے اور بے پرداگی اور غیر مَردوں کے اختلاط سے بھی بچی رہے یہ قریب به ناممکن ہے۔ لہذا

فرمانِ مصطفیٰ : (صلی اللہ علیہ و آله و سلم) جس نے مجھ پر ایک دُرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دو حجتیں بھیجا ہے۔

مشورہ عرض ہے کہ عمرے یا نفلی حج سے عورت اچھتا ب کرے۔ ہاں جو شرعی پر دے کی مکمل معلومات رکھتی ہے اور اس کے تمام تقاضے بھی پورے کر سکتی ہے، غیر مردوں کے اختلاط سے بھی نج سکتی ہے۔ فلیٹ یا کمرہ بھی الگ کرائے پر لے سکتی ہے تو بے شک وہ اگر عمرے یا نفلی حج کیلئے جائے تو حرج نہیں۔ افسوس! آج کل حرمین طبیبین زادہ ماللہ شرفاً و تعظیماً میں کرانے کے مکانات میں اکثر اجنبی اور اجنبيہ ایک ہی کمرہ کے اندر اکٹھے رہتے ہیں۔ یہی حال منی شریف اور عرفات شریف کے خیموں میں ہوتا ہے۔ حقیقی معنوں میں باحیا اور شرعی پر دے کام مدنی ذہن رکھنے والی اسلامی بہنوں اور اسلامی بھائیوں کیلئے سخت امتحان ہوتا ہے۔ اگر عمرے یا نفلی حج سے مقصود صرف رضاۓ الہی عز و جل ہے تو اس نیک کام میں صرف ہونے والی رقم کسی غربت کے مارے علان کیلئے مجبور گمبہیر یا باریاب روزگار یا قرضدار یا سخت لاچار کو بہ نیت ثواب پیش کر کے اُخْر کا انمول خزانہ اور دُکھی دل کی دُعا میں لی جاسکتی ہیں۔

فرمانِ مصطفیٰ : (صلی اللہ تعالیٰ علیہ الودّ وَسَلَّمَ) جب تم علمین (پیغمبر اسلام) پر زور دے پا پڑھو تو محظی پڑھو بے شک میں تمام جوانوں کے کرب کا رسول ہوں۔

پے ”نیکی کی دعوت“ تُو جہاں رکھے مگر اے کاش!

میں خوابوں میں پہنچتا ہی رہوں اکثر مدینے میں

امُّ الْمُؤْمِنِينَ عُمرٌ بھر گھر سے باہر نہ نکلیں

سوال: کیا بُرُّگ خواتین میں کوئی ایسی مثال ملتی ہے کہ وہ نفلی حج کیلئے نکلی ہوں۔

جواب: جی ہاں مثال موجود ہے۔ حالانکہ آج کے مقابلوں میں وہ دور بے حد

پُر اُمن تھا۔ چنانچہ امُّ الْمُؤْمِنِينَ حضرت سید مُناسو وہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

فرض حج ادا کر چکی تھیں۔ جب آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دوبارہ نفلی حج

و عمرہ کے لئے عرض کی گئی تو فرمایا کہ: میں فرض حج کر چکی ہوں۔

میرے ربِ عز وجل نے مجھے گھر میں رہنے کا حکم فرمایا ہے۔ خدا کی قسم!

اب میرے بجائے میرا جنازہ ہی گھر سے نکلے گا۔ راوی فرماتے ہیں،

خدا کی قسم! اس کے بعد زندگی کے آخری سانس تک آپ رضی اللہ تعالیٰ

عنہا گھر سے باہر نہیں نکلیں۔ (تفسیر درمنثور ج ۶ ص ۵۹۹)

اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ کی اُن پر رَحْمَتِ هُو اور ان کی صَدَقَةٍ

ہماری مغفرت ہو۔ جب اس پاکیزہ دور میں بھی امُّ الْمُؤْمِنِينَ

رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی پردوے کے معاملے میں اس قدر احتیاط تھی تو آج

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ و آله و سلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا درود مجھ پر زور دو شریف نہ پڑھنے لوگوں میں وہ کنون ترین شخص ہے۔

اس گئے گزرے دوڑ میں جس میں پردے کا تصوُّر ہی مٹتا جا رہا ہے،
مرد عورت کی آپسی بے تکلفی اور بدنگاہی کو معاذ اللہ عزوجل عیب ہی
نہیں سمجھا جا رہا ایسے نامساعد حالات میں ہر حیادار و پرده دار اسلامی
بہن سمجھ سکتی ہے کہ اُس کو کتنی محتاط زندگی گزارنی چاہئے۔

عورت کو مسجد کی حاضری منع ہونے کی وجہ

سوال: عورت کو مسجد میں نمازِ باجماعت سے کیوں روکا گیا ہے؟

جواب: شریعت کو پردے کی حرمت کا بے حد لحاظ ہے۔ سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی حیات ظاہری کے دوڑ میں عورت مسجد میں باجماعت نمازیں ادا کرتی تھی پھر تَغْيِير زَمَان (یعنی تبدیلی حالات) کے سب عُلَمَاءَ کرام رَحْمَهُمُ اللَّهُ السَّلَام نے عورتوں کو مسجد کی حاضری سے منع فرمادیا۔ حالانکہ عورتوں کو مسجد کی صفوں میں سب سے آخر میں کھڑا ہونا ہوتا تھا۔ چنانچہ فقہائے کرام رَحْمَهُمُ اللَّهُ السَّلَام فرماتے ہیں: مرد اور بچے اور خاتم (نماز کیلئے) جمع ہوں تو صفوں کی ترتیب یہ ہے کہ پہلے مردوں کی صفت ہو پھر بچوں کی پھر خاتم کی پھر عورتوں کی۔

(ذریعہ مختار ج ۲ ص ۳۷۷، بہاری شریعت حصہ ۳ ص ۱۳۳) عورتوں اور مردوں کا

غدیر کے بارے میں حوالہ جات
غدر مان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) اس شخص کی ناک آبودھو جس کے پاس میرا ذکر ہوا وہ مجھ پر رُزو پاک نہ پڑے۔

جہاں اختلاط ہو (یعنی دونوں ہی مکس ہوں) ایسی عام مخلفوں وغیرہ میں
باپرده جانے سے بھی اسلامی بہنوں کو باز رہنے کے تعلق سے سمجھاتے
ہوئے میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ”مسجد
سے بہتر عام مخلف کہاں ہوگی! اور (مسجد کی نماز میں) ستر بھی کیسا (یعنی
پردے کیلئے ترکیب بھی کیسی زبردست) کہ (نماز کے دوران) مر دوں کی
اُدھر ایسی پیچھ کہ (وہ عورتوں کی طرف) مُنہ نہیں کر سکتے اور انہیں (یعنی
مر دوں کو یہ بھی) حکم کہ بعدِ سلام جب تک عورتیں (مسجد سے باہر) نہ
کل جائیں نہ اٹھو۔ مگر علماء نے اؤالا (یعنی شروع شروع میں) کچھ
شخصیں کیں (یعنی احتیاطی شرائط مقرر فرمائیں) جب زمانہ فتن کا (یعنی
فتنوں کا دور) آیا (اور بے پردگی کے گناہوں نے زور پکڑا تو مسجد میں نماز
کیلئے عورتوں کی حاضری کو) مُطلقاً (یعنی مکمل طور پر) ناجائز فرمایا۔ (فتویٰ
رضویہ ج ۲۲ ص ۲۲۹) میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، مولیانا شاہ
امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرَّحْمَن ایک اور مقام پر فرماتے
ہیں: اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ صَدَّ يَقِهَ رَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَى عَنْهَا كا ارشاد اپنے زمانے میں تھا:
اگر نبی صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ملاحظہ فرماتے جو باتیں عورتوں نے اب پیدا کی

غدیر کے ہارے میں حوال جاتے ہیں۔ فاطمہ (علیہ السلام) جس نے مجھ پر روز بُخْدہ دوبار رُز و پاک پڑھا اس کے دوسراں کے گناہ مغافل ہوں گے۔

ہیں تو پڑھنے میں مسجد سے منع فرمادیتے جیسے بنی اسرائیل کی عورتیں منع کر دی گئیں۔ پھر تباہیں ہی کے زمانے سے ائمہ (یعنی اماموں) نے (مساجد میں آنے کی بتا دریج) مُمانعت شروع فرمادی، پہلے جوان عورتوں کو پھر بوڑھیوں کو بھی، پہلے دن میں پھر رات کو بھی، یہاں تک کہ حکم مُمانعت عام ہو گیا۔ کیا اُس زمانے کی عورتیں گربے والیوں کی طرح گانے ناچنے والیاں یا فاحشہ دلائل تھیں (اور) اب (یعنی موجودہ دور میں) صالحات (یعنی نیک پرہیزگار) ہیں یا جب (یعنی گزشتہ دور میں) فاحشات (بے حیا عورات) زائد تھیں اب صالحات (نیک عورات) زیادہ ہیں یا جب (یعنی گزشتہ دور میں) فیوض و برکات نہ تھے اب ہیں یا جب (یعنی گزشتہ دور میں) کم تھے اب زائد ہیں، حاشا (یعنی ہرگز نہیں) بلکہ قطعاً یقیناً اب معاملہ پالعکس (یعنی گزشتہ سے الٹ) ہے۔ اب اگر ایک صالح (نیک خاتون) ہے تو جب (یعنی گزشتہ دور میں) ہزار تھیں، جب (یعنی گزشتہ دور میں) اگر ایک فاقہ تھی اب ہزار ہیں، اب (یعنی موجودہ دور میں) اگر ایک حصہ فیض ہے جب (یعنی گزشتہ دور میں) ہزار حصے تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: لا یَأْتِیْ عَامٌ إِلَّا

فرمانِ مصکفی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) مجھ پر ڈر و در شریف پر حضرت پرسنٹ پرست بھیگ کا۔

وَالَّذِي بَعْدُهُ شَرُّ مُنْهُ لِيْعَنِي "جو سال بھی آئے اس کے بعد والا س سے رُوا
ہی ہو گا۔" بلکہ عنایہ امام اکمل الدین بابر تی میں ہے کہ امیر المؤمنین
فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عورتوں کو مسجد سے منع فرمایا، وہ ام
المؤمنین حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس شکایت لے گئیں، (تو
فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تائید میں) فرمایا: اگر زمانہ اقدس میں بھی حال
یہ (یعنی گاڑ والی) ہوتی (تو) حُحُور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) عورتوں کو مسجد میں
آنے کی اجازت نہ دیتے۔ (فتاویٰ رضویہ مُحَرَّجہ ج ۹ ص ۵۲۹)

مسجدوں وغیرہ میں باجماعت نماز پڑھنے کی خواہش رکھنے والیوں یا
عمرہ اور نقلی حج کیلئے جانے والیوں کو میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ
تعالیٰ علیہ کے مذکورہ فتوے پر غور کر لینا چاہئے۔ کہ حالات بدلنے کے
سبب مسجد جیسی پُر امن جگہ پر فرض نماز جیسی عظیم ترین عبادت میں
سخت پردے کے ساتھ بھی عورتوں کو غیر مردوں کے ساتھ شامل ہونے
سے روک دیا گیا اور یہ بھی صدیوں پر انی بات ہو گئی، اب تو حالات دن
بدن بگڑتے جار ہے ہیں، شرعی پردے کا تصوُّر ہی ختم ہوتا جا رہا ہے حج
پوچھو تو حالت ایسی ہے کہ مُباَغَة کے ساتھ عرض کروں تو اس نازک

فرمانِ مصطفیٰ : (صلی اللہ علیہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک دُرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دو حجتیں بھیجا ہے۔

ترین دَوْر میں عورت کو ہزار پردوں میں چھپا دیا جائے تب بھی کم ہے!

15 دن کے بعد جب قبر کھلی۔۔۔

اسلامی بہنو! میرا مَدْنی مشورہ ہے کہ دعوتِ اسلامی کے مَدْنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے۔ ان شَاءَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ دونوں جہاں میں بیڑا پار ہو جائیگا۔ دعوتِ اسلامی کے مَدْنی ماحول کی برکتوں کے کیا کہنے؟ یقیناً چھی صحبت رنگ لا کر رہتی ہے۔ زندگی اپنی جگہ پر مگر بعض اموات بھی قبلِ رشک ہوا کرتی ہیں، ایسی ہی ایک قبلِ رشک موت کا مذکورہ سننے اور رشک کیجھے، چنانچہ عطار آباد (جیکب آباد، باب الاسلام سندھ) کے مقیم اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے کہ میری اُمی جان غالباً 2004ء میں قادر یہ رضوی یہ عطار یہ سلسلے میں بیعت ہو کر عطار یہ بنیں۔ دعوتِ اسلامی کے مَدْنی ماحول کی برکت سے الْحَمْدُ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ پنج وقتہ نماز کی پابندی کے ساتھ ساتھ نوافل کی ادائیگی کا بھی معمول بن گیا۔ 17 صفر المظفر 1430ھ، 13 فروری 2009ء کی صح اُمی جان نے مجھے نمازِ فجر کے لیے بیدار کیا اور خود نمازِ فجر پڑھنے میں مشغول ہو گئیں۔ میں نماز پڑھ کر لوٹا تو وہ ابھی مصلیٰ ہی پر تھیں۔

فرمانِ مصطفیٰ : (صلی اللہ علیٰ علیہ وآلہ وسلم) جو مجھ پر رود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راست بھول گیا۔

کچھ دیر بعد انہوں نے دوبارہ ڈھونکیا اور فمازِ اشراق کی نیت باندھ لی۔ جب پہلی رکعت میں سجدہ کیا تو سرنہ اٹھایا۔ گھردائے سمجھ کے شاید امی جان کو دورانِ نماز نیندا آگئی ہے، جب بیدار کرنے کی غرض سے انہیں ہلا یا جگایا تو وہ ایک طرف لڑک گئیں، گھبرا کر دیکھا تو ان کی رُوح قفسِ عُصری سے پرواز کر چکی تھی! إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ راجِعُونَ۔ یوں لگتا ہے کہ میری امی جان کو شہنشاہِ بعدادِ حُمُوْرِ غوث اعظم علیہ رحمۃ اللہ الکرم کی نسبت اور دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستگی کام آگئی۔ خوش قسمت کہ عین سجدے کی حالت میں انہوں نے داعیِ اجل کو لیکی کہا۔ مزید کرم بالائے کرم یہ ہوا کہ انتقال کے بعد ان کا چہرہ بھی بہت نورانی ہو گیا تھا۔ انتقال کے تقریباً 15 روز کے بعد یعنی 2 ربیع النور شریف 1430ھ، (28 فروری 2009ء) بروز ہفتہ ان کی قبر کی سل گرگئی اور قبر میں مٹی بھرگئی۔ درستی کیلئے جوں ہی قبر کھولی گئی تو ہر طرف گلاب کے پھولوں کی خوشبو پھیل گئی! نیز یہ ایمان افروز منظر دیکھ کر ہم خوشی کے مارے جھوم اٹھے کہ اسی جان کا کفن و بدن سلامت تھا۔ جب قبر سے مٹی نکال لی گئی تو میرے

ضرمانِ مصطفیٰ : (صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آله و سلم) جس نے کتاب میں بھجو پورا دیکھا تو جب تک بیناً اس کی فرمائیں کیا استفخار کرتے رہیں گے۔

بھائی نے امی جان کے قدموں کو چھو تو الْحَمْدُ لِلّهِ عَزُّ وَجَلَّ اُن کا جسم
زندہ انسانوں کی طرح نرم تھا، میرے آلو جان کا بیان ہے کہ جب میں
نے چہرے کی طرف سے کپڑا ہٹا کر دیکھا تو چہرہ مزید نورانی ہو چکا تھا۔
اسلامی بھائی کا مزید بیان ہے: حیرت انگیز بات یہ تھی کہ جو سلیمان قبر
میں گری تھیں، امی جان کا جسم ان کی چوٹ سے محفوظ رہا تھا وہ یوں کہ
ان کا مبارک و تروتازہ لاشہ قبر کی دیوار کی سمت کھسکا ہوا تھا جیسے وہ خود
اس طرف ہوئی ہوں یا کسی نے کر دیا ہو حالانکہ تدفین کے وقت ان کو
قبر کے نقش میں لٹایا گیا تھا!

وَهُنَّ مَيْلًا نَّهِيْسٌ هُوتا بَدْنٌ مَيْلًا نَّهِيْسٌ هُوتا

خدا کے پاک بندوں کا کفن میلًا نہیں ہوتا

صَلَوٰةٌ عَلَى الْحَسِيبِ ! صَلَوٰةٌ اللّهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ
خربوزے کو دیکھ کر خربوزہ رنگ پکڑتا ہے
اسلامی بہنو! خربوزے کو دیکھ کر خربوزہ رنگ پکڑتا ہے، تل کو گلاب
کے پھول میں رکھ دیجئے تو اُس کی صحبت میں رہ کر گلابی ہو جائے گا۔
اسی طرح اللہ عز وجل اور اس کے پیارے رسول صَلَوٰةٌ اللّهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آللہ و سلم) جس کے پاس میر اذکر ہوا اور اس نے مجھ پر درپر دوپاک نہ پڑھا جتھیں وہ بد بخت ہو گیا۔

وَسَمْ کی مہربانی سے تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوت
 اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہونے والا بے وقعت پتھر بھی
 انمول ہیر ابن جاتا، خوب جگہ کتا اور بسا اوقات ایسی شان سے پیک
 اجبل کو لبیک کہتا ہے کہ دیکھنے سننے والا اس پر رشک کرتا اور ایسی ہی
 موت کی آرزو کرنے لگتا ہے۔ اس عاشقۃ رسول کی دنیا سے ایمان
 افروز رخصتی اور بعدِ دفن جب مجبوراً قبر کھولی گئی تو قبر سے گلاب کے
 پھولوں کی خوشبو کا آنا کافن و بدن کا سلامت ملنا مسلکِ حق الہست
 کی صداقت کی غبیٰ تائید ہے۔ اللہ عزوجلٰ اس خوش نصیبِ اسلامی
 بہن کو پُل صراط، حشر اور میزان ہر جگہ سُرخ رو فرمائ کر جنتِ الفردوس میں
 اپنے پیارے حبیب، حبیب لبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آللہ و سلم کا پڑوس عطا
 فرمائے اور یہ تمام دعائیں عطا خطا کار گنگاروں کے سردار کے حق
 میں بھی قبول فرمائے۔

امین بجاہ النبیِ الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آللہ و سلم

ذات آپ کی تو رحمت و شفقت ہے سر بر
 میں گر چہ ہوں تمہارا خطا وار یا رسول

صلوٰا علی الحبیب! صلی اللہ تعالیٰ علی محمد

فِرْمَانِ مصطفیٰ : (سُلِّی اللہ تعالیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) جس نے مجھ پر دل مریت ہیں اور دل مریت شام درود پاک پڑھائے قیامت کے دن یہی خفاہت ملے گی۔

دنیا بہت آگے نکل چکی ہے!

سوال: بعض لوگوں کا کہنا ہے: دنیا بہت آگے نکل چکی ہے، پردے کے معاملے میں اس قدھری سختی نہیں کرنی چاہئے۔

جواب: اللہ و رسول عز و جل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا کوئی بھی حکم ایسا نہیں جو مسلمان پر اس کی طاقت سے زائد ہو۔ جیسا کہ پارہ 3 سورۃ البقرہ کی آیت نمبر 286 میں رب العباد کا ارشادِ حقیقت بنیاد ہے:

لَا يُكْلِفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا ترجمہ کنز الایمان: اللہ (عز و جل) کسی جان پر بوجھ نہیں ڈالتا مگر اس کی طاقت بھر۔ (پ ۳ البقرہ ۲۸۶)

البَيْتُ شَرْعِيٌّ پر وہ بے پردگی کرنے والیوں کے نفس پر ضرور گراں یعنی سخت گزرتا ہے۔

شوہر باہر نہ نکلنے دے تو.....؟

سوال: شوہر اگر دیور، جیٹھ کے سامنے آنے وغیرہ سے منع کرتا ہو تو یہی کو کیا کرنا چاہئے؟ خاندان کے بعض افراد یہی کوشہر کے خلاف اکساتے ہیں کہ یہ بہت سختی کرتے ہیں ان سے طلاق لے لو وغیرہ تو ایسوں کیلئے کیا حکم ہے؟

فاطمہؓ پیغمبر ﷺ کے بارے میں حوالہ جاپ

قرآن مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آله و سلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اس نے ذمہ دشیریف نہ پڑھا اس نے جفا کی۔

جواب: بیوی کو اپنے شوہر کی اطاعت کرنی ہوگی۔ میرے آقا علیٰ حضرت

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ”کوئی عورت ایسی ہو بھی کہ ان (یعنی پردے کے) اُمور کی پوری اختیاڑ رکھے، کپڑے موٹے سر سے پاؤں تک پہنے رہے کہ منہ کی ٹلکی اور ہتھیلیوں (اور پاؤں کے) تلوں کے سوا جسم کا کوئی بال کبھی نہ ظاہر ہو تو اس صورت میں دیور، جیٹھ کے سامنے آنا جائز تو ہو گیا مگر جبکہ شوہر ان لوگوں کے سامنے آنے کو منع کرتا اور ناراض ہوتا ہے تو اب (شوہر کے حکم کی وجہ سے) یوں (غیر مردوں کے) سامنے (با پردہ) آنا بھی حرام ہو گیا، عورت اگر (شوہر کا حکم) نہ مانے گی اللہ تھار عزوجل کے غضب میں گرفتار ہوگی۔ جب تک شوہر ناراض رہے گا عورت کی کوئی نمائاز قبول نہ ہوگی، اللہ عزوجل کے فرشتے عورت پر لعنت کریں گے، اگر طلاق مانگے گی مُناِقَه ہو گی، جو لوگ عورت کو بھڑکاتے شوہر سے بگاڑ پر ابھارتے ہیں وہ شیطان کے پیارے ہیں۔“ (فتاویٰ رضویہ ج ۲۲ ص ۲۱۷)

بات بات پر شوہر کے سر ہو جانے والیاں سات روایات سنیں، خوف خدا عزوجل سے لرزیں اور اپنے شوہر سے معافی تلاذی کر کے اپنی

فَرِمانِ مصْكَفِيٍّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَحْمُودٌ بْنُ عَوْنَبٍ تَبَارَأَ مُحَمَّدٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ فَرِمانِ مَعْزَرٍ.

طرف پلٹ کر اپنے آپ کو ان کے قابو میں دے۔⁽¹⁾ ۴۔ جب

شوہر عورت کو اپنے بستر کی طرف بلائے اور وہ (بغیر عذر کے) انکار

کر دے اور خاؤند ناراض ہو کر رات گزرے تو فرشتے صبح تک اس

عورت پر لعنت بھیجتے ہیں۔⁽²⁾ مُفسِر شہیر حکیم الامَّت حضرت

مفتقی احمد یا رخان علیرحمۃ الرَّحْمَنِ اس حدیث پاک کے تحت فرماتے ہیں:

یہاں رات کو بلانے کا خصوصیت سے ذکر اس لئے ہوا کہ عُمُو ماً بیویوں

کے پاس رہنا سونا رات ہی کو ہوتا ہے دن میں کم ورنہ اگر دن میں

خاؤند بلائے عورت نہ آئے تو شام تک فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں

رات کی لعنت صبح کو اس لئے ختم ہو جاتی ہے کہ صبح ہونے پر خاؤند کا م و

کاج میں لگ جاتا ہے رات کا غصہ ختم یا کم ہو جاتا ہے۔ (مراۃ ح ۵ ص ۹۱)

۵۔ جو عورت (بلا حاجت شرعی) اپنے گھر سے باہر جائے اور اس

کے شوہر کو ناگوار ہو جب تک پلٹ کر نہ آئے آسمان میں ہر فرشتے اس

پر لعنت کرے اور حن و آدمی کے سوا جس جس چیز پر گزرے سب

اُس پر لعنت کریں۔⁽¹⁾ ۶۔ جو عورت بے ضرورت شرعی (یعنی

دینہ

(1) المُعَجمُ الْأَوْسْطَقُ ج ۲ ص ۳۰۸ حديث ۲۳۱ الاحسان بترتیب صحيح ابن حبان ج ۷

(2) صحيح البخاری ج ۲ ص ۳۸۸ حديث ۳۲۳۷

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ و آله و سلم) مجھ پر درود پاک پڑھنا بخوبی گایا وہ جنت کا راست بخوبی گیا۔

بغیر سخت تکلیف کے) خاؤند سے طلاق مانگے اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے۔ (۲) **اگر شوہر اپنی عورت کو حکم دے کہ وہ زور نگ کے پہاڑ سے پھراٹھا کر سیاہ پہاڑ پر لے جائے اور سیاہ پہاڑ سے پھراٹھا کر سفید پہاڑ پر لے جائے تو عورت کو اپنے شوہر کا یہ حکم بھی بجا لانا چاہئے۔ (۳) **مفسر شہیر حکیم الامم حضرت مفتی احمد یار خاں علیہ رحمۃ الرحمان** اس حدیث پاک کے تحت فرماتے ہیں: یہ فرمان مبارک مبالغے کے طور پر ہے، سیاہ و سفید پہاڑ قریب قریب نہیں ہوتے بلکہ دور دور ہوتے ہیں مقصد یہ ہے کہ اگر خاؤند (شریعت کے دائرے میں رہ کر) مشکل سے مشکل کام کا بھی حکم دے تب بھی یوں اُسے کرے، کالے پہاڑ کا پھر سفید پہاڑ پر پہنچنا سخت مشکل ہے کہ بھاری بوجھ لے کر سفر کرنا ہے۔ (مراجع ۱۵۵ ص ۱۰۶)**

میاں کا حق زیادہ یا مام باب کا؟

سوال: اسلامی بہن پر شوہر کے حقوق کی کیا تفصیل ہے؟ کیا شوہر کا حق ماندینہ

(۱) **المُعَجمُ الْأَوْسْطَقُ** ج ۱ ص ۱۵۸ (۲) **سنن الترمذی** ج ۲ ص ۲۰۲

حدیث ۱۹۱ (۳) **مسند امام احمد** ج ۹ ص ۳۵۳ حديث ۲۲۵۲۵

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آله و سلم) جو مجھ پر ایک مرتبہ ذرود شرف پڑتا ہے اللہ تعالیٰ اس کیلئے ایک قیراط اچ لکھتا دریک قیراط احاد پہاڑتا ہے۔

بپ سے بھی بڑھ کر ہے؟

جواب: شوہر کے حقوق کا بیان کرتے ہوئے میرے آقا علیٰ حضرت، امام

اہلسنت، مولینا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرَّحْمَن فرماتے ہیں:

”عورت پر مرد کا حق خاص امورِ مُتَعَلِّقہ زوجیت میں اللہ

رسول عز و جل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے بعد تمام حقوقِ حقی کہ ماں

بپ کے حق سے زائد ہے ان امور میں اس کے احکام کی اطاعت اور

اس کے ناموس کی نگہداشت (یعنی اس کی عزت کی حفاظت) عورت پر

فرضِ اہم ہے، بے اس کے اذن کے محارم کے سوا کہیں نہیں جا سکتی

اور محارم کے بیہاں بھی (اگر بغیر اجازت جانا پڑ جائے تو) ماں بپ کے

بیہاں ہر آٹھویں دن وہ بھی صح سے شام تک کے لئے اور بہن بھائی،

چچا، ماموں، خالہ، پھوپھی کے بیہاں سال بھر بعد (جا سکتی ہے) اور (بلا

اجازت) شب کو کہیں (یعنی ماں بپ کے بیہاں بھی) نہیں جا سکتی۔ (باں

اجازت سے جہاں جانا ہو وہاں روزانہ بھی اور ررات کے وقت بھی جا سکتی ہے)

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: اگر میں کسی کو غیرِ خدا کے

سجدہ کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔ اور ایک

ضمن مصطفیٰ : (صلی اللہ علیہ و آله و سلم) جس نے کتاب میں بھجو پروردہ پاکستانی توجیب بیان امام اس کتاب میں لکھا رہے گا فرمائے اس کیلئے اس استغفار کرتے رہیں گے۔

حدیث میں ہے: اگر شوہر کے نہنوں سے خون اور پیپ بہ کراس کی آیڑیوں تک جسم بھر گیا ہو اور عورت اپنی زبان سے چاٹ کر اسے صاف کرے تو بھی اس کا حق ادا نہ ہوگا۔“
(فتاویٰ رضویہ ج ۲۳ ص ۳۸۰)

شوہر پر بیوی کے حقوق

سوال: ہمارے یہاں عموماً شوہر کے حقوق تو بیان کئے جاتے ہیں مگر بیوی کے حقوق بیان نہیں ہوتے! آیا شوہر پر بھی بیوی کے کچھ حقوق ہیں یا نہیں؟

جواب: بے شک جس طرح شریعت مطہرہ نے بیوی پر مرد کے حقوق لازم کیے ہیں اسی طرح شوہر پر بھی بیوی کے حقوق لا گوفرمائے ہیں مثلاً اس کے ننان آفقة (یعنی کھانے پینے رہنے وغیرہ) کی خرگیری، مہر کی ادائیگی، حُسنِ معاشرت (یعنی اچھی طرح رہنا سہنا، حُسن سلوک) نیک باتوں کی تعلیم، پر دے اور شرم وحیا کی تاکید اور ہر جائز بات میں اس کی دلجمی وغیرہ کرنا یہ تمام باتیں مرد پر عورت کا حق ہیں جیسا کہ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، مولانا شاہ امام احمد رضا خاں علیہ رحمۃ الرَّحْمَن

فرمانِ مصطفیٰ : (صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آله و سلم) مجھ پر دُر دپا کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

سے سوال کیا گیا کہ بی بی کے حقوق شوہر پر کیا ہیں؟ فرمایا: ”نفقہ سکنی (یعنی کھانا، لباس و مکان)، مہر، حُسْنِ معاشرت، نیک باتوں اور حیاء و حجاب کی تعلیم و تاکید اور اس کے خلاف سے منع و تہذیب، ہر جائز بات میں اس کی دلجوئی اور مردان خدا کی سنت پر عمل کی توفیق ہو تو ماورائے مَنَاعَی شرعيہ میں اس کی ایذا کا تَحَمُّل (ثَحْمَ مُل) کمالِ خیر ہے اگرچہ یہ حقِ زن نہیں (یعنی جن باتوں کو شریعت نے منع کیا ہے ان میں کوئی رعایت نہ دے، ان کے علاوہ جو معاملات میں ان میں اگر بیوی کی طرف سے کسی خلافِ مزاج بات کے سبب تکلیف پہنچ تو صبر کرنا بہت بڑی بھلائی ہے۔ البته یہ عورت کے حقوق میں سے نہیں) (فتاویٰ رضویہ ج ۲۳ ص ۳۷۱)

گھرِ آمن کا گھوارہ کیسے بنے؟

سوال : اسلامی نقطہ نظر سے میاں بیوی کو گھر میں کس طرح رہنا چاہیئے کہ لڑائی جھگڑا اور غیرہ نہ ہو؟

جواب : میاں بیوی کو چاہیئے کہ آپس میں رواداری و محبت سے رہیں، دونوں ایک دوسرے کے حقوق پر نظر کھیں اور ان کو ادا بھی کرتے رہیں یہ نہ

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے مجھ پر دی مرتبین اور دی مرتب شام درود پاک پڑھائے تب امت کو دن بیری خفاقت ملے گی۔

ہو کہ عورت کو مردِ محض ”لوندی“ بناؤ کر رکھے کیونکہ جس طرح اللہ عزوجلٰ نے مردوں کو حاکمیت (حاکمیت) دی ہے اسی طرح یہ بھی فرمایا ہے کہ وَعَالِشُرُوهُنَّ بِالْيَمَرُوفِ ترجمہ کنز الایمان: اور ان (یعنی عورتوں) سے اچھا برتاؤ کرو (پ ۲۳ النساء آیت ۱۹) حضور اکرم، نورِ مجسم، شاہ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم میں اچھے لوگ وہ ہیں جو عورتوں سے اچھی طرح پیش آئیں۔ (سنن ابن ماجہ ج ۲ ص ۲۸۷)

حدیث ۱۹۷۸، مرد اپنی عورت کو نیکی کی دعوت دیتا، اس کو ضروری مسائل سکھاتا رہے، اس کے کھانے پینے کا لاحاظہ رکھے اور اگر کبھی کوئی خلافِ مزاج بات ہو جائے تو درگزر سے کام لے یہ نہ ہو کہ مار پٹائی پر اتر آئے کہ اس طرح ضد پیدا ہو جاتی ہے اور بھی ہوئی بات الْجَھْ جاتی ہے۔

دو فرامینِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ملاحظہ ہوں:

{1} عورت پسلی سے پیدا کی گئی وہ تیرے لئے کبھی سیدھی نہیں ہو سکتی اگر تو اسے برنا چاہے تو اسی حالت میں بر سکتا ہے اور سیدھا کرنا چاہے گا تو توڑے گا اور توڑ ناطلاق دینا ہے۔ (صحیح مسلم ص ۷۷۵ حدیث ۱۲۶۸)

{2} مسلمان مرد (اپنی) عورتِ مومِ نہ کو مُبْغُوض

فرمانِ مصطفیٰ : (صلی اللہ علیہ و آله و سلم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرود پڑھتا را ذرود مجھ تک پہنچتا ہے۔

نہ رکھے (یعنی اس سے نفرت و بعض نہ رکھے) اگر اس کی ایک عادت بُری معلوم ہوتی ہے، دوسرا پسند ہوگی (ایضاً حدیث ۱۳۶۹) مطلب یہ ہے کہ اگر بیوی کی کوئی ایک آدھ عادت خراب محسوس ہوتی ہے تو بعض خصلتیں اچھی بھی لگتی ہوں گی لہذا اس کی اچھائیوں پر نظر کرے اور خامیوں کی مناسب طریقے سے اصلاح کی کوشش جاری رکھے۔

نمک زیادہ ڈالدیا

اپنی زوجہ کے خلافِ مزاج حرکت پر صبر کرنے والے ایک خوش نصیب شخص کی ایمان افروز حکایت پڑھئے اور جھومنے، دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 472 صفحات پر مشتمل کتاب، ”بیاناتِ عطاریہ“ حصہ دوم کے صفحہ 164 پر ہے: ایک آدمی کی بیوی نے کھانے میں نمک زیادہ ڈالدیا۔ اسے غصہ تو بہت آیا مگر یہ سوچتے ہوئے وہ غصہ کو پی گیا کہ میں بھی تو خطائیں کرتا رہتا ہوں اگر آج میں نے بیوی کی خطاب پر بختنی سے گرفت کی تو کہیں ایسا نہ ہو کہ کل بروز قیامت اللہ عزوجل بھی میری خطاؤں پر گرفت فرمائے۔ پُرانچے اس نے دل ہی دل میں اپنی زوجہ کی خطاب معاف کر دی۔ انتقال

فرمانِ مصکاف: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے مجھ پر دوس مرتبہ ڈر دیا پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سورتین نازل فرماتا ہے۔

کے بعد اس کو کسی نے خواب میں دیکھ کر پوچھا: اللہ عزوجل نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ اُس نے جواب دیا کہ گناہوں کی کثرت کے سب عذاب ہونے ہی والا تھا کہ اللہ عزوجل نے فرمایا: میری بندی نے سالن میں نمک زیادہ ڈال دیا تھا اور تم نے اُس کی خطا معاف کر دی تھی، جاؤ میں بھی اُس کے صلے میں تم کو آج معاف کرتا ہوں۔

اللہ کی رحمت سے تو جنت ہی ملے گی
اے کاش! محلے میں جگہ ان کے ملی ہو

بیوی کیلئے جنت کی بشارت

بیوی کو بھی چاہیے کہ وہ بھی اپنے شوہر کی فرمانبرداری کر کے اسے راضی رکھے۔ حضرت سیدنا اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی رَحْمَتُهُ، شَفَاعَتُهُ، شَهْنَشَاهِ بُنُوتٍ، تَاجِدَارِ رِسَالَتٍ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنت نشان ہے: جو عورت اس حال میں مرے کہ اس کا شوہر اس سے راضی ہو وہ جنت میں داخل ہوگی۔ (سنن الترمذی ج ۲ ص ۳۸۶)
 حدیث (۱۱۶۳) بیوی شوہر کو اپنا ”غلام“ نہ بنالے کہ جو میں چاہوں وہی ہو، چاہے کچھ ہو جائے مگر میری بات میں فرق نہ آئے بلکہ اس کے

فرمانِ مصطفیٰ : (صلی اللہ علیہ و آله و سلم) جس نے مجھ پر ایک دُرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دو حجتیں بھیجا ہے۔

لیے بھی یہی حکم ہے کہ اپنے شوہر کے حقوق کا خیال رکھ، اس کی جائز خواہشات کو پورا کرتی رہے اور اس کی نافرمانی سے بچتی رہے۔
 حضرت سید نافیس بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سلطان انہیاۓ کرام، شاہ خیر الانام صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان عظیم الشان ہے: ”اگر میں کسی کو حکم کرتا کہ غیر خدا کے لئے سجدہ کرے تو حکم دیتا کہ عورت اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔“ (سنن ابن ماجہ ج ۲ ص ۱۱۳)
 حدیث ۱۸۵۳) اس حدیث پاک سے شوہروں کی اہمیت خوب واضح ہوتی ہے لہذا اسلامی بہنوں کو چاہیے کہ ان کے حقوق میں کسی قسم کی کوتاہی نہ کریں۔ میاں بیوی دونوں ایک دوسرے کے والدین کو اپنے والدین سمجھ کر ان کے آداب بجالاتے رہیں اور ساتھ ہی دعا بھی کرتے رہیں کہ اللہ عزوجلٰ ہمارے ما بین پیار محبت قائم و دائم فرمائے اور ہمارے گھر کو امن کا گھوارہ بنائے۔

اسلامی بہنوں کا مدنی سہرا

(مدنی ماحول کی بے شمار بہنوں کو پیش کیا جانے والا مدنی پھلوں کی خوشبوؤں سے مہکتا مدنی سہرا ملاحظہ فرمائیے اس سہرے میں بجے ہوئے مدنی پھلوں اگر کوئی اسلامی بہن اپنے دل کے مدنی

فرمانِ مصطفیٰ : (صلی اللہ تعالیٰ علیہ الودّ وَسَلَّمَ) ربِّ دُبَابِ پُرْصوَّجِ پُرْبَجِی پُرْبَوْبَتْ جَانِ کے کرب کا رسول ہوں۔

گلدستے میں سجائے تو ان شاء اللہ عزوجل وہ اپنے ازدواجی معاملات میں کبھی بھی دُکھی نہ ہوگی)
 فصلِ رب سے بنت دہن بنی پھول سہرے کے کھلے چادر حیا کی ہے تی
 تجوہ کو ہو شادی مبارک ہو رہی ہے رخصتی رخصتی میں تیری پہاں قبر کی ہے رخصتی
 گھر ترا ہو مشکار اور زندگی بھی پر بہار رب ہو راضی خوش ہوں تجوہ سے دو جہاں کے تاجدار
 مَدْنَى بَيْتِيْ کا خدا یا گھر سدا آباد رکھ فاطمہ زہرا کا صدقہ دو جہاں میں شاد رکھ
 یہ میاں بیوی اللہ مکرِ شیطان سے بچیں یہ نمازیں بھی پڑھیں اور سنتوں پر بھی چلیں
 یہ میاں بیوی چلیں حج کو اللہ! بار بار بار بار ان کو مدینہ تو دکھا پروردگار
 میکا و سُرُّال تیرے دونوں ہی خوشحال ہوں دو جہاں کی نعمتوں سے خوب مالا مال ہوں
 اپنے شوہر کی اطاعت سے نہ غفلت کرنا تو حشر میں پچھتائے گی اے مَدْنَى بَيْتِیْ ورنہ تو
 مَدْنَى بَيْتِیْ یا اللہ! انا بنے ٹھٹھے کی تیز یہ کرے سُرُّال میں ہر دم لڑائی سے گریز
 یاد رکھ! تو آج سے بس تیرا گھر سرال ہے نفتر سرال سن لے آفتون کا جال ہے
 ماں سمجھ کے ساس کی خدمت جو کرتی ہے بہو راج سارے ہی گھرانے پر تو سن لے وہ کرتی ہے بہو
 ساس نندوں کی تو خدمت کر کے ہو جا کامیاب ان کی غیبت کر کے مت کر بیٹھنا خانہ خراب
 ساس اور نندیں اگر بختنی کریں تو صبر کر صبر کر بس صبر کر چلتا رہے گا تیرا گھر
 ساس اور نندوں کا شکوہ اپنے میکے میں نہ کر اس طرح برباد ہو سکتا ہے بیٹی تیرا گھر

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ و آله و سلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا درود مجھ پر زر و دریف نہ پڑھنے لوگوں میں وہ کنون ترین شخص ہے۔

میکے کے مت کر فضائل تو بیان سرال میں اب تو اس گھر کو سمجھ اپنا ہی گھر ہر حال میں
یاد رکھ تو نے زبان کھولی اگر سرال میں پھنس کے ٹوپھیوں کے سُن رہ جائے گی جنگال میں
ساس چیجنی تو بھی بپھری اور لڑائی ٹھن گئی ہے کہاں بھول ایک کی دو ہاتھ سے تالی بجی
میری مَدْنی بیٹی سن ”فیضانِ سنت“ پڑھ کے تو الجما ہے روز دینا درس اپنے گھر پر تو
گر نصیحت پر عمل عطار کی ہوگا ترا
ان شاء اللہ اپنے گھر میں تو سکھی ہوگی سدا

سچی نیت کی برَکت سے گمشدہ ہار مل گیا

اسلامی بہنو! الْحَمْدُ لِلّهِ عَزَّ وَجَلَ تبلیغ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر
سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی سے وابستہ اسلامی بھائیوں اور اسلامی
بہنوں کو میٹھے میٹھے مصطفیٰ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی پر ناز ہے۔
دعوتِ اسلامی کے سُتوں بھرے اجتماعات میں دعا میں مانگنے سے بے
شمار اسلامی بہنوں کی مشکلات حل ہونے کے واقعات ہیں، ایسی ہی
ایک مَدْنی بہار ملاحتہ کجھے، چنانچہ بابُ المدینہ (کراچی) کی ایک
اسلامی بہن کے بیان کا لُب باب ہے کہ ایک دن اچانک میرا قیمتی
ہار گم ہو گیا جو کہ تلاشِ سیار کے باڈ جو دنہ مل سکا۔ جن دنوں میں بہت

غدیر کے بارے میں حوالہ جات
فاطمہ، علیہ السلام

پریشان تھی انہیں دنوں مجھے تبلیغ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی
تحریک دعوتِ اسلامی کے سُنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی
سعادت نصیب ہوئی۔ اجتماع میں تلاوت و نعت کے بعد ایک مبلغہ
دعوتِ اسلامی نے مکتبۃ المدینہ کے ایک مطبوعہ رسالے سے دیکھے
کہ بیان فرمایا۔ بیان کے اختتام پر انہوں نے موجود اسلامی بہنوں کو
ہفتہ وار سُنتوں بھرے اجتماع میں پابندی کے ساتھ شرکت کرنے کی
نیت کروائی، الْحَمْدُ لِلّهِ عَزَّوَجَلَّ میں نے بھی سچ دل سے نیت کر
لی۔ میرا حسن ظن ہے کہ یہ اس نیت ہی کی برکت تھی کہ جب میں
اجتماع سے واپس گھر پہنچی اور مسٹر درست کرنے کے لئے اپنے تکنے کو
اٹھایا تو مارے خوشی کے اچھل پڑی کیوں کہ میرا گمشدہ ہار تکنے کے
نیچے موجود تھا۔ الْحَمْدُ لِلّهِ عَزَّوَجَلَّ اب میں دعوتِ اسلامی کے
اسلامی بہنوں کے سُنتوں بھرے اجتماع میں شریک ہوتی ہوں اور
نیک بننے کی کوششوں میں مصروف ہوں۔

بندی پہ اپنا نصیب آ گیا ہے دیارِ مدینہ قریب آ گیا ہے
کرم یا جبیبی کرم یا جبیبی کہ در پر تمہارے غریب آ گیا
صلوٰ اعلیٰ الحبیب! صلی اللہ تعالیٰ علی محمد

غدیر کے بارے میں حوالہ جات
غدوں مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے مجھ پر روزِ شفاعة دوبارہ رُزوپاک پڑھا اس کے دوسراں کے گناہ مغفار ہوں گے۔

اچھی نیت کے فضائل

اسلامی بہنو! الْحَمْدُ لِلّهِ عَزُّوْجَلَّ دعوتِ اسلامی کے اسلامی
بہنوں کے سنتوں بھرے اجتماعات میں رحمتوں کی خوب برستات
ہوتی اور برکات کا نٹوں ول ہوتا ہے۔ اچھی نیت کی عظمت کے بھی
کیا کہنے! اُس اسلامی بہن کا حسن ظن ہے کہ انہیں اجتماع میں پابندی
سے شرکت کی نیت کی برکت سے گم شدہ ہار مل گیا! دنیا کا ہار کیا چیز ہے،
اچھی نیت تو ان شاء اللہ عزُّوْجَلَّ جنت میں پہنچادے گی۔ چنانچہ
محبوب رب العالمین، جنایپ صادق و امین عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ
وسلم کا فرمان مُبین ہے: ”اچھی نیت انسان کو جنت میں داخل کرے
گی۔“ (۱) اچھی نیت کے مزید بھی فضائل ملاحظہ فرمائیے:

شَفِيعُ الْمُدْنِينَ، انيسُ الْغَرَبِيِّينَ، سراجُ السَّالِكِينَ صَلَّى اللَّهُ
تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا فرمان عالیشان ہے: ”پُچی نیت افضل عمل ہے۔“ (۲)

مَخْزُنِ جُود و سخاوت، پیکر عظمت و شرافت صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا
فرمان بارکت ہے: ”مسلمان کی نیت اسکے عمل سے بہتر ہے۔“ (۳)

لدنیہ

(۱) الجامع الصغير للسيوطى، ص ۵۵۷ حدیث ۹۳۲ (۲) الجامع الصغير ص ۸۱ حدیث

(۳) المُعجم الكبير للطبراني ج ۲ ص ۱۸۵ حدیث ۵۹۳۲

گھشہ چیز ملنے کیلئے چار اوراد

{1} یارِ قیبُ: کوئی چیز گم ہوئی ہو تو بکثرت پڑھے ان شاء اللہ عَزَّوَ جَلَّ مل جائے گی۔

{2} یا جامِع: کوئی چیز گم جائے تو بکثرت پڑھا کرے ان شاء اللہ عَزَّوَ جَلَّ مل جائے گی۔

{3} کوئی چیزاً اگر ادھر ادھر رہئی ہو تو انا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ پڑھ کر تلاش کی جائے ان شاء اللہ عَزَّوَ جَلَّ مل جائے گی ورنہ غیب سے کوئی عمدہ چیز عطا ہوگی۔

{4} سورۃ الصُّحْیَا سات بار پڑھے ان شاء اللہ عَزَّوَ جَلَّ گما ہوا آدمی یا چیز مل جائے گی۔

صَلُّوٰ اَعَلَى الْحَمِیْب ! صَلَّی اللَّهُ تَعَالَیٰ عَلَیْ مُحَمَّدٍ
خوفِ خدا کے سبب عورت کانکاہ سے باز رہنا کیسا؟
سوال: ”شوہر کے حقوق میں کوتاہی کے سبب کہیں گنہگار نہ ہو جاؤں،“ یہ کہتے
ہوئے محض خوفِ خدا عزوجل کے سبب کوئی اسلامی بہن نکاح نہ کرنا
چاہے تو کیا اس کی گنجائش ہے؟

فرمانِ مصطفیٰ : (صلی اللہ علیہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک دُرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دو حجتیں بھیجا ہے۔

جواب: نکاح کرنے یا نہ کرنے کو ترجیح دینے کے تعلق سے مختلف موقع پر مختلف احکام ہیں۔ نکاح کرنا کبھی فرض کبھی واجب کبھی مکروہ اور کبھی حرام کبھی ہوتا ہے۔ (تفصیل کے لئے فتاویٰ رضویہ مخرب جلد 12 صفحہ 291 نیز دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینۃ کی مطبوعہ 112 صفحات کی کتاب ”بہار شریعت“ حصہ 7 صفحہ 4 تا 5 ملاحظہ فرمائیجے) نکاح میں شرعی رکاوٹ نہ ہونے کی صورت میں محض شوہر کے مُ حقوق میں کوتاہی سرزد ہو جانے کا خوف رکھنے والی اسلامی بہن کو چاہیے کہ ایسے موقع پر بجائے نکاح نہ کرنے کا ذہن رکھنے کے مُ حقوق پورے کرنے کا ذہن بنائے اور اس کے لئے علم دین حاصل کرتے ہوئے شوہر کے مُ حقوق کی معلومات کرے۔ اور یوں بھی ہر نکاح کرنے والی کے لئے ان چیزوں کا علم حاصل کرنا فرض ہے۔ صرف شوہر کے حقوق ہی نہیں بلکہ صبیر اور شکر کیا ہوتا ہے، اس کی صورتیں کیا کیا ہیں، اس بارے میں کون کون سی باتیں قابل توجہ ہیں ان سے بھی آگاہی حاصل کرے۔ اس کے لئے احیاء العلوم وغیرہ کامطالعہ انتہائی مفید ہے۔ آج کے معاشرے میں بے نکاح عورت کا گزارابیت مشکل ہے،

فرمانِ مصطفیٰ : (صلی اللہ علیٰ علیہ وآلہ وسلم) جو مجھ پر رود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راست بھول گیا۔

اس سے گھر یو مسائل کھڑے ہونے کے ساتھ ساتھ کئی گناہوں میں
جا پڑنے کا بھی اندریشہ ہے۔ لہذا جہاں کمی ہے اسے پورا کیا جائے
بجائے اس کے کہ بھلانی کو، ہی چھوڑ دیا جائے۔

کیا نکاح نہ کر کے عورت گنہگار ہو گی

البَيْهِقَيْهَ حَسَنَ حَقُوقَ پُورَا كَرْنَےِ مِنْ كُوتَاهِيَ كَانَدِيَشَهُ هُوَ وَهُوَ أَكْرَشَادِيَ نَهَ كَرْ
تو اس بنا پر گناہ گار نہیں کھلائے گی جب تک کہ وہ احوال نہ پائے
جا سکیں جس میں نکاح کرنا شرعاً واجب یا فرض ہو چکا ہو۔ تاریخ اسلام
نے اپنے دامن میں ایسے واقعہات کو حفظ کر رکھا ہے جسے پڑھ کر دین
اسلام کی تعلیمات پر عمل کرنے کا جذبہ مزید بیدار ہو جاتا ہے۔ اللہ
عَزَّوَجَلَّ کی ایسی نیک بندیاں بھی ہوئی ہیں جن کو اپنے اوپر لازم
ہونے والے حقوق کی ادائیگی کی فکر لا حق رہتی اور وہ اپنی پسند و ناپسند کا
فیصلہ اللہ رب الازم اور اس کے محبوب سلطان انیماۓ کرام صَلَّی اللہ تعالیٰ عَلَیْہِ وَآلِہ وَسَلَّمَ کے احکام کو سامنے رکھ کر کرتیں۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت،
امام اہلسنت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرَّحْمَن فتاویٰ
رضویہ مُخَرَّجہ جلد 12 صفحہ 297 پر فرماتے ہیں: احادیث

میں وارید کہ حقوقِ شوہر اور ان کی شدت سُن کر متعدد بیسیوں (رضی اللہ تعالیٰ عنہن) نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے عمر بھرنکا حنه کرنے کا عہد کیا اور حضور پُر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انکار نہ فرمایا۔ اس ضمن میں جلد 12 صفحہ 297 تا 305 پر پیش کردہ روایات میں سے تین پیش کی جاتی ہیں، چنانچہ نقل کرتے ہیں:

(1) بے اذن شوہر گھر سے نکلنے کا و بال

ایک زن (یعنی خاتون) خشعمیہ نے خدمتِ اقدس حضور سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہو کر عرض کی: یا رسول اللہ! حضور مجھے سُنَا تَمَّیں کہ شوہر کا حق عورت پر کیا ہے کہ میں زَن بے شوہر ہوں اُس کے ادا کی اپنے میں طاقت دیکھوں تو نکاح کروں ورنہ یوں ہی بیٹھی رہوں۔ فرمایا: تو بیشک شوہر کا حق زوجہ پر یہ ہے کہ عورت کجا وہ (۱) پر بیٹھی ہو اور مرد اُسی سواری پر اس سے نزد کی کی چاہے تو انکار نہ کرے، اور مرد کا حق عورت پر یہ ہے کہ اس کے بے اجازت کے نفل روزہ نہ رکھے اگر کر کے گی تو عَبَث (بے کار) بھوکی پیاسی رہی روزہ قبول نہ ہوگا اور

لدنہ

(1) گواہ یعنی اونٹ کی کاٹھی جس پر دو فرداً منے سامنے بیٹھتے ہیں۔

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس کے پاس میر اذکر ہوا اور اس نے مجھ پر درپر دوپاک نہ پڑھا جتھیں وہ بد بخت ہو گیا۔

گھر سے بے اذن (یعنی بے اجازت) شوہر کہیں نہ جائے اگر
جائے گی تو آسمان کے فرشتے، رحمت کے فرشتے، عذاب
کے فرشتے سب اُس پر لعنت کریں گے جب تک پلٹ کر آئے۔
یہ ارشاد سن کر ان بی بی نے عرض کی: ٹھیک ٹھیک یہ ہے کہ میں کبھی
نکاح نہ کروں گی۔ (مجمع الزوائد ج ۲ ص ۵۶۳ حدیث ۷۴۸)

(2) نکنوں کا خون پیپ چائے تب بھی -----

ایک بی بی رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے دربارِ رہبر سید الابرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ
وسلم میں حاضر ہو کر عرض کی: میں فلاں دختر فلاں ہوں۔ فرمایا: میں
نے تجھے پہچانا اپنا کام بتا۔ عرض کی: مجھے اپنے پچا کے بیٹے فلاں عابد
سے کام ہے۔ فرمایا: میں نے اُسے بھی پہچانا یعنی مطلب کہہ۔ عرض
کی: اس نے مجھے پیام دیا ہے۔ تو حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) ارشاد
فرمائیں کہ شوہر کا حق عورت پر کیا ہے، اگر وہ (حق) کوئی چیز میرے
قابل کی ہو تو میں اُس سے نکاح کرلوں۔ فرمایا: مرد کے حق کا ایک ٹکڑا یہ
ہے کہ اگر اُس کے دونوں نکنوں خون یا پیپ سے بہتے ہوں اور عورت اُسے
اپنی زبان سے چائے تو شوہر کے حق سے ادا نہ ہوئی، اگر آدمی کا آدمی

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے مجھ پر دی مرتبین اور دی مرتب شام درود پاک پڑھائے تب اسے قیامت کے دن بھری خفاقت ملے گی۔

کو سجدہ روا ہوتا تو میں عورت کو حکم دیتا کہ مرد جب باہر سے اس کے سامنے آئے، اسے سجدہ کر کے خدا (عزیز) نے مرد کو فضیلت ہی ایسی دی ہے۔ یہ ارشاد سن کر وہ بی بی (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) بولیں: قسم اس کی جس نے **حُسُور** (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کو حق کے ساتھ بھیجا میں رہتی دنیا تک نکاح کا نام نہ لوں گی (اس کو بزاں اور حاکم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت فرمایا) (المُسْتَدِرُكُ لِلْحَاكِمِ ج ۲ ص ۳۷ حديث ۲۸۲۲)

(3) میں کبھی شادی نہ کروں گی

ایک صاحب (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اپنی صاحبزادی (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کو لے کر درگاہ عالم پناہ حضور سید العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہوئے اور عرض کی: میری یہ بیٹی (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) نکاح کرنے سے انکار کرتی ہے۔ **حُسُور** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: **اَطِّعِي اَبَاكَ** (یعنی) اپنے باپ کا حکم مان۔ اُس لڑکی (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) نے عرض کی: قسم اُس کی جس نے **حُسُور** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو حق کے ساتھ بھیجا، میں (اس وقت تک) نکاح نہ کروں گی جب تک **حُسُور** (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) یہ نہ بتائیں کہ خاؤند کا حق عورت پر کیا ہے۔ فرمایا: شوہر کا حق عورت

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اس نے ذمہ دشیریف نہ پڑھا اس نے جفا کی۔

پر یہ ہے اگر اس کے کوئی پھوڑا ہو عورت اسے چاٹ کر صاف کرے یا اس کے نھنوں سے پیپ یا خون نکلے عورت اسے نگل لے تو مرد کے حق سے ادا نہ ہوئی۔ اس لڑکی (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) نے عرض کی: قسم اس کی جس نے مُخْهُور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم) کو حق کے ساتھ بھیجا میں کبھی شادی نہ کروں گی۔ مُخْهُور پُور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم) نے فرمایا: عورتوں کا نکاح نہ کرو جب تک ان کی مرضی نہ ہو۔

(مَجْمُوعُ الزَّوَالِدِ ج ۳ ص ۵۶۲ - حديث ۷۴۹)

اسلامی بہنو! ان احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ صحابیات رضوان اللہ تعالیٰ علیہن اجمعین کی سیرت طیبہ جہاں ہمیں یہ سکھاتی ہے کہ انہیں پیش آمدہ مسائل کے بارے میں علم دین حاصل کرنے کی جُب تجوہ تھی وہیں یہ واقعات شوہر کے حقوق کے بارے میں صحابیات رضوان اللہ تعالیٰ علیہن کی مَدْنَفِی سوچ کا پتادیتے ہیں کہ وہ اپنے آپ فیصلے کرنے میں اللہ عز و جل اور اس کے رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم) کی نافرمانی سے بچنے کو سامنے رکھتیں تھیں۔ اور ان دیشہ گناہ سے بھی مقاطر رہا کرتی تھیں۔ ان احادیث مقدّسہ میں شوہر والیوں کے

فِرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جو صحیح پروزِ حجہ و دشیر فہرست گیا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

لنے بھی یہ درس ہے کہ وہ اپنے شوہر کے حقوق میں ہرگز کمی نہ کریں۔

میکے والے محتاط رہیں

سوال: آج کل اکثر میکے والے شوہر کے خلاف کان بھرتے رہتے ہیں اس کے بارے میں کچھ مدد نی پہلوں دے دیجئے۔

جواب: اول تو اسلامی بہن کو چاہئے کہ اگر سُسرال میں کوئی پریشانی ہے بھی تو اُس پر صَبِرْ کر کے اجر کمائے۔ کیوں کہ وہ جب میکے میں آ کر بھڑاس نکلتی ہے تو اکثر غمیتوں، تہمتوں، بدگمانیوں اور پردہ داریوں وغیرہ کبیرہ گناہوں کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے اور پھر میکے والے شوہر یا سُسرال کے خلاف کان بھرنے کا کام سنبھال لیتے اور یوں مزید گناہوں اور فتنوں کے راستے گھلتے ہیں۔ میکے والوں کو چاہئے کہ جب کان بھرنے یعنی شوہر یا سُسرال کے خلاف بولنے کا ذہن بنے تو کم از کم ان دور وایات کو پیشِ نظر رکھ لیا کریں: {1} حضرت سید نابریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مردی ہے کہ رحمتِ عالم، نورِ مُجَسّم، شاہ بنی آدم، رسولِ مُحتَشم صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ معظم ہے: ”جو کسی شخص کی بیوی کو اس کے خلاف بھڑکائے وہ ہم میں نہیں۔“ (مسند

فِرَمَانِ مصْكُوفٍ (صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَحْجُورٌ كُثُرٌ سَعَى زَوْدَ بَاقِيَّاً حَوْبَيْنِيْكَ تَبَارَأَ مُحْجُورٌ زَوْدَ بَاقِيَّاً لَّا هُوَ كَيْلَهُ مُغْفِرَتُ هُنَّا -

إمام احمد ج ۹ ص ۱۶ حدیث ۲۳۰۲۱ {حضرت سید ناجا بر رضی اللہ

تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ نامدار، دو عالم کے مالک و خقان، شہنشاہِ اُبَارِ صَلَّی اللَّهُ تَعَالَیٰ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ”شیطان اپنا تخت پانی پر بچھاتا ہے، پھر اپنے لشکر بھیجتا ہے، ان لشکروں میں ابلیس کے زیادہ قریب اُس کا درجہ ہوتا ہے جو سب سے زیادہ فتنے باز ہوتا ہے۔ اس کے لشکر میں سے ایک آ کر کہتا ہے: میں نے ایسا ایسا کیا ہے تو شیطان کہتا ہے: ”تو نے کچھ بھی نہیں کیا۔“ پھر ایک اور لشکر آتا ہے اور کہتا ہے: ”میں نے ایک آدمی کو اس وقت تک نہیں چھوڑا جب تک اس کے او اس کی بیوی کے درمیان جدائی نہیں ڈال دی۔“ یہ سن کر ابلیس اسے اپنے قریب کر لیتا ہے اور کہتا ہے: ”تو کتنا اچھا ہے۔“ اور اپنے ساتھ چمٹالیتا ہے۔ (صحیح مسلم ص ۱۵۱۱ حدیث ۲۷۔ ۲۸۱۳))

شوہر بے پردگی کا حکم دے تو.....؟

سوال: اگر شوہر یا سُسرال والے یا ماں باپ پر دے کے بارے میں کوئی خلاف شرع حکم دیں تو کیا کرے؟

جواب: اس بات میں اُن کی اطاعت نہیں کی جائیگی کہ گناہوں کے معاملات

فرمانِ مصطفیٰ : (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک دُرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دو حجتیں بھیجا ہے۔

میں شوہر یا والدین وغیرہ کا حکم ماننا ثواب کے بجائے گناہ ہے۔

امیر المؤمنین حضرت مولائے کائنات، علیؑ المُرَاضی شیر خدا

کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے، سرکار مدینہ، سلطان

باقرینہ، قرارِ قلب و سینہ، فیض گنجینہ، صاحبِ مُعْطَر پینہ، باعثِ نُور و

سکینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ باقیرینہ ہے: ”لَا طَاعَةٌ فِي

مَعْصِيَةِ اللَّهِ إِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوفِ۔“ یعنی اللہ عز وجل کی

نافرمانی میں کسی کی اطاعت جائز نہیں اطاعت تو صرف تیکی کے کاموں میں

ہے۔ (مسیلم ص ۱۰۲۳ حدیث ۱۸۳۰ ماس حدیث پاک میں ارشاد

فرمودہ لفظ ”مَعْرُوف“ کی تعریف بیان کرتے ہوئے مُفسر شہیر

حکیم الامّت حضرت مفتی احمد یارخان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے

ہیں، ”مَعْرُوف وہ کام ہے جسے شریعت مَنْع نہ کرے، مَعْصیَت وہ کام

ہے جسے شریعت مَنْع فرمادے۔“ (مراہ ج ۵ ص ۳۲۰)

بچوں کا پہلا مکتب ماں کی گود ہے

سوال: ایک اسلامی بہن کے لئے علم دین کے حصول کا بنیادی ذریعہ کون سا ہے؟

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بخوبی گیا وہ جنت کا راست بخوبی گیا۔

جواب: ضرورت کی قدر علم دین حاصل کرنا یقیناً ہر مسلمان مرد و عورت پر

فرض ہے جیسا کہ حدیث پاک میں فرمایا گیا: طلبُ العِلْمَ فَرِيْضَةُ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ۔ یعنی علم طلب کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ (مسنٰ ابن ماجہ ج ۱ ص ۱۳۶ حدیث ۲۲۳) لہذا اس کے لئے سعی (یعنی کوشش) کرنا لازمی ہے۔ مُحُول علم کے مختلف ذرائع میں سے ایک ذریعہ والہ دین بھی ہیں، نیچے کا پہلا مکتب ”ماں کی گود“ ہے۔

ماں باپ کیلئے ضروری ہے کہ اپنی اولاد کی صحیح اسلامی تربیت کریں۔

اس خدمت میں دو فرامینِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ملا کھٹک بجئے: {۱} ”اپنی اولاد کو تین باتیں سکھاؤ۔ (۱) اپنے نبی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کی محبت (۲) اہل بیت (رَضْوَانُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِمْ أَجَمَعِينَ) کی محبت اور (۳) قراءتِ قرآن (الْجَامِعُ الصَّفِيرُ لِلْسُّيُونِطِی)

ص ۲۵ حدیث ۳۱۱ {۲} ”اپنی اولاد کے ساتھ نیک سلوک کرو اور انھیں آداب زندگی سکھاؤ۔“ (مسنٰ ابن ماجہ ج ۳ ص ۱۸۹ حدیث ۳۷۱)

عورت شوہر سے علم حاصل کرے

سوال: شادی شدہ عورت کس طرح علم حاصل کرے؟

ضمن مصطفیٰ : (صلی اللہ علیہ و آله و سلم) جس نے کتاب میں بھجو پروردہ پاکستانی توجیب برائام اس کتاب میں لکھا ہے کافی شے اس کیلئے اس استفارت رہیں گے۔

جواب: جتنا ممکن ہو اپنے شوہر سے علم دین حاصل کرے۔ شوہر پر اس سلسلے میں

بڑی بھاری ذنے داری عائد ہوتی ہے قرآن مجید فرقان حمید پارہ 28

سورة التحریم کی چھٹی آیت: {قُوَّا نَفْسُكُمْ وَأَهْلِيْكُمْ نَارًا

ترجمہ کنز الایمان: اپنی جانوں اور اپنے گھروں کو اس آگ سے

بچاؤ } کے تحت حضرت علام جلال الدین سیوطی الشافعی علیہ

رحمة الله القوى تفسیر درمثور میں نقل فرماتے ہیں کہ حضرت علی

المُرْتَضِی شیر خدا کرم اللہ تعالیٰ وَجْهَهُ الْکَرِیم اس آیت مبارکہ کی

تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اس آیت کا تقاضا ہے کہ اپنے

آپ کو اور اپنے اہل خانہ کو خیر (یعنی بھلائی) کی تعلیم دیجئے اور انہیں

آداب زندگی سکھائیے۔ (تفسیر درمثور ج ۸ ص ۲۲۵)

اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، محمد دیدین ولیت مولانا شاہ امام

احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فلاؤی رضویہ شریف میں شوہر پر یہوی کے

حقوق بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: ”نَفْقَهَ سَكْنَیٰ“ (یعنی گزارے

کے آخر اجاجات و رہائش کیلئے مناسب جگہ)، مہر، حُسْنِ معاشرت (یعنی اچھی

طرح رہنے سہنے کا ڈھنگ)، نیک باتوں اور حیاء و حجاب (یعنی شرم و

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) جس کے پاس میر اذکر ہوا اور اس نے مجھ پر دپڑ دپاک نہ پڑھا جتھیں وہ بد بخت ہو گیا۔

پردے کی تعلیم و تاکید اور اس کے خلاف (عمل کرنے) سے منع
التهید یہ (یعنی سمجھائے دھمکائے نیز) ہر جائز بات میں اس کی دلجوئی
(کرے)۔
(فتاویٰ رضویہ ج ۲۳ ص ۳۷۱)

شرعی مسئلہ درپیش ہو تو اس کی معلومات کی ترکیب بہار شریعت میں
یہ بیان کی گئی ہے: ”عورت کو مسئلہ (مس۔ ع۔ لہ) پوچھنے کی ضرورت
ہو تو اگر شوہر عالم ہو تو اس سے پوچھ لے اور عالم نہیں تو اس سے کہے
وہ پوچھ آئے اور ان صورتوں میں اُسے خود عالم کے بیہاں جانے کی
اجازت نہیں اور یہ صورتیں نہ ہوں تو جاسکتی ہے۔“

(بہار شریعت حصہ ص ۹۹، عالمگیری ج ۱ ص ۳۲۱)

عورت کا عالمہ کے پاس جا کر پڑھنا

سوال: کیا عورت علم دین سکھنے عالمہ کے پاس جاسکتی ہے؟

جواب: ماں باپ اور شوہر کے ذریعے فرض علوم سکھنا ممکن نہ ہو تو صحیح العقیدہ
ستی عالمہ سے علم دین حاصل کرنے کیلئے جاسکتی ہے۔ صحابہ کرام
علیہم الرضوان کے دور میں امّھاٹ المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے پاس
خواتین حاضر ہوتیں اور ان سے دین کی تعلیم حاصل کر کے اپنی پیاس

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ علیہ و آله و سلم) جس لے مجھ پر دل مرتب ہی اور دل مرتب شام درود پاک پڑھائے قیامت کے دن بیری خفاخت ملے گی۔

بجھاتی تھیں۔ موجودہ دور میں بھی اسلامی بہنیں دینی تعلیم کے لئے نیک سیرت علمات (عالیٰ مات) سے دین حاصل کر سکتی ہیں اور وہ سُنّتی ادارے جہاں پر دے کے شرعی تقاضے پورے کئے جاتے ہوں وہاں جا کر بھی فرض علوم سیکھے جاسکتے ہیں۔ دعوتِ اسلامی کے زیر اہتمام جامعۃ المدینہ للبَنَات بھی اسلامی بہنوں کے لئے فرض علوم سیکھنے کا بہترین ذریعہ ہیں جہاں مکمل پر دے کے ساتھ اسلامی بہنیں ہی تدریس کے فرائض انجام دیتی ہیں۔

علم سیکھنے کا ذریعہ سُنّتوں بھرے اجتماعات بھی ہیں

سوال: کیا دعوتِ اسلامی کے اسلامی بہنوں کے سُنّتوں بھرے اجتماعات بھی فرض علوم سیکھنے کا ذریعہ ہیں؟

جواب: کیوں نہیں مگر یہ ضروری ہے کہ ان میں حاضری کیلئے آتے جاتے ہوئے اور اس سُنّتوں بھرے اجتماع کے اندر بھی اسلامی بہنوں کے شرعی پر دے کے تمام شرائط پورے ہوتے ہوں۔ مبلغہ کیلئے لازی ہے کہ صحیح العقیدہ سُنّتی عالمہ ہوا اور جو کچھ بیان کرے وہ بھی ذریست ہو یا اگر عالمہ نہ ہو تو کسی صحیح العقیدہ سُنّتی عالم کی کتاب سے دیکھ کر من و عن

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے ذمہ دشیریف نہ پڑھا اُس نے جفا کی۔

(یعنی ہوں کاتوں) بیان کرتی ہو۔ **الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ دُعَوَتِ اِسْلَامِ**
 کے مدنی ماحول میں اسلامی بہنوں کے سنتوں بھرے اجتماعات
 میں ان شرائط کی پابندی کی بیہت سخت تاکید ہے۔ دعوتِ اسلامی کے
مُبَلِّغِینَ وَ مُبَلِّغَاتِ کو زبانی بیان کرنے کی اجازت نہیں۔ انہیں
 علماءِ الہست کی کتابوں سے حسب ضرورت فوٹو کا پیاں کرو اکراپی
 ڈائری میں پچھاپ کر کے دیکھ کر بیان کرنا ہوتا ہے۔

ذیارتِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰیہِ وَآلِہِ وَسَلَّمَ

اسلامی بہنو! کاش! ہر مسلمان تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی
 تحریک، دعوتِ اسلامی کے ساتھ وابستہ ہو کر سنتوں سیکھنے سکھانے
 والے عاشقانِ رسول میں شامل ہو جائے، ہر درس اور ہر سنتوں بھرے
 اجتماع میں اول تا آخر حاضری کی سعادت حاصل کرے اور اس کیلئے
 صدقی دل سے چد و چہد کرے، ایک اسلامی بہن پر سر کارِ مدینۃ صَلَّی اللہ
 تعالیٰ علیہ وَآلِہِ وَسَلَّمَ کے لطف و کرم کا ایمان افروز واقعہ سننے اور جھومنے،
 چنانچہ **بِہ مَبَر** (کشمیر) کی ایک اسلامی بہن کا تحریری بیان کچھ اس
 طرح ہے کہ ہمارے گھر سے کچھ فاصلے پر اسلامی بہنوں کا ہفتہ

فرومان صطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جو صحیح پر روزِ ہجۃُ الرُّشْدِ میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

وارستوں بھرے اجتماع ہوتا ہے۔ ایک دن چند اسلامی ہمینہ ہمارے گھر بھی آئیں اور ہمیں ستون بھرے اجتماع میں شرکت کی دعوت پیش کی۔ ان کی ملنساری اور عاجزی بھرے لبجے کا اثر تھا کہ میری دو ہمینہ پابندی کے ساتھ ستون بھرے اجتماع میں شریک ہونے لگیں مگر میں اکثر غیر حاضر ہو جایا کرتی تھی۔ ایک روز زدرا آرام کرنے کے لئے لیٹی تو آنکھ لگ گئی، میں سوتو کیا گئی میرا سویا ہوا بھاگ (یعنی نصیبہ) جاگ اٹھا تھی کہتی ہوں مجھے خواب میں جناب رسالت مآب صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَآلِہ وَسَلَّمَ کی زیارت نصیب ہو گئی۔ میں نے اپنے چند مسائل اپنے غم خوار آقا صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَآلِہ وَسَلَّمَ کی بارگاہ بے کس پناہ میں عرض کئے تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَآلِہ وَسَلَّمَ کے مبارک ہونوں کو ٹبیش ہوئی، رحمت بھرے میٹھے بول میرے کانوں میں رس گھولنے لگے جن کے الفاظ کچھ یوں تھے: ”دعوتِ اسلامی کے اجتماع میں شرکت کیا کرو۔“ پھر میری آنکھ کھل گئی۔ اُسی وقت میں نے فیت کی کہ آئندہ پابندی سے ستون بھرے اجتماع میں شرکت کروں گی۔ **الْحَمْدُ لِلّهِ عَزَّوَجَلَّ** اب مجھے پابندی سے ستون بھرے

فَرَمَانِ مَصْكُوفٍ (صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَحْمُودٌ بْنُ دَعْوَةٍ مَّا كَيْدَ لَهُ بَعْدَ مَنْ يَرَى مَغْفِرَتَهُ هُوَ.

اجماع میں شرکت کی سعادت حاصل ہو رہی ہے۔ میں نے یہ بھی نیت
کی ہے کہ اگر مَدْنَبِی مرکز نے اجازت بخشی تو ان شَاءَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ
جلد ہی اپنے گھر میں سنتوں بھر جماعت شروع کر دوں گی۔

عَالَمُ نَهْ مُقْتَنِي ہوں نَهْ زَاهِدُ نَهْ پَارِسَا
ہوں أَتَتِي تَمَهَّارَا گَنْهَگَارِ يَارِسُولِ

صَلَّوْا عَلَى الْحَيْبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

آقا امت کی حالت سے باخبر رہتے ہیں

سَبْحَنَ اللَّهُ! آج بھی ہمارے غیب دا ان آقا صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اپنی امت کے حال سے باخبر ہیں اور خوابوں میں جا کر خیر خواہی
فرماتے ہیں۔ چنانچہ ایک بزرگ فرماتے ہیں: میں حمام میں گر گیا،
میرے ہاتھ پر سخت چوٹ آئی جس سے سُوجن آگئی، بہت سخت درد ہو
رہا تھا، درایں اثنا میری آنکھ لگ گئی، خواب میں محبوب رب الارباب،
نُبُوت کے ماہتاب، رسالت کے آفتاب، راحت قلب بے تاب،
جناب رسالت آب عَزَّ وَجَلَّ وَصَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کا جلوہ عالم تاب نظر
آیا، لب ہائے مبارک کو جنتی ہوئی رحمت کے پھول جھوڑنے لگے میٹھے

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ و آله و سلم) مجھ پر درود پاک پڑھنا بخوبی گایا و جنت کا راست بخوبی گیا۔

بول کچھ یوں ترتیب پائے: ”بیٹا! تمہارے دُرود نے مجھے مُتوجہ کیا۔“ صبح اٹھا تو مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مُرکت سے نہ دردخانہ و رم (یعنی سُونج)۔ (سعادۃ الدارین ص ۱۳۰)

اجازت کے بغیر اجتماع کیلئے گھر سے نکلنا
سوال: اگر عورت کو اس کے ماں باپ یا شوہر علم دین کی مجلس (ستوں بھرے اجتماع) سے روکتے ہوں تو کیا کرے؟

جواب: اُن کی اطاعت کرے۔ ہاں فرض علوم مثلاً طہارت، نماز، روزہ وغیرہ سے متعلق ضروری معلومات اگر گھر سے نکلے بغیر حاصل نہ ہو سکتی ہوں تو اب ان فرض علوم کو سیکھنے کیلئے جانے میں اجازت کی حاجت نہیں۔

سوال: آج کل اسلامی بہنوں کے اجتماع میں ماںک کے ذریعے اسلامی بھائیوں کے بیان سنائے جاتے ہیں کیا ایسا کرنا شرعاً درست ہے؟

جواب: شرعی تقاضے پورے ہوتے ہوئے تو درست ہے۔ میرے آقا علی حضرت، امام اہل سنت، مجید دین و ملت مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں: ”عورتیں نمازِ مسجد سے منوع ہیں اور

واعظ (یعنی وعظ کہنے والا) یا میلا دخوال اگر عالم سنی صحیح العقیدہ ہو اور اوسکا وعظ و بیان صحیح و مطابق شرع ہو اور (عورت کی آنے) جانے میں پوری احتیاط اور کامل پرده ہو اور کوئی احتمال فتنہ (یعنی فتنے کا خوف) نہ ہو اور مجلسِ رجال (یعنی مردوں کی بیٹھک) سے دور (جہاں ایک دوسرے پر نظر نہ پڑتی ہو اسی جگہ) ان کی نیشت ہو تو حرج نہیں۔“

(فتاویٰ رضویہ ج ۲۲ ص ۲۳۹)

مرد کے پاس عورت کا پڑھنا

سوال: پرے کے پچھے رہ کر عورت کا مرد سے پڑھنا کیسا؟

جواب: اگر پردے میں رہ کر پڑھانے والا مرد جوان ہے تو اسلامی بہنوں کو اس کے پاس جانے کی شرعاً اجازت نہیں اور نہ ہی پڑھانے کے اس انداز کو ”مجلس وعظ“ کی رخصت پر قیاس کرنا درست۔ مجلس وعظ یا سُنّتوں بھرے اجتماع میں پردے کی پابندی کے ساتھ ایک آدھ اجتماعی بیان ہوتا ہے جبکہ پڑھنے پڑھانے کا معاملہ جدا ہے، اس میں پردے کے باوجود پڑھنے والیاں لگی بندھی اور جانی پچانی ہوتی ہیں لہذا خطرات بہت زیادہ ہوتے ہیں۔ میرے آقا، اعلیٰ حضرت،

ضرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آله و سلم) جس نے کتاب میں بھجو پروردہ پاکستانی توجیب بین امام اس کیلئے اس کیلئے استفار کرتے رہیں گے۔

امام اہلسنت، مجید دین ولت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن نے اسی پر پردے کی تمام تر پابندی کے باوجود عورت کو علم دین سکھنے کیلئے جوان پیرو کے پاس جانے کی اجازت نہیں دی۔
 چنانچہ فتاویٰ رضویہ شریف میں فرماتے ہیں: ”اگر بدن موٹے اور ڈھیلے کپڑوں سے ڈھکا ہے، نہ ایسے باریک (کپڑے) کہ بدن یا بالوں کی رنگت چمکے نہ ایسے تنگ (کپڑے) کہ بدن کی حالت (یعنی کسی عضو کی گواہی یا ابھار وغیرہ) دکھائیں اور جانا تہائی میں نہ ہو اور پیسو
جوان نہ ہو (یعنی ایسا کریہ المنظر ضعیف مثلاً چہرے پر جھر یہ والا اور شہوت کے تعلق سے بالکل بے کشش ہونا چاہئے کہ جس سے طرفین یعنی پر اور مردینی میں سے کسی ایک کی جانب سے بھی شہوت کا اندریشہ نہ ہو) غرض کوئی فتنہ نہ فی الحال ہونہ اس کا اندریشہ (آنندہ کیلئے) ہو تو علم دین (اور) اُمورِ راہِ خدا عز وجل سکھنے کے لئے جانے اور بُلانے میں کوئی حرج نہیں۔“ (فتاویٰ رضویہ ج ۲۲ ص ۲۳۰)

عورت عالم کا بیان سننے کیلئے نکل سکتی ہے یا نہیں؟

سوال: کیا اسلامی بہن عالم کا بیان سننے کے لئے پردے میں رہتے ہوئے گھر

فَرْمَانِ مَصْكَافِيٍّ: (صلی اللہ علیہ و آله و سلم) مجھ پر دُر دپا کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

سے باہر نکل سکتی ہے؟

جواب: بعض قیودات کے ساتھ حصول علمِ دین کی نیت سے گھر سے نکل سکتی ہے۔ چنانچہ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اہل سنت، مجددِ دین و ملت مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں: ”عورت میں نمازِ مسجد سے منوع ہیں اور واعظ (یعنی وعظ کہنے والا) یا میلادِ خواں اگر عالمِ سُنّی صحیحُ الْعَقِیدہ ہو اور اوس کا وعظ و پیان صحیح و مطابقِ شرع ہو اور (عورت کی آنے) جانے میں پوری احتیاط اور کامل پرداہ ہو اور کوئی احتمالِ فتنہ (یعنی فتنے کا خوف) نہ ہو اور مجلسِ ریجال (یعنی مردوں کی میٹنگ) سے دور (جہاں ایک دوسرے پر نظر نہ پڑتی ہو) ان کی نشست ہو تو حرج نہیں۔“ (فتاویٰ رضویہ ج ۲۲ ص ۲۳۹)

جَنَّتِ میں کے جانے والے اعمال

اسلامی بہنو! دعوتِ اسلامی کے مَدْنَفِ ماخول کے ساتھ وابستگی سے زندگی میں وہ وہ حیرت انگیز تبدیلیاں آتی ہیں کہ کئی اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں نے اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: کاش! ہمیں کہت پہلے دعوتِ اسلامی کا مَدْنَفِ ماخول مُیَسِّر آگ کیا ہوتا! دعوتِ

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آله و سلم) جس نے مجھ پر دی مریت گئی اور میری شام درود پاک پڑھائے تیامت کے دن بیری خیافت ہے۔

اسلامی کے مَدْنَی ماحول کی بَرَکَتوں سے مالا مال ایک مَدْنَی بہار مُلاکھہ فرمائیے چُجَانچہ بابُ الاسلام (سنہ) کی ایک اسلامی بہن دعوتِ اسلامی کے مشکل بار مَدْنَی ماحول سے وابستہ ہونے کا سبب کچھ یوں بیان کرتی ہیں: میں نمازیں قضا کرنے، بے پردگی اور فلم بنی جیسے کثیر گناہوں میں گرفتار ہو کر وقت کے انمول ہیروں کو بر بادی آخوت کا سامان خریدنے میں صرف (یعنی خرچ) کرنے اور جہنم میں لے جانے والے اعمال کی بجا آوری میں مصروف تھی۔ افسوس! گناہوں کی دلدل میں گلے گلے تک ڈنس جانے کے باوجود مجھے احساس تک نہ تھا کہ یہ تمام افعال خداومصطفیٰ عَزَّوَ جَلَّ و صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو نار ارض کرنے والے ہیں۔ میری اصلاح کا سبب وہ تینتی لمحات بنے جو میں نے دعوتِ اسلامی کے اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں گزارے۔ اس اجتماع میں شریک ہونے کا وسیلہ ایک مبلغہ دعوتِ اسلامی کی انفرادی کوشش بنی۔ اجتماع میں شرکت کی سعادت تو کیا ملی میرا دل چوت کھا کر رہ گیا! بے وفا دنیا سے میرا دل ٹوٹ گیا، وہ دل جو کبھی دنیا کی زنگینیوں

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آله و سلم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرود پڑھتہ را ذرود مجھ تک پہنچتا ہے۔

میں گم رہتا تھا، اب اُس سے اُچاٹ ہو چکا تھا۔ مجھے یہ احساس ہو چلا
تھا کہ۔

ایک جھونکے میں ادھر سے ادھر چار دن کی بہار ہے دنیا
زندگی نام ہے اس کا مگر موت کا انتظار ہے دنیا
الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ میں گناہوں سے توبہ کر کے جہت میں لے
جانے والے اعمال میں لگ گئی۔ **الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ** میں نے
دعوتِ اسلامی کا مذہنی کام کرنا شروع کر دیا، تادم تحریر ایک حلقة
مُشاورت کی ذمہ داری حیثیت سے سُنتوں کی خدمت کی سعادت
حاصل کر رہی ہوں۔

گناہوں نے کہیں کا بھی نہ چھوڑا کرم مجھ پر حبیب کر بیا ہو
مری بد عادتیں ساری چھٹیں گی اگر لطف آپ کا یا مصطفیٰ ہو
صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ

دعوتِ اسلامی کا 99% کام انفرادی کوشش سے ہے
اسلامی بہنو! دیکھا آپ نے! انفرادی کوشش کی کیسی بُرَّتیں نصیب
ہوئیں! بربادی آخرت کے سنگاخ راستے پر گامزناں اسلامی بہن

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے مجھ پر دوس مرتبہ ڈرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سورتین نازل فرماتا ہے۔

کوَالْحَمْدُ لِلّهِ عَزَّوَجَلَّ جَنَّتٍ مِّنْ لَجَانِهِ وَالشَّاهِرَاهِ حَلَنِي کی توفیق
مل گئی۔ یقیناً نیکی کی دعوت کے مدنی کام میں انفرادی کوشش کو
بڑا عمل و خل ہے جس کے ہمارے میٹھے آقا، مدنیے والے مصطفےٰ ملی
اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نیز سب کے سب آنبیاءؐ کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام نے نیکی
کی دعوت کے کام میں انفرادی کوشش فرمائی ہے۔ ”بے شک دعوتِ
اسلامی کا تقریباً 99% (ننانوے فیصد) مدنی کام انفرادی کوشش
کے ذریعے ہی ممکن ہے۔“ اجتماعی کوشش کے مقابلے میں انفرادی
کوشش بے حد آسان ہے کیونکہ اجتماع میں بہت ساری اسلامی
بہنوں کے سامنے ”بیان“ کرنے کی صلاحیت ہر ایک میں نہیں ہوتی
جبکہ انفرادی کوشش ہر وہ اسلامی بہن بھی کر سکتی ہے جسے بیان کرنا گُجا
بولنا بھی نہ آتا ہو۔ ہر اسلامی بہن کو چاہئے کہ مدنی مرکز کے دیئے
ہوئے طریقہ کار کے مطابق اسلامی بہنوں (خواہ ان کا تعلق زندگی کے کسی
بھی شعبے سے ہو) کو بے دھڑک نیکی کی دعوت پیش کرے۔ کیا عجب کہ
آپ کے چند کلمات کسی کی دنیا و آخرت سنوارنے اور آپ کے لئے
کثیر ثواب جا ریہ پانے کا ذریعہ بن جائیں۔

فرمانِ مصطفیٰ : (صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آله و سلم) جس نے مجھ پر ایک دُرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دو رحمتیں بھیجتا ہے۔

انفرادی کوشش کرتی رہیں
نیکیوں سے جھولیاں بھرتی رہیں
صلوٰ اعلیٰ الحبیب ! صلی اللہ تعالیٰ علیٰ محمد

خطرناک زہریلا سانپ

سوال : بیوی کے گھر سے باہر نکلنے پر شوہر کے بُرا منانے کے تعلق سے صحابہ
کرام علیہم الرضوان کا کوئی واقعہ متاد تھے۔

جواب : ایک غیر تمدن صاحابی کی حکایت سننے اور عبرت سے سرد ہنسنے۔ چنانچہ
حضرت سید نا ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ایک نوجوان
صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نئی نئی شادی ہوئی تھی۔ ایک بار جب وہ اپنے
گھر تشریف لائے تو دیکھا کہ ان کی دلہن گھر کے دروازے پر کھڑی
ہے، مارے جلال کے نیزہ تان کر اپنی دلہن کی طرف لپکے۔ وہ گھبرا کر
پیچھے ہٹ گئی اور روکر پکاری: میرے سرتاج! مجھے مت ماریئے، میں
بے قصور ہوں، ذرا گھر کے اندر چل کر دیکھنے کہ کس چیز نے مجھے باہر
نکالا ہے! چنانچہ وہ صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اندر تشریف لے گئے، کیا دیکھتے
ہیں کہ ایک خطرناک زہریلا سانپ گنڈلی مارے بچھونے پر

فرمانِ مصطفیٰ : (صلی اللہ تعالیٰ علیہ الودّ وَسَلّمَ) جب تم علین (بیوی اپا) پر زد پا پر قوتِ محی پڑھوے تھے میں تمام جوان کے کرب کا رسول ہوں۔

بیٹھا ہے۔ بے قرار ہو کر سانپ پروار کر کے اس کو نیزے میں پڑا لیا۔

سانپ نے تڑپ کر ان کو ڈس لیا۔ زخمی سانپ تڑپ تڑپ کر مر گیا اور وہ

غیرت مند صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی سانپ کے زہر کے اثر سے جام شہادت

نوش کر گئے۔ (صَحِيْحُ مُسْلِمٌ ص ۲۲۸ حدیث ۲۳۶ اللَّهُ أَعْزَوْ جَلَّ كَوْنُ

پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

امین بِحَاهِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

کیا پردہ ترقی میں رُکاوٹ ہے؟

سوال : بعض لوگ کہتے ہیں، کفار یہٹ آگے نکل چکے ہیں، پردے پختی مسلمانوں

کی ترقی میں رُکاوٹ ہے!

جواب : مسلمانوں کی ترقی میں پردہ نہیں درحقیقت بے پروگی رُکاوٹ بنی

ہوئی ہے! جی ہاں، جب تک مسلمانوں میں شرم و حیا اور پردے کا دور

دورہ رہا تک وہ فتوحات پر فتوحات کرتے چلے گئے یہاں تک کہ

دنیا کے بے شمار ممالک پر پرچمِ اسلام لہرانے لگا۔ پردہ میں ماوں

نے بڑے بڑے بہادر جنگیل و سپہ سالار، عظیم حکمران، علمائے

ربانیین (ربانی۔ یعنی) اور اولیائے کاملین کو حتم دیا، تمام امہات

امم ممین و جملہ صحابیّات سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم و رضی اللہ تعالیٰ عَنْہُنَّ بِاپرده تھیں، حسین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی والدہ ماجدہ خاتون جست سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہما بِاپرده تھیں، سرکار بغداد حضور غوث اعظم علیہ رَحْمَةُ اللَّهِ الْأَكْرَمِ کی والدہ محترمہ سیدنا امّم الخیر فاطمہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بِاپرده تھیں۔ الگرض جب تک پرده قائم تھا اور عفت مآب خواتین چادر اور چار دیواری کے اندر تھیں، مسلمان خوب ترقی کی ممتاز طے کرتا رہا اور کافروں پر غالب رہا۔ جب سے کفار مکار کے زیر اثر آ کر مسلمانوں نے بے پردگی کا سلسلہ شروع کیا ہے، مسلسل تنزّل کے گھرے گڑھے میں گرتے چلتے جا رہے ہیں، کل تک جو گقاں بد نجام مسلمان کے نام سے لرزہ برآندام تھے آج وہ مسلمانوں کی بے پردگیوں اور بد عملیوں کے باعث غالب آ چکے ہیں، اسلامی ممالک پر باقاعدہ جارحانہ حملہ ہو رہے ہیں اور ظالمانہ قبضے کے جا رہے ہیں مگر مسلمان ہے کہ ہوش کے ناخن نہیں لیتا۔ آہ! آج کا نادان مسلمان. T.V.، C.R.، INTER NET اور V.C.R. پر فلمیں ڈرامے چلا کر، بے ہودہ فلمی گیت گنکنا کر، شادیوں میں ناج

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا رودہ مجھ پر زر و دریف نہ پڑھنے لوگوں میں وہ کنون ترین شخص ہے۔

غدیر کے بارے میں حوالہ جات
غدر مان مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اس شخص کی ناک آبودھو جس کے پاس میرا ذکر ہوا وہ مجھ پر رُزو پاک نہ پڑے۔

رنگ کی محفلیں جما کر، کافروں کی نقائی میں داڑھی منڈا کر،
کفار جیسا بے شرمانہ لباس بدن پر چڑھا کر، اسکوڑ کے پیچھے
بے پردہ بیگم کو بٹھا کر، بے حیا بیوی کو میک اپ کروا کر مخلوط
تفریح گاہ میں لے جا کر، اپنی اولاد کو دنیوی تعلیم کی خاطر کفار
کے ممالک میں کافروں کے سپرد کروا کرنے جانے کس قسم کی
ترقی کا مُثلاشی ہے!

وہ قوم جو کل تک کھیاتی تھی شمشیروں کے ساتھ

سینما دیکھتی ہے آج وہ شمشیروں کے ساتھ

حقیقت میں کامیاب کون؟

افسوس صدر کڑور افسوس! آج کثیر مسلمان جھوٹ، غیبت، تہمت،
خیانت، زنا، شراب، جو، فلمیں ڈرامے دیکھنے اور گانے باجے وغیرہ
سننے کے گناہ بے با کانہ کئے جا رہے ہیں، اکثر مسلمان عورتوں نے
مردوں کے شانہ بہ شانہ چلنے کی ناپاک دھن میں حیا کی چادر اُتار
چھینتی ہے اور اب دیدہ زیب ساڑھیوں، نیم غریاں غراروں، مردانہ
وَضْع کے لباسوں، مرد جیسے بالوں کے ساتھ شادی ہالوں، ہولوں،

غدیر کے بارے میں حوالہ جات
فاطمہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے مجھ پر روزِ شعور دوبارہ رُزوپاک پڑھا اس کے دوسراں کے گناہ متعاف ہوں گے۔

تفریح گاہوں اور سینما گھروں میں اپنی آخرت برbad کرنے میں مشغول ہیں۔ خدا کی قسم! موجودہ روش میں نہ ترقی ہے نہ کامیابی۔ ترقی اور کامیابی صرف و صرف اللہ رسول عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی فرمان برداری کرتے ہوئے اس مختصر ترین زندگی کو ستون کے مطابق گزار کر ایمان سلامت لئے قبر میں جانے اور جہنم کے ہولناک عذاب سے نجح کر جتنے الگ دوں پانے میں ہے۔ چنانچہ پارہ 4 سورہ آل عمران کی آیت نمبر 185 میں ارشادِ خداۓ حَمْن عزوجل ہے:

**فَمَنْ ذُرْخِرَهُ عَنِ النَّارِ وَأُدْخَلَ
الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ**

ترجمہ کنزُ الایمان: جو آگ سے بچا کر جتنے میں داخل کیا گیا

(ب) آل عمران (۱۸۵) وہ مراد کو پہنچا۔

جہنم میں عورتوں کی کثرت

آہ! آہ! آہ! عورتوں میں بے پردگی اور گناہوں کی کثرت ہونا انتہائی تشویشناک ہے، خدا کی قسم! جہنم کا عذاب برداشت نہیں ہو سکے گا۔ صحیح مسلم میں ہے: حُسْنُ نِعْمَتِ كَرِيمٍ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَا ارشادِ عبرت بنیاد ہے: میں نے جہنم میں ملاحظہ فرمایا کہ عورتیں جہنم میں

فرمانِ مصکفی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) مجھ پر ڈر و در شریف پر حضرت علام پر حضرت بیہقی گا۔

(صحیح مسلم ص ۲۲۸ حدیث ۷۳۷)

زیادہ ہیں۔

یہ شرح آئیہ عصمت ہے جو ہے بیش نہ کم دل و نظر کی تباہی ہے قرب نا محروم
جیسا ہے آنکھ میں باقی نہ دل میں خوفِ خدا بہت دنوں سے نظامِ حیات ہے برحم
یہ سیر گاہیں کہ مشکل ہیں شرم و غیرت کے یہ معصیت کے مناظر ہیں زینتِ عالم
یہ نہیں باز سا بُرْقَع یہ دیدہ زَبِیْبِ نقابِ جھلک رہا ہے جھلا جھل قیص کاریشم
نہ دیکھ رشک سے تہذیب کی نمائش کو کہ سارے پھول یہ کاغذ کے ہیں خدا کی قسم
وہی ہے راہ ترے عزم و شوق کی منزل جہاں ہیں عائشہ و فاطمہ کے نقشِ قدم

تری حیات ہے کردارِ رابعہ بصری

ترے فسانے کا موضوع عصمتِ مریم

صَلُّو اَعَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

تُوبُوا إِلَى اللَّهِ! اسْتَغْفِرُ اللَّهِ

صَلُّو اَعَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

بِغَيْرِ تِیْ کی انتہا

کافروں کی الٹی ترقی کی ریس کرتے ہوئے بے پردگی اور بے

حیائی کا بازار گرم کرنے والے ذرا غور تو فرمائیں۔ یورپ، امریکہ

فرمانِ مصطفیٰ : (صلی اللہ علیہ و آله و سلم) جس نے مجھ پر ایک دُرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دو حجتیں بھیجا ہے۔

اور ان سے مُتأثر ہونے والے ملکوں میں کیا ہو رہا ہے! قص گاہوں
 میں لوگ اپنی آنکھوں سے اپنی بہو بیٹیوں کو دوسروں کی آغوش میں
 دیکھتے ہیں اور اُس سے مس نہیں ہوتے بلکہ وہ دیوٹ فخر سے اتراتے
 ہوئے داد دے رہے ہوتے ہیں! بے پرداہ اور فیشن ایبل عورتوں کے
 ”منہ کالے“ ہونے کی حیا سوز خبریں آئے دن اخبارات میں پچھتی
 ہیں۔ وہ عورت جو مرد کی شہوت رانی کا شکار ہوتی ہے اُسے اگر حمل ٹھہر
 گیا تو وہ کہاں سرچھپائے گی؟ حمل گرانے کی صورت میں وہ اپنی جان
 بھی کھو سکتی ہے۔ چلنے مانا کہ یورپ کے ترقی یافتہ ممالک میں ایسے
 آپستان موجود ہیں جو اس مقاطِ حمل (یعنی حمل گرانے) کی ”خدمت“، انجام
 دیتے ہیں اور ایسی پناہ گاہیں بھی موجود ہیں جہاں غیر شادی شدہ ماوں
 کو ”پناہ“ مل جاتی ہے لیکن کیا معاشرے میں انھیں کوئی قابلِ احترام
 مقام بھی نصیب ہو سکتا ہے! مانا کہ رُسو اہو کران دونوں (یعنی غیر شادی
 شدہ جوڑے) نے اپنے کیے کی دنیا میں ہاتھوں ہاتھ سزا پائی لیکن وہ بچہ
 جو اس طرح پیدا ہوا ہے اگر زندہ نج بھی گیا تو اُس کا کیا بنے گا؟ اس
 کے ہوں کار باپ نے بھی اس سے آنکھیں پھیر لیں، بد کار مال بھی

فرمانِ مصکفیٰ (صلی اللہ علیٰ علیہ وآلہ وسلم) جو مجھ پر رود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راست بھول گیا۔

اُسے کچرا گونڈی یا کسی محتاج خانے میں چھوڑ کر چلی گئی!

ستّر هزار حرامي بچے

دوسری جنگِ عظیم میں امریکہ کے سپاہی اپنے دوست ملک برطانیہ کی مدد کے لئے ”تشریف“ لائے تھے۔ وہ چند سال برطانیہ میں ٹھہرے اور جب گئے تو سرکاری اعداد و شمار کے مطابق ستّر ہزار حرامي بچے چھوڑ کر گئے! یورپ کے بعض ملکوں میں حرامي بچوں کی شرح پیدائش سائٹھ فی صد سے بھی متباہز ہو گئی ہے اور کنواری ماں کی تعداد میں ہوشیر باضافہ ہو رہا ہے۔ طلاقوں کی کثرت ہے، گھروں میں سکون کی دولت نہیں ملتی، میاں بیوی میں اعتماد مقصود (یعنی غائب) ہے زوجہ اور خاؤند میں سچی محبّت کافقد ان ہے۔ برداشت اور ایثار کا جذبہ ختم ہو چکا ہے، کوئی بات کسی کی مرضی کے خلاف ہو گئی جبٹ طلاق حاصل کر لی۔ غور فرمائیے! میاں بیوی کی ہی ہم آہنگی جو کہ معاشرہ کی خشت اول (یعنی پہلی اینٹ) ہے اور محکم اساس (یعنی مضبوط بنیاد) بھی یہی ہے کہ جس پر معاشرے کا محل تعمیر کیا جاسکتا ہے، اگر یہ بنیاد ہی کمزور ہو گی تو صحّت مند معاشرہ کیسے تعمیر ہو گا؟

ضرمان مصطفیٰ : (صلی اللہ علیہ و آله و سلم) جس نے کتاب میں بھجو پورو داکھات جب تک بیران اس کتاب میں لکھا رہے گا فرمائے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

الْحَمْدُ لِلّهِ عَزَّوَجَلَّ اسلام نے جن چیزوں کے بجالانے کا حکم دیا ہے
 ان میں ہمارا بھلا ہے اور جن چیزوں سے روکا ہے انہیں کرنے میں
 ہمارا نقصان ہے۔ یہ دینِ ابتدک کے لئے ہے اس لئے کوئی ایسا
 وقت نہیں آ سکتا کہ اس کی حرام کی ہوئی چیزیں حلال ہو جائیں یا ان
 پر مرتب ہونے والے نقصانات ختم ہو جائیں۔

اٹھا کر بھینک دے اللہ کے بندے

نئی تہذیب کے انڈے ہیں گندے

چادر اور چار دیواری کی تعلیم کس نے دی؟

سوال : بعض آزاد منش مردوں عورت کہتے ہیں کہ علمائے کرام عورتوں کو چار

دیواری میں ڈھناد بینا چاہتے ہیں!

جواب : اس میں علمائے کرام کا اپنا کوئی ذاتی مفاد نہیں۔ یہ دنیا کے کسی عالم

دین کا نہیں، ربُّ الْعَالَمِينَ جَلَّ جَلَّهُ کا ارشادِ حقیقت بُنیا دے ہے:

وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَ وَلَا تَبَرَّجْ جُنَ تَرْجِمَةٌ كِنْزُ الْإِيمَانِ اور اپنے

تَبَرُّجُ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَى گھروں میں ٹھہری رہو اور بے پردہ نہ

(ب ۲۲ الاحزاب ۳۳) رہو جیسے اگلی جایا یت کی بے پردگی۔

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ و آله و سلم) جس کے پاس میر اذکر ہوا اور اس نے مجھ پر درپر دباؤک نہ پڑھا جتھیں وہ بد بخت ہو گیا۔

دیکھا آپ نے! عورت کیلئے چادر اور چار دیواری کا حکم کسی عام شخص کا نہیں، ہم سب کے پالنے والے ربِ مصطفیٰ عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والسلام کا فرمان عالی ہے۔

صَلُّوٰ عَلَى الْحَبِيبِ! صَلُّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ
تُوبُوا إِلَى اللَّهِ! أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ
صَلُّوٰ عَلَى الْحَبِيبِ! صَلُّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ
عورت کی مُلازَمت کے بارے میں سُوال جواب

سوال: کیا عورت مُلازَمت کر سکتی ہے؟

جواب: پانچ شرطوں کے ساتھ اجازت ہے۔ پنج میرے آقا علی حضرت، امام اہل سنت، مجدد دین و ملت مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں: ”یہاں پانچ شرطیں ہیں ﴿1﴾ کپڑے باریک نہ ہوں جن سے سر کے بال یا کلامی وغیرہ ستر کا کوئی حصہ چمکے ﴿2﴾ کپڑے تنگ و پھست نہ ہوں جو بدن کی ہیئتات (یعنی سینے کا ابھار یا پنڈلی وغیرہ کی گولائی وغیرہ) ظاہر کریں ﴿3﴾ بالوں یا گلے یا پیٹ یا کلامی یا پنڈلی کا کوئی حصہ ظاہر نہ ہوتا ہو ﴿4﴾ کبھی نامحرم

فِرَمَانِ مصطفیٰ : (سُلِّیْلِ اشْتَقْعَالِ عَلِيِّدِ الْوَّالِمِ) جسے مجھ پر دی مرتبین اور دی مرتبہ شام درود پاک پڑھائے تیامت کے دن یہی خفاعت ملے گی۔

کے ساتھ نَهْيِف (یعنی معمولی سی) دیر کے لئے بھی تہائی نہ ہوتی ہو۔^۵ اُس کے وہاں رہنے یا باہر آنے جانے میں کوئی مَظِنَّةٌ فِنَّہ (فننے کا گمان) نہ ہو۔ یہ پانچوں شرطیں اگر جمیع ہیں تو حرج نہیں اور ان میں ایک بھی کم ہے تو (ملا زَمَت وغیرہ) حرام، (فتاویٰ رضویہ ج ۲۲ ص ۲۳۸) جہالت و بے باکی کا دور ہے مذکورہ پانچ شرائط پر عمل فی زمانہ مشکل ترین ہے، آج کل دفاتر وغیرہ میں مرد و عورت مَعَاذَ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ اکٹھے کام کرتے ہیں اور یوں ان دونوں کیلئے بے پرداگی، بے تکلفی اور بد نگاہی سے بچنا قریب بنا ممکن ہے لہذا عورت کو چاہئے کہ گھر اور دفتر وغیرہ میں نوکری کے بجائے کوئی گھر بیلو کشہب اختیار کرے۔

گھر میں کام والی رکھ سکتے ہیں یا نہیں؟

سوال: گھر میں ”کام والی“ رکھ سکتے ہیں؟

جواب: رکھ سکتے ہیں مگر ابھی جو ۵ شرائط بیان ہوئیں ان کو پیش نظر رکھنا چاہئے۔ اگر بے پرداگی کرنے والی ہوئی تو گھر کے مردوں کا بد نگاہیوں اور جہنم میں لے جانے والی حرکتوں سے بچنا سخت دشوار ہو گا۔ بلکہ معاذ اللہ

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اس نے ذمہ دشیریف نہ پڑھا اس نے جفا کی۔

عَزَّوَجَلَّ گھر کی پرده نشین خواتین کے اخلاق بھی تباہ کر دیگی۔ غیر عورت کے ساتھ مرد کی خفیف یعنی معمولی سی تہائی بھی حرام ہے اور گھر میں رہنے والے مرد کا آج کل اس سے پچنا تقریباً ناممکن ہوتا ہے۔
الہذا گھر میں کام والی نہ رکھنے ہی میں عافیت ہے۔

ایئر ہوسٹس کی نوکری کرنا کیسا؟

سوال: کیا ایئر ہوسٹس کی نوکری جائز ہے؟

جواب: فی زمانہ ایئر ہوسٹس کی نوکری حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے کیونکہ اس میں بے پردگی شرط ہوتی ہے۔ نیز اس کو بغیر شوہر یا محروم کے غیر مردوں کے ساتھ سفر بھی کرنا پڑتا ہے۔

مرد کا ایئر ہوسٹس سے خدمت لینا کیسا؟

سوال: ہوائی جہاز کا مردم سافر ایئر ہوسٹس کی خدمات لے سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: ہر باریا اور غیر تمدن مسلمان اس سوال کا جواب اپنے ضمیر سے لے سکتا ہے۔ ظاہر ہے ایک بے پرده عورت جس کی تربیت میں غیر مردوں کے ساتھ بھی لو چدار اور ملائم انداز میں گفتگو کرنا شامل ہو اس سے بلا حاجت شدیدہ پانی، کولڈ ڈرنک، چائے اور کافی یا کھانا وغیرہ طلب

فرومان صطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جو صحابہؓ پر دشمن کے دن اس کی شفاعت کروں گا۔

کرنا خطرات میں ڈال سکتا ہے ہاں خود آ کر کھانا وغیرہ رکھ دے تو کھا لے۔ یا خود آ کر کچھ پوچھتے تو نظریں ایک دم پنجی کئے یا آنکھیں بند کر کے ایک دو الفاظ میں جواب دیکر جان پھڑا لے۔ ہرگز اس سے سوال جواب نہ کرے نیز اس سے کچھ منگوائے بھی نہیں ورنہ وہ دینے کیلئے آئے گی جس کے سبب مزید بات چیت کرنے یا زنگاہ پڑنے کے مسائل کھڑے ہو سکتے ہیں۔ ایسے موقع پر جب نفس طرح طرح کے حیلے سکھا کر بے پردہ عورت کو دیکھنے اور اس سے بات چیت کرنے کی ترغیب دے تو اس روایت کو یاد کر لینا یہت مفید ہے چنانچہ منقول ہے: ”جو شخص شہوت سے کسی اجنبیہ کے حسن و جمال کو دیکھے گا قیامت کے دن اسکی آنکھوں میں سیسم پھلا کر ڈالا جائے گا۔“

(ہدایہ ج ۲ ص ۳۶۸)

عورت کا تنہا سفر کرنا کیسا؟

سوال: کیا اسلامی بہن کا بغیر حرم کے سفر کرنا گناہ ہے؟

جواب: جی ہاں۔ بغیر شوہر یا حرم کے عورت کا تین دن کی مسافت پر واقع کسی جگہ جانا حرام ہے تیکی ظاہر الرِّوایہ ہے یہاں تک کہ اگر عورت کے

فِرَمَانِ مصطفىٰ (صلی اللہ علیہ و آله و سلم) مجھ پر کثرت سے ذروہ پاک پر حسوبے تک تبارا مجھ پر ذروہ پاک پر حاتم تبارا گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

پاس سفرِ حج کے اسباب ہیں مگر شوہر یا کوئی قابلِ اطمینان محرم ساتھ نہیں
تو حج کے لئے بھی نہیں جاسکتی اگر کوئی تو گناہ گار ہوگی اگرچہ فرض حج ادا
ہو جائے گا۔ البتہ قسمہ اعمتاً خورین (مُ-تَـ أَخـ خـرـ يـن) نے ایک دن
کی مسافت پر عورت کے بے محرم جانے کو بھی منوع قرار دیا ہے۔

(ما خود از رُدُالْمُحْتَاج ۳ ص ۵۳۳ وغیرہ)

مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ بہارِ شریعت، جلد اول صفحہ 752 پر ہے
کہ عورت کو بغیر محرم کے تین دن یا زیادہ کی راہ جانا، ناجائز ہے بلکہ
ایک دن کی راہ جانا بھی۔ نابالغ بچہ یا مَعْتُوه کے ساتھ بھی سفر نہیں
کرسکتی، ہمارا ہی میں نابالغ محرم یا شوہر کا ہونا ضروری ہے۔ (عالمگیری ج
۱ ص ۱۴۲، فتاویٰ رضویہ مُخَرَّجہ ج ۱۰ ص ۲۷۵ محرم کے لیے ضرور ہے کہ
سخت فاسق بے باک غیر مامون نہ ہو۔

سوال: تین دن کی مسافت سے کیا مراد ہے؟

جواب: بَرَّی یعنی خشکی میں سفر پر تین دن کی مسافت سے مُراد سڑھے ستاون
میں کافاصلہ ہے (فتاویٰ رضویہ مُخَرَّجہ ج ۸ ص ۲۷۰) کلومیٹر کے حساب
سے یہ مقدار تقریباً 92 کلومیٹر بنتی ہے۔

فرومانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ و آله و سلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بخوبی لایا و جنت کا راستہ بخوبی گیا۔

سوال : مندرجہ بالا جواب میں جو ”ظاہر الرِّوایہ“ کی اصطلاح بیان کی گئی ہے اس کی وضاحت کر دیجئے۔

جواب : فقہ حنفی میں ظاہر الرِّوایہ ان مسائل کو کہا جاتا ہے جو حضرت سید نا امام محمد بن حسن شیبani فیض سرہ الرَّبَانی کی چھ کتابوں (۱) جامع صغیر (۲) جامع کبیر (۳) سیر کبیر (۴) سیر صغیر (۵) زیادات (۶) مبسوط میں مذکور ہوں۔

سوال : بہار شریعت کے جزئیہ میں یہ جو ”معتوہ“ بیان کیا گیا ہے یہ کون ہوتا ہے؟

جواب : جو شخص کم سمجھ ہو، تدبیر ٹھیک نہ ہو، کبھی عاقلوں کی سی باتیں کرے، کبھی مدھوشوں کی سی اگر جنوں کی حد تک نہ پہنچا ہو، لوگوں کو بے سبب مارتا گالیاں دیتا ہو، وہ مَعْتُوہ کہلاتا ہے۔ شرعاً اس کا حکم سمجھ وال (سمجھ دار) بچ کی مثل ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۱۹ ص ۶۳۶)

عورت کا ہوائی جہاز میں تہا سفر کرنا کیسا؟

سوال : اگر کسی دوسرے شہر یا دوسرے ملک میں عورت کا محرم یا شوہر ہے اور وہ اسے بُلارہا ہے تو کیا عورت، بس، کار، ریل گاڑی، کشتی یا ہوائی جہاز

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ و آله و سلم) جو مجھ پر ایک مرتبہ ذرود شرف پڑتا ہے اللہ تعالیٰ اس کیلئے ایک قیام اجکھتا درایک قیام احادیث پڑتا ہے۔

وغیرہ ذرائع سے بھی تھا نہیں جاسکتی؟

جواب: نہیں جاسکتی۔

سوال: تو کیا یہ شوہر کی نافرمانی نہیں کھلا گئی؟

جواب: جی نہیں۔ امیر المؤمنین حضرت مولائے کائنات، علی

الْمُرَّاضِي شیر خدا کرَمَ اللَّهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيمُ سے روایت ہے،

سر کارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ، قرارِ قلب و سینہ، فیضِ گنجینہ، صاحبِ مُھَرّ

پسینہ، باعثِ زُورِ ولی سیکنہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کافرمانِ باقرینہ

ہے: "لَا طَاعَةٌ فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ إِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي

الْمَعْرُوفِ." یعنی اللہ عزوجل کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت جائز نہیں

اطاعت تو صرف نکل کے کاموں میں ہے۔ (صحیح مسلم ص ۱۰۲۳ حدیث

۱۸۳۰) اس حدیث پاک میں ارشاد فرمودہ لفظ "معروف" کی

تعریف بیان کرتے ہوئے مفسر شہیر حکیم الامم حضرت مفتی

احمد یارخان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں: "معروف" وہ کام ہے جسے

شریعت منع نہ کرے، "معصیت" وہ کام ہے جسے شریعت منع

فرمائے۔ (مرأۃ المناجیح ج ۵ ص ۳۲۰)

ضمن مصطفیٰ : (صلی اللہ علیہ و آله و سلم) جس نے کتاب میں بھجو پروردہ پاکستانیوں جب تک برا نام اس کتاب میں لکھا رہے گئے فتنے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

عورت کا بغرض علاج گلی میں ٹھلنا کیسا؟

سوال : طبیب نے روزانہ مخصوص وقت کیلئے پیدل چلنے کی تاکید کی ہوا اور گھر

میں ایسا ممکن نہ ہو تو کیا کرے؟

جواب : پردے کی تمام ترقیوں دات کے ساتھ باہر پیدل چلنے میں حرج نہیں جبکہ کوئی اور مانع شرعی موجود نہ ہو۔

هم اب صرف مدنی چینل دیکھتے ہیں

اسلامی بہنو! ستوں بھری تحریک، دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہتے، ان شاء اللہ عزوجلَّ برکتیں اور سعادتیں ہی سعادتیں پائیں گی۔ معاشرہ کے کئی بگڑے ہوئے گھرانے دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلے کی برکت سے الحمد لله عزوجلَّ راہ راست پر آچکے ہیں، چنانچہ شہزاد پور (باب الاسلام سندھ) کی ایک اسلامی بہن (عمر تقریباً 45 سال) کے بیان کا خلاصہ ہے کہ ہمارے گھر میں نمازوں کی ادائیگی کی کوئی ترکیب نہیں تھی، کیبل کے ذریعے T.V پر خوب فلمیں اور ڈرامے دیکھتے جاتے۔ علم دین سے محرومی اور نیک صحبت سے دوری کی بنا پر آوے کا آواہی بگڑا ہوا تھا۔ ہماری خوش نصیبی کہ اپریل 2009ء میں ہمارے علاقے کے اندر دعوتِ

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلسلم) مجھ پر درود پاک کی کثرت کرو بے شک یقیناً تھارے لئے طہارت ہے۔

اسلامی کی اسلامی بہنوں کا مَدَنِی قافلے تشریف لایا۔ ”عکلا قاتیٰ دورہ
برائے نیکی کی دعوت“ کے دوران مَدَنِی قافلے کی اسلامی بہنیں
ہمارے گھر بھی آئیں۔ ان کی دعوت پر میں مَدَنِی قافلے کی جائے
وقایم پر ہونے والے بیان میں شریک ہوئی۔ اس بیان نے میرے
دل کی دُنیا بدل ڈالی، میں دریائے غم میں ڈوب گئی کہ افسوس! میری
ساری عمر گناہوں میں گزر گئی۔ **الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَزُّوْجَلٌ** اسلامی بہنوں
کے مَدَنِی قافلے کی برکت سے مجھے توبہ کی سعادت ملی، نہ صرف
میں نے بلکہ میری بیٹیوں نے بھی پانچوں وقت کی نماز پڑھنا
شروع کر دی اور اب ہمارے گھر کوئی اور نہیں صرف دعوت اسلامی کا
مَدَنِی چینیں دیکھا جاتا ہے۔

وَلَكُمْ دُلْهَلْ سُكْھَ سِجِنَا مِلَ آَوْ آَوْ چِلِیں قَافِلَے مِنْ چِلو
چِھُجُو ٹِیں بِدِ عَادِتِیں سِبْ نَمَازِی بَنِیں پَاوَ گَرْ جِتِیں قَافِلَے مِنْ چِلو
صَلُوٰ اَعَلَى الْحَبِیبِ ! صَلَّی اللَّهُ تَعَالَیٰ عَلَیْ مُحَمَّدٍ

نماز برائیوں سے بچاتی ہے

اسلامی بہنو! دیکھی آپ نے! مَدْنَفِی قافلے کی بُرَّکت! رب
اعزت زوجہ لکھ کی عبادت سے دور ہے وان لگھرانے میں

فِرَمَانِ مصطفىٰ : (سُلِّي اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَبِسْمِهِ) جس لے مجھ پر دی مرتبین اور دی مرتبہ شام درود پاک پڑھائے قیامت کے دن یہی خفاوت ملے گی۔

الحمدُ لِلَّهِ عَزَّوَجَلَ نَمَازُوْلَ کی بہار آگئی ! ہر مسلمان کو نماز پڑھنی
چاہئے ان شاء اللَّهِ عَزَّوَجَلَ نَمَازُکی برَکت سے برا بیان بھی چھوٹ
جا میں گی پڑھا نچہ اللَّهِ عَزَّوَجَلَ پارہ 21 سورۃ العنكبوت آیت نمبر
45 میں ارشاد فرماتا ہے :

إِنَّ الصَّلَاةَ تُثْلِي عَنِ الْفَحْشَاءِ ترجمہ کنز الایمان : بے شک نماز نفع
كرتی ہے بے حیائی اور بری بات سے۔
وَالْبُكْرِ ط

اتباعِ نبوی میں خشک ٹھنی ہلائی

نماز کی فضیلت کے کیا کہنے ! پڑھا نچہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی
ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 743 صفحات پر مشتمل کتاب، ”
جست میں لے جانے والے اعمال“ صفحہ 76 پر ہے : حضرت
سیدنا ابو عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت سیدنا سلمان
فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ ایک درخت کے نیچے کھڑا تھا کہ آپ رضی
اللہ تعالیٰ عنہ نے اُس درخت کی ایک خشک ٹھنی کو پکڑا اور اسے ہلایا یہاں
تک کہ اس کے پتے جھڑ گئے پھر فرمایا : اے ابو عثمان ! کیا تم مجھ سے
نہیں پوچھو گے کہ میں نے ایسا کیوں کیا ؟ میں نے پوچھا کہ آپ نے

فِرَادَتْ كے بارے میں حوالہ جات فاطمہ (علیہ السلام) فرمادی: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرود پڑھتا راز و دعویٰ تک پہنچتا ہے۔

ایسا کیوں کیا؟ تو فرمایا: ایک مرتبہ میں رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ایک دَرخَت کے نیچے کھڑا تھا تو سر کارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اسی طرح کیا اور اس دَرخَت کی ایک خشک ٹہنی کو پکڑ کر ہلا یا یہاں تک کہ اس کے پتے جھوڑ گئے پھر فرمایا: اے سلمان! کیا تم مجھ سے نہیں پوچھو گے کہ میں نے عمل کیوں کیا؟ میں نے عرض کی: آپ نے ایسا کیوں کیا؟ ارشاد فرمایا: پیش ک جب مسلمان اچھی طرح وضو کرتا ہے اور پانچ نمازیں ادا کرتا ہے تو اس کے گناہ اس طرح جھوڑتے ہیں جس طرح یہ پتے جھوڑ جاتے ہیں۔ پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت مبارکہ پڑھی:

وَأَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفِيَ النَّهَارِ
ترجمہ: کنز الایمان: اور نماز قائم
رکھوں کے دونوں کناروں اور کچھ
رات کے حصوں میں پیش نیکیاں
برائیوں کو مٹا دیتی ہیں یہ نصیحت ہے
نصیحت ماننے والوں کو۔

وَرُزْلَفَّاً مِنَ الْيَلِ طَ إِنَّ الْحَسَنَ
ذِكْرَهُبْنَ السَّيِّلَاتِ طَ ذَلِكَ
ذِكْرُهُبْنَ كِرْبَلَى طَ ذَلِكَ
(ب ۱۲ هود ۱۱۳)

(مسند احمد ج ۹ ص ۷۸ احادیث ۲۸۷۶۸)

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے مجھ پر دوس مرتبہ ڈر د پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سورتین نازل فرماتا ہے۔

کیا عورت ڈاکٹر کے پاس جاسکتی ہے؟

سوال: عورت کیا مرد ڈاکٹر کو بُض دیکھ سکتی ہے؟

جواب: اگر لیدی ڈاکٹر سے علاج ممکن نہ رہے تو اب مرد ڈاکٹر سے رجوع کرنے کی اجازت ہے۔ ضرورتا وہ مرد ڈاکٹر میریضہ کو دیکھو بھی سکتا ہے اور مرض کی جگہ کوچھو بھی سکتا ہے، مگر مرد ڈاکٹر کے سامنے عورت صرف ضرورت کا حصہ جسم ہو لے۔ ڈاکٹر بھی اگر غیر ضروری ہتھ پر قصد انظر کرے گا یا جھوئے گا تو گنہگار ہو گا۔ نجکشن وغیرہ عورت کے ذریعے لگوائے کہ یہاں عموماً مرد کی حاجت نہیں ہوتی۔

عورت کا مرد سے انجکشن لگوانا

سوال: اگر نرس نہ ہوا اور نجکشن لگوانا ضروری ہو تو عورت کیا کرے؟

جواب: صحیح مجبوری کی صورت میں غیر مرد سے لگوائے۔

مرد کا نرس سے انجکشن لگوانا

سوال: کیا مرد نرس سے نجکشن لگوانا سکتا ہے؟

جواب: نہ نجکشن لگوانا سکتا ہے، نہ پٹی بندھوانا سکتا ہے، نہ بلڈ پریشر نپا اسکتا ہے، نہ ٹیسٹ کروانے کیلئے خون نکلواندا سکتا ہے۔ **الفرض بلا اجازت**

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلسَّمَّ) جس نے مجھ پر ایک دُرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

شروعی مرد و عورت کو ایک دوسرے کا بدن پھونا حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔
سر میں لو ہے کی کیل

فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم: ”تم میں سے کسی کے سر میں
لو ہے کی کمیل کا ٹھونک دیا جانا اس سے بہتر ہے کہ وہ کسی ایسی
عورت کو بچھوئے جو اس کے لیے حلال نہیں۔“

(المُعجمُ الْكَبِيرُ ج ٢٠ ص ٢١١ حديث ٣٨٦)

نرس کی نوگری کرنا کیسا؟

سوال: تو کیا عورت نرس کی نوگری بھی نہیں کر سکتی؟

جواب: اسی کتاب کے صفحہ 160 پر عورت کی ملازمت کی جو پانچ شرائط بیان کی گئیں اگر ان کی رعایت ہوتی ہو تو ”زس“ کی نوکری جائز ہے۔ فی زمانہ زس کیلئے ان قیودات کا بھانا بے حد دشوار نظر آتا ہے۔ شرعی تقاضوں کا لحاظ کئے بغیر زس کی ملازمت اختیار کرنا گنہ گار ہونا اور اینے اوپر بے شمار فتنوں کا دروازہ کھولنا ہے۔

زخمیوں کی خدمات اور صاحبیات

سوال: کیا جہاد میں صحابیت رسول اللہ تعالیٰ علیہنَّ اجمعینَ کی زخمیوں کی

فرمانِ مصطفیٰ : (صلی اللہ تعالیٰ علیہ الودّت و سلم) جب تم علیمن (پیغمبر اسلام) پر زور دیا کہ پڑھو تو مجھ پر بھی پڑھو بے شک میں تمام جوان کے کرب کا رسول ہوں۔

خدمات ثابت نہیں؟ اگر ثابت ہیں تو نرسوں کو مریضوں کی خدمتوں کی آزادی کیوں نہیں دی جائی؟

جواب: صحابیّات رضوان اللہ تعالیٰ علیہنَّ اجمعینَ کا مقصد حصولِ جنت اور نرسوں کا مقصد تحسیلِ دولت، وہاں پر دہنہایت سخت، یہاں عام طور پر بے پردگی شرط۔ پھر جہاد اور اسپتال (آس۔ پ۔ تال) میں زین میں آسمان کا فرق بھی ہے۔ اگر آج بھی جہاد فرض عین ہو جائے تو بالغ مردوں کو والدین اور شوہر والیوں کو شوہر روکیں تب بھی جہاد میں جانا ضروری ہو جائے گا جبکہ اسپتال میں یہ صورت نہیں۔ پھر بھی تمام شرعی تقاضے پورے ہو سکتے ہوں تو نرس بننے کیلئے اجازت کی صورت آگے بیان کر دی گئی ہے۔

نرس کی نوکری کے جواز کی ایک صورت

سوال: نرس کی نوکری کے جواز کی آیا کوئی صورت بھی ہے یا نہیں؟

جواب: بالفرض کوئی ایسا اسپتال ہو جہاں بالکل بے پردگی نہ ہوتی ہو، غیر مرد کو چھو نے، انجلشن لگانے، پٹی وغیرہ باندھنے کی بھی نوبت نہ آتی ہو، اس کے علاوہ بھی اگر کوئی مانع شرعی نہ ہو تو وہاں نرس کی نوکری جائز ہے۔

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ و آله و سلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا رودہ مجھ پر اُز و شریف نہ پڑھنے لوگوں میں وہ کنون ترین شخص ہے۔

ابو کوبیرونِ ملک نوکری مل گئی

اسلامی بہنو! الحمد لله عزوجل دعوتِ اسلامی کی برکت سے ہر طرف سُنُوں کی دُھوم دھام ہے۔ آئیے دعوتِ اسلامی کی ایک ایمان افروز ”بہار“ سے اپنے قلب و جگر کو گلِ گلزار کیجئے۔ چنانچہ بابِ المدینہ (کراچی) کی ایک اسلامی بہن کے بیان کا خلاصہ ہے کہ کچھ عرصے پہلے ہم اپنے ابو جان کی بے رُوزگاری کی وجہ سے کافی آزمائش میں مبتلا تھے۔ گھر کے کثیر آخر اجاجات پورے کرنے کی خاطر الٰہ جان ایک مدد سے یہ دن ملک نوکری کے لئے ہاتھ پاؤں مار رہے تھے مگر بات بنتی نظر نہ آتی تھی۔ ایک دن کسی اسلامی کے بہن نے امی جان کو بتایا: **الْحَمْدُ لِلّهِ عَزَّوَجَلَّ** دعوتِ اسلامی کے سُنُوں بھرے اجتماعات میں شریک ہونے والیوں کی دعاوں کی قبولیت کے کئی واقعات ہیں، لہذا آپ بھی اجتماع میں شریک ہو کر اپنے مسئلے کیلئے دعا کیجئے۔ اس پر امی جان نے اجتماع میں حاضری دی اور وہاں پر ہمارے الٰہ جان کی نوکری کے لئے بھی دعا کی۔ **الْحَمْدُ لِلّهِ عَزَّوَجَلَّ** اجتماع میں شرکت کی برکت سے کچھ ہی دنوں میں یہ دن

غُرمانِ صَفَطَةٍ (سُلْطَانِي عَلَيْهِ وَالْأَمْرُ) اُسْ غَصْنِ کی ناک آلو دہو جس کے پاس بیرا ذکر ہوا درود مجھ پر رُز و پاک نہ پڑے۔

ملک ابو جان کی نوکری کی ترکیب بن گئی۔ اب تو تمام گھروں کے
دلوں میں دعوتِ اسلامی کی مَحَبَّت گھر کر گئی۔ **الْحَمْدُ لِلَّهِ**
عَزَّوَجَلَ یہ دعوتِ اسلامی کا صدقہ ہے کہ آج ہمارے گھر میں مَدْنی
ماحول ہے اور میں بھی دعوتِ اسلامی کی ایک ادنیٰ مبلغہ کی حیثیت
سے مَدْنی کام کرنے کے لئے کوشش ہوں۔

نبی امداد ہو گھر بھی آباد ہو، لطفِ حق دیکھ لیں اجتماعات میں
چل کے خود دیکھ لیں، رزق کے درکھلیں، برکتیں بھی ملیں اجتماعات میں
صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ
اسلامی بہنو! ستون بھرے اجتماعوں میں دونوں جہانوں کی برکتوں
کی بارشوں کے بھی کیا کہنے؟ مَدْنی آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی
عاشقاؤں کے قُرب میں مانگی جانے والی دعائیں کیوں رنگ نہ
لائیں۔ اچھی صحبت پھر اچھی صحبت ہوتی ہے۔ اچھوں کی نزیکی مر جبا
صد کروڑ مر جبا! اس ضمِن میں اپھے پڑوسیوں کے مُتَعْلِق ایک ایمان
افروز روایت پڑھئے اور ایمان تازہ کیجئے:

حسن اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، محظوظ رپ اکبر عزوجل و صَلَّى اللَّهُ
تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”اللَّهُ عَزَّوَجَلَ نِیک مُسْلِمَانَ کی وجہ سے

فرمانِ مصطفیٰ : (صلی اللہ علیہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک دُرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دو حجتیں بھیجا ہے۔

اس کے پڑوس کے 100 گھروں سے بَلَا دُور فرمادیتا ہے۔“

(المُعجمُ الْأَوَّلُ وَسَطِ الْطَّبَرَانِيُّ ج ۳ ص ۱۲۹ حديث ۳۰۸۰)

مخلوط تعلیم کا شرعی حکم

سوال: مخلوط تعلیم (CO-EDUCATION) کے بارے کیا حکم ہے؟

جواب: بالغان کی مخلوط تعلیم کا مر و وجہ سلسلہ سراسر ناجائز و حرام اور جہنم میں لے

جانے والا کام ہے۔

عورت اور کالج

سوال: فی زمانہ عورت کو اسکول کالج کی تعلیم میں کن کن خطرات کا سامنا ہے؟

جواب: عورت جب سے اسکول، کالج اور یونیورسٹی میں پہنچی ہے، فتنوں کا وہ

دروازہ کھلا ہے کہ الامان و الحفیظ۔ اول تعلیمی اداروں کی

واردی بے پردازی والی اور اگر کہیں بُرُّ قع وغیرہ ہے بھی تو وہ جاذب نظر

ہونے کے سبب نامناسب۔ پھر جوان عورت کا آزادی کے ساتھ گھر

کے باہر آنا جانا ہزار فتنے کھڑے کرتا ہے، کالج کی وہ طالبات جو وہاں

کے لڑکوں سے بے تکلف ہو جاتی ہیں ان میں سے شاید یہ کسی کی ”آبرو“

سلامت رہتی ہو! ان کے عشق و فسق کے قصے روز ہی اخبارات میں

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ علی علیہ وآلہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بخوبی گیا وہ جنت کا راست بخوبی گیا۔

چھپتے ہیں ، مرضی کی شادی میں اگر ماں باپ رکاوٹ بنتے ہیں تو جذبات میں آکر کئی لڑکے اور لڑکیاں خود کشی کی راہ لیتے ہیں ۔ لڑکی پڑھ لکھ کر اگر دفتری نوگری اختیار کرے تو پھر اس میں گناہوں کے سلسلے کا مزید اندازہ ہے ، دفاتر میں بے پردگی اور غیر مردوں کے ساتھ بے تکلفی سے بچنا قریب بہ ناممکن ہوتا ہے ۔ ہر غیرت مند مسلمان اس کے دُنیوی اور آخرتی (آخرتی) نقصانات کو سمجھ سکتا ہے ۔ اکبر اہم آبادی نے بھی کیا خوب کان مرود ہے ہیں ۔

تعلیمِ دُنیا سے یہ امید ہے ضرور

ناپے ڈین خوشی سے خود اپنی برات میں

پرده نشین لڑکی کی شادی نہیں ہوتی

سوال: گھروالے پرده کرنے سے یہ کہہ کرو کتے ہیں کہ کالج کی تعلیم سے بے بہرہ، فیشن پرستی سے دُور، سادہ اور شرعی پرده کرنے والی لڑکی کا رشتہ نہیں ہوتا! کیا یہ درست سوچ ہے؟

جواب: یہ سوچ غلط ہے، لوح محفوظ پر جہاں جوڑا لکھا ہوا ہے ہر حال میں اُس کے شادی ہو کر رہے گی اور اگر نہیں لکھا تو لاکھ پڑھی لکھی اور فیشن کی

ضمن مصطفیٰ : (صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آله و سلم) جس نے کتاب میں بھجو پروردہ پاکستانی توجہ بجکے بنا امام اس کیلئے اس کی استفخار کرتے رہیں گے۔

پُتلیٰ ہودنیا کی کوئی طاقت شادی نہیں کرو سکتی، اور اگر مقدار میں تاخیر ہے تو تاخیر ہی سے شادی ہو گی۔ روزانہ نہ جانے کتنی ہی پڑھی لکھی فیشن کی متوالیاں اور کنواریاں حادثوں یا بیماریوں کے ذریعے موت کے گھاٹ اُتر جاتیں اور کئی جوان لڑکیاں ساحلِ سمندر پر تیرا کی کے شوق میں ڈوب مرتی ہیں۔ یا بے پردگی اور فیشن پرستی کے باعث ”عشقِ مجازی“ کے چکر میں خود کو پھنسا کر اور پھر مرضی کی شادی کی راہیں مسند و د (یعنی بند) پا کر خود گشی کی راہ لیتی ہیں! ہرگز یہ باطل سوچ نہیں رکھنی چاہئے کہ بے پردگی اور فیشن پرستی وغیرہ گناہوں کے ذرائع استعمال کریں گے جبھی کام ہو گا۔ میری بات کو اس عبرت آموز حکایت سے سمجھنے کی کوشش کیجئے۔ چنانچہ میرے آقا علیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نقل کرتے ہیں،

حُکَّامَ كَيْ مُلَازَمت

حضرت سید نا امام سُفیان ٹو ری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کو نو کریٰ حُکَّامَ سے منع فرمایا کیوں کہ حُکَّامَ کا ذر باری بننے میں ظلم و گناہ سے بچنا و شوار ہوتا ہے۔ یہن کر اس نے کہا: بال بچوں کو کیا کرو! فرمایا:

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) جس کے پاس میر اذکر ہوا اور اس نے مجھ پر درپر دوپاک نہ پڑھا جتھیں وہ بد بخت ہو گیا۔

ذراسُنِیو! یہ شخص کہتا ہے کہ میں خدا عزوجل کی نافرمانی کروں جب تو (وہ) میرے آہل و عیال کو رُثق پہنچائے گا (اور اگر) اطاعت کروں تو بے روزگار ہی چھوڑ دے گا۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۲۳ ص ۵۲۸)

آزِ ماش میں نہ ڈریں

چا ہے کتنی ہی سخت آزمائش آن پڑے اسلامی بہنوں کو چا ہے شرمی پر وہ ترک نہ کریں، اللہ نے رُثق شہزادی گوئین، بی بی فاطمہ اور ام المؤمنین بی بی عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے صدقے آسانی فرمادے گا۔

پارہ 30 سورہ الْمُنْتَرَج میں ارشاد ہوتا ہے:

فَإِنَّمَا مَعَ الْعُسْرِ يُسْمَىً أَلْ إِنَّمَ مَعَ ترجمہ کنز الایمان : توبے شک

دُشواری کے ساتھ آسانی ہے، بے **الْعُسْرِ يُسْمَىً أَلْ**

(ب ۳۰ الْمُنْتَرَج ۶۰، ۵)

ناولیں پڑھنا کیسا؟

سوال : عورتیں آج کل ڈا جسٹ اور ناولیں وغیرہ پڑھتی ہیں ان کے بارے میں کچھ بتائیے۔

جواب : اخباری مضمونوں، ڈا جسٹوں اور ناولوں میں بارہا گفریات دیکھے

فِرْمَانِ مصطفىٰ : (سُلِّي اللہ تعالیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) جس کے موجب پردی مرتبین اور دو مرتب شام درود پاک پڑھائے تو اسے قیامت کے دن بیری خفاقت ملے گی۔

جاتے ہیں۔ ان میں بدمند ہبھوں کے مھا مین بھی ہوتے ہیں جنہیں پڑھنے سے دین دایمان کی بربادی کا خطرہ رہتا ہے۔ شریعت کی رو سے بدمند ہبھوں کی مذہبی کتاب اور ان کا لکھا ہوا نام نہاد اسلامی مضمون پڑھنا مرد و عورت دونوں کیلئے حرام ہے، ہاں مُتصَلِّب سُنّتی عالمِ عندِ الضرورت (یعنی بوقتِ ضرورت) بقدرِ ضرورت دیکھ سکتا ہے۔ بھر حال عورت کا معاملہ بہت ہی نازک ہے۔ میرے آقا علیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: صحیح حدیث سے ثابت ہے کہ لڑکیوں کو سورہ یوسُف کا ترجمہ (تفسیر) نہ پڑھائیں کہ اس میں مکرِ زنا (یعنی عورتوں کے دھوکہ دینے) کا ذکر فرمایا ہے۔ (فناوی رضویہ ج ۲۳ ص ۳۵۵)

مقامِ غور ہے، لڑکیوں کو قرآن مجید کی ایک سورت سورہ یوسُف کا ترجمہ اور تفسیر پڑھنے سے اس لئے منع کر دیا گیا ہے۔ کہ کہیں یہ متفقی (یعنی اُٹ) اثر نہ لے لیں۔ اب آپ ہی اندازہ لگا لیجئے کہ انہیں بے ڈھنگی تصویروں اور حیا سوز فلمی اشتہاروں وغیرہ ہزاروں تباہ کاریوں سے بھر پورا خباروں، بازاری ماہناموں، ناولوں اور ڈاگسٹوں کی اجازت کیسے دی جاسکتی ہے! یاد رہے! ان جرائد کا مطالعہ مردوں

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آله و سلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اس نے ذرود شریف نے پڑھا اس نے جفا کی۔

کی آخرت کیلئے بھی کم تباہ گن نہیں۔

سوال: بنچیوں کو کس سورت کی تعلیم دی جائے؟

جواب: بنچیوں کو سورۃ النُّور کی تعلیم دی جائے اور اس سورت کا ترجمہ و تفسیر

پڑھایا جائے چنانچہ حضور مُفیض اللُّور، فیض گنجور، شاہ غُیو رضی اللہ تعالیٰ علیہ

والہ و سُلَّمَ کا فرمانِ نور علیٰ تُور ہے: اپنی عورتوں کو کاتنا (پرانے زمانے میں کپڑا

گھروں میں بُنا جاتا تھا سے کاتنا کہتے ہیں اس حدیث کا مقصود یہ ہے کہ انہیں

سینا، پرِ ناد وغیرہ خانگی امور سکھاؤ اور انہیں "سورۃ النُّور" کی تعلیم

دو۔ (المُسْتَدِرُك ج ۳ ص ۱۵۸) حدیث ۵۲۶ متفہول ہے: حضرت سیدنا

عبداللہ بن عبَّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے سورۃ النُّور کو موسم حج میں منبر

پر تلاوت فرمایا اور اس کی ایسے تفہیس پیرا یے میں تشریح فرمائی کہ اگر

رومی اسے سن لیتے تو مسلمان ہو جاتے۔ (تفسیر مدارک ص ۷۹۳)

سورۃ نور آٹھارھویں پارے میں ہے، اس میں ۹۷ کو ع اور

64 آیات مبارکہ ہیں۔ لڑکیوں کو اس کی ضرور تعلیم دی جائے بلکہ تمام

ہی اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کو اس کا ترجمہ و تفسیر پڑھنا چاہئے۔

سوال: سورۃ نور کی تفسیر کون سی پڑھیں؟

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جو صحابہ پروردش رفیق پڑھتے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

جواب: خَزَائِنُ الْعِرْفَانِ یا نُورُ الْعِرْفَانِ سے پڑھ لیجئے۔ مزید مفصل تفسیر
پڑھنا چاہیں تو خلیل العلاماء حضرتِ خلیل ملت مفتی محمد خلیل خان
 قادری رکاتی مارہروی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ”سورۃ النُّور“ کی تفسیر
”چادر اور چار دیواری“ کا مطالعہ فرمائیے۔ اس تفسیر کی خاص خوبی
 یہ ہے کہ اس میں ترجمہ کنز الایمان شریف سے لیا گیا ہے۔

میں فیشن ایبل تھی

اسلامی بہنو! سٹوں بھری تحریک، دعوتِ اسلامی کے مذہنی ماحول
 سے ہر دم وابستہ رہتے، ایک مبلغہ دعوتِ اسلامی نے دعوتِ اسلامی
 میں اپنی ٹھیموئیت کے جو اسباب بیان کئے وہ سُننے سے تعلق رکھتے
 ہیں، پٹھانچ ایک اسلامی بہن کے تحریری بیان کالج ٹیکسٹ میں اسی
 نے فیشن کے کپڑے پہننا کرتی اور بے پرداہ ہی گھر سے نکل جایا
 کرتی تھی۔ ایک مرتبہ چند اسلامی بیٹیں ہمارے گھر آئیں اور دعوت
 اسلامی کے مذہنی ماحول کی برکتیں بتاتے ہوئے ہمارے گھر میں
 سٹوں بھرا اجتماع کرنے کی اجازت مانگی۔ ہم نے بخوبی اجازت
 دی، آخر اجتماع کا دن بھی آگیا، میں ٹوڈ بھی اس اجتماع میں شریک

ہوئی، مجھے اسلامی بہنوں کی سادگی، حُسْنِ اخلاق اور مَدَنی کام کرنے کا انداز بہت پسند آیا لخپوش رفت انگلیز دُعا سے میں بہت مُتأثِّر ہوئی، ایسی دُعا میں نے پہلی مرتبہ سُنی تھی۔ یوں اس اجتماع کی برکت سے مجھے گناہوں سے توبہ نصیب ہوئی اور میں مَدَنی ما حول سے وابستہ ہو گئی۔ فیشن ترک کر کے میں نے بھی سادگی اپنائی اور اب ذیلی سطح کی ذمے دار کی حیثیت سے دعوتِ اسلامی کامِ مَدَنی کام کر کے اپنی آخرت بنانے کے لئے کوشش ہوں، الْحَمْدُ لِلَّهِ عَزَّوَجَلَ مکتبۃ المدینہ کا جاری کردہ ایک کیسٹ بیان روزانہ سننے کا بھی معمول ہے۔ میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتی ہوں کہ اس نے مجھے اتنا پیار امَّةِ نما حول عطا کیا، اے کاش! ہر اسلامی بہن دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ما حول سے وابستہ ہو جائے۔

صَلُوٰ اَعْلَى الْحَسِيبِ! صَلُوٰ اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

مسکرا کر بات کرنا سُنّت ہے

اسلامی بہنو! مثل مشہور ہے کہ ”پیاس کو کنویں پر جانا پڑتا ہے“، مگر اس مَدَنی بہار میں یہ کمال موجود ہے کہ کنوں خود چل کر پیاسی کے گھر

فَرَمَأَنِ مَصْكَفِهِ (صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مجھ پر کثرت سے زرود پاک پر محبوب تک تبرارا مجھ پر زرود پاک پر حنام تبارا گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

فرومانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ و آله و سلم) پر درود پاک پڑھنا بچوں گایا وہ جنت کا راست بچوں گیا۔

آپ پہنچا! یعنی اسلامی بہنوں نے خود آ کر اس ماڈرن اسلامی بہن کے گھر میں سُتوں بھرا جماعت کیا جو کہ اس کی تقدیر سنور نے اور اس پر مدد فی رنگ چڑھنے کا سبب بن گیا! واقعی گھر جا جا کر، خوش خلقی کے ساتھ مسکرا کر مدد نی پچوں لٹانا بہت سوں کی بگڑیاں بنادیتا ہے۔ الحمد لله عز و جل مسکرا کر گفتگو کرنا سُفت ہے۔ اگر کوئی یوں ہی بطور عادت مسکرا کر بات کرے تو اسے ادائے سُفت کا ثواب نہیں ملے گا، بات کرتے وقت دل میں یہ نیت کرنی ہو گی کہ میں ادائے سُفت کیلئے مسکرا کر بات کروں گا (یا کروں گی)۔ کاش ہمیں ادائے سُفت کی نیت سے مسکرا کر بات کرنے کی عادت نصیب ہو جائے۔ اس ضمن میں ایک مدد نی پچوں قبول فرمائیے چنانچہ حضرت سیدنا ام درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت سیدنا ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق فرماتی ہیں کہ وہ ہر بات مسکرا کر کیا کرتے، جب میں نے ان سے اس بارے میں پوچھا تو انہوں نے جواب دیا، ”میں نے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ دوران گفتگو مسکراتے رہتے تھے۔“

(مکارم الاخلاق للطبرانی رقم ۱۲)

غُرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ و آله و سلم) جو مجھ پر ایک مرتبہ ذرود و شرف پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کیلئے ایک قیام اج لکھتا دریک قیام احادیث پڑھتا ہے۔

کیا آج کل پردہ ضروری نہیں؟

سوال: ”آج کل پردہ ضروری نہیں،“ ایسا کہنا کیسا ہے؟

جواب: اس طرح کہنا انتہائی حماقت و جہالت اور نہایت ہی سخت بات ہے۔

اس قسم کے کلمات سے مطلقاً پردے کی فرضیت کے انکار کا اظہار ہوتا ہے اور سرے سے پردے کی فرضیت ہی کا انکار گفر ہے، البتہ اگر کوئی پردے کی فرضیت کا قائل ہے مگر پردے کی کسی خاص نوعیت (یعنی مخصوص طرز) کا انکار کرتا ہے جس کا تعلق ضروریاتِ دین سے نہیں تو پھر حکمِ کفر نہیں۔

آپ تو گھر کے آدمی ہیں؟

سوال: اس طرح کہنا کیسا، کہ ”پیر سے کیا پردہ! پیر صاحب سے بھی بھلا کوئی پردہ ہوتا ہے! یا نامحرم رشتہ داروں، پڑوسیوں یا گھر میں آنے جانے والے مخصوص لوگوں کے متعلق اس طرح کہدیانا کہ، ”آپ تو گھر کے آدمی ہیں آپ سے کیا پردہ کرنا!“

جواب: یہ بھی سراسر حماقت و جہالت ہے اس طرح کی باتیں کہنے والے توبہ کریں۔
نامحرم پیر صاحب سے اور ہر اجنبی رشتہ دار، دوست دار اور اہل بوار

ضمن مصطفیٰ : (صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آله و سلم) جس نے کتاب میں بھجو پروردہ پاک الحکایۃ جب تک بیران اُس کتاب میں لکھا ہے کافر میں اس کیلئے استغفار تریجیں گے۔

(یعنی پڑوسیوں) سے پردہ ہے۔

مرد کے ہاتھ سے چوڑیاں پہننا

سوال: عورت اجنبی میہار (م۔ ن۔ ہار۔ یعنی چوڑیاں بینچنے والے) کے ہاتھوں میں اپنا ہاتھ دیکر اس سے چوڑیاں پہن سکتی ہے یا نہیں؟

جواب: ایسا کرنے والی عورت اگر کار او جہنم کی سزاوار ہے۔ اگر شوہر و محارم غیرت نہ کھائیں اور باوہ جو دقدرت نہ روکیں تو وہ بھی ”دیوث“ اور جہنم کے حقدار ہیں۔ اگر شوہر اپنی زوجہ کو اس حال میں دیکھ لے کہ کسی غیر مرد نے اُس کا ہاتھ کپڑا ہوا ہے تو مر نے مارنے کیلئے تیار ہو جائے مگر صد کروڑ افسوس! یہی بیوی جب چوڑیاں پہننے کیلئے غیر مرد کے ہاتھوں میں ہاتھ دے دیتی ہے تو شوہر کا خون بالکل بھی جوش نہیں مارتا! میرے آقا علیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے جب میہار (م۔ ن۔ ہار) کے ہاتھوں چوڑیاں پہننے کے بارے میں حکم شرعی دریافت کیا گیا تو فرمایا: حرام حرام ہے، ہاتھ دکھانا غیر مرد کو حرام ہے، اس کے ہاتھ میں ہاتھ دینا حرام ہے جو مرد اپنی عورتوں کے ساتھ اسے روا رکھتے ہیں وہ دیوث ہیں۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۲۲ ص ۲۳۷)

فرمانِ مصکفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آله و سلم) مجھ پر دُر دپا کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

پردہ کرنے میں معاشرے سے ڈر لگتا ہے

سوال: لوگ کہتے ہیں: جو ان بیٹی کو پردہ کرواتے ہوئے اس معاشرے سے ڈر لگتا ہے، رشتہ دار طرح طرح کی باتیں بناتے ہیں!

جواب: مسلمان کو معاشرے سے نہیں اللہ تبارک و تعالیٰ سے ڈرنا چاہئے۔ قرآن پاک کے پہلے پارے سورۃ البقرہ کی چالیسویں آیت کریمہ میں ارشاد ہوتا ہے:

وَإِيَّاَيَ فَارْهُبُونِ ⑥

ترجمہ: کنز الایمان: اور خاص میراہی ڈر رکھو۔

جو کوئی حقیقی معنوں میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے، اللہ عزوجل اُس کی غیب سے مد فرماتا اور لوگوں کے دلوں میں اُس کی بیعت ڈال دیتا ہے۔

حکایت: ایک بُرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو کافروں نے گھیر لیا اور تلواریں سونت کر شہید کرنے لیکے مگر سب کا تلوار والا ہاتھ ہش (یعنی سُن) ہو گیا اور وارنه کر سکے یہ دیکھ کر وہ بُرگ اشکبار ہو گئے، کفار نے مُتَعَجِّب ہو کر کہا: یہ رونا کیسا! آپ کو تو خوش ہونا چاہئے کہ جان نج گئی۔ فرمایا: مجھے اس بات نے رُلا دیا کہ میں شہادت کی سعادت سے محروم ہو گیا! اگر تم لوگ مجھے قتل کر

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آله و سلم) جس نے مجھ پر دی مریت گئی اور وہ مریت شام درود پاک پڑھائے تب امت کو دن بیری خفاقت ملے گی۔

دیتے تو میری عید ہو جاتی کہ رحمتِ خداوندی عز و جل سے جست
کا حقدار بن جاتا۔ یا یمان افروز جواب سُن کر الْحَمْدُ لِلّهِ
عز و جل سارے کفار مسلمان ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے
نہ ڈرنے والے ان بزرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ان کے مفلوج
بازوں پر اپنا مبارک ہاتھ پھیرا تو الْلَّهُ عز و جل نے سب کے ہاتھ
دُرست فرمادیئے۔ **اللَّهُ عز و جل کی اُن پر رحمت ہو اور**
ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

امین بِحَاجِهِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
نکل جائے دل سے مرے خوف دنیا تجھی سے ڈروں میں سدا یا الٰہی
ترے خوف سے تیرے ڈرسے ہمیشہ میں تحریر ہوں کامپتا یا الٰہی
کیا گھر میں میت ہو جائے تب بھی پرده ضروری ہے؟
سوال: اگر گھر میں میت ہو جائے اور تعریت کیلئے لوگوں کی آمد و رفت ہو، کیا
ایسی ایم جنسی میں بھی پردے کا خیال رکھنا ضروری ہے؟

جواب: ایسے موقع پر تو اپنی موت زیادہ یاد آنی چاہیے۔ جب موت زیادہ یاد
آئے تو گناہوں سے بچنے کا ذہن بھی زیادہ بنتا ہے۔ پُونکہ بے

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرود پڑھتہ را ذرود مجھ تک پہنچتا ہے۔

پردگی بھی گناہ و حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے اس لئے
ایسے موقع پر غیر تمدن اور خوفِ خدا عزوجل رکھنے والیوں کا پردہ زیادہ سخت
ہو جاتا ہے۔ چنانچہ

بیٹا کھویا ہے حیا نہیں کھوئی

حضرت سیدِ مثنا اُم خلاد رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیٹا جنگ میں شہید ہو گیا۔
آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کیلئے
چہرے پر نقاب ڈالے با پردہ بارگاہِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں
حاضر ہوئیں، اس پر کسی نے حیرت سے کہا: اس وقت بھی آپ نے
منہ پر نقاب ڈال رکھا ہے! کہنے لگیں: میں نے بیٹا ضرور کھویا ہے،
حیا نہیں کھوئی۔ (سنن ابی ذا وج ۳ ص ۹ حدیث ۲۳۸۸) اللہ عزوجل
کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت
ہو۔ امین بجاہِ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
دیکھا آپ نے! بیٹا شہید ہو جانے کے باوجود سیدِ مثنا اُم خلاد رضی اللہ
تعالیٰ عنہا نے ”پردہ“ برقرار رکھا۔ حق بات یہ ہے کہ دل میں خوفِ خدا
عزوجل اور احکامِ شریعت پر عمل کرنے کا جذبہ ہوتا مشکل سے مشکل

فرمانِ مصکف: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے مجھ پر دوس مرتبہ ڈر دپاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سورتین نازل فرماتا ہے۔

کام بھی آسان ہو جاتا ہے اور جو نفس کی حیلہ ساز یوں میں آجائے اس کیلئے آسان سے آسان کام بھی مشکل ہو کر رہ جاتا ہے۔ یقیناً اللہ تَوَّاب عَزَّوَجَلَ کے عذاب سے ڈر کر تھوڑی بہت تکلیف اٹھا کر پردے کی پابندی کر لی جائے تو یہ کوئی بہت زیادہ مشکل کام نہیں۔ ورنہ عذاب جہنّم کی تکلیف ہرگز سہی نہیں جائے گی۔ اگر کوئی حکم الہی عزوجل پر عمل کرنے کا عزم مُضَمَّم کر لے تو بے شک اللہ عَزَّوَجَل اُس کیلئے آسانی فراہم کر دیتا ہے۔

بیٹی کے گلے کا درد دُور ہو گیا

اسلامی بہنو! احکام شریعت پر عمل کرنے کا جذبہ پانے کا ایک بہترین ذریعہ تبلیغ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے مدنی قافیوں میں مدنی آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی عاشقاوں کے ساتھ ستون بھرا سفر بھی ہے۔ اگر سفر کی سچی نیت کر لی جائے اور کسی وجہ سے سفر نصیب نہ ہوتا بھی ان شاء اللہ عَزَّوَجَل میراپار ہے۔ مدنی قافلے میں سفر کی نیت کرنے والی ایک خوش نصیب کی ایمان افزوز حکایت سنئے اور جھومنے، پختا نچہ بابے الاسلام (سنده) کی ایک

فرمانِ مصطفیٰ : (صلی اللہ علیہ و آله و سلم) جس نے مجھ پر ایک دُرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دو رحمتیں بھیجتا ہے۔

اسلامی بہن کا کچھ اس طرح بیان ہے کہ میری بیٹی گلے کے درد میں
مبتلا تھی، کافی علاج کروایا مگر آرام نہیں آیا۔ میں نے اسلامی بہنوں
کے مَدْنَى قَافْلَے میں سفر کی بیت کر لی۔ میرا حسن ظن ہے کہ اس
بیت کی برکت سے میری بیٹی کو سخت مل گئی۔ پھر میں نے اپنی بیت
کے مطابق اسلامی بہنوں کے مَدْنَى قَافْلَے میں سفر بھی کیا۔

فضل کی بارشیں رحمتیں نعمتیں گر تھیں چاہیں قافلے میں چلو

دور بیمار یاں اور پریشانیاں ہوں گی بس چل پڑیں قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَى الْحَيْبِ ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

غیر مَحَرَّمَه سے تَعْزِيَتَ کر سکتے ہیں یا نہیں؟

سوال: اگر کسی غیر مَحَرَّمَہ کا عزیز فوت ہو جائے تو غیر مَحَرَّمَہ تعزیت کرے یا نہیں؟

جواب: نہیں۔ صدر الشریعہ بدُرُ الطَّریقہ حضرت علّام مولینا مفتی محمد
امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: عورت کو اس کے محارم ہی
تعزیت کریں۔ (بہار شریعت حصہ ۲ ص ۲۰۱ مکتبۃ المدینہ)

غیر مَحَرَّمَ کی عِیادَت کرنا کیسا؟

سوال: کیا غیر مَحَرَّمَ اور غیر مَحَرَّمَہ بیماری میں ایک دوسرے کی عِیادَت بھی نہ کریں؟

فرمانِ مصطفیٰ : (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واللہ تکمیلہ) پروردہ پاک پر صوتِ محبر بھی پڑھوے تجھ میں تمام جوانی کے کرب کا رسول ہوں۔

جواب : جی نہیں۔ اس طرح ایک دوسرے کی طرف رغبت بڑھنے کا سخت اندیشہ ہے جو کہ تباہ گن ہے۔

ذچگی کے متعلق سوال و جواب

سوال : کیا مرد سے زچگی کروائی جاسکتی ہے؟

جواب : شوہر کے علاوہ کوئی بھی مرد زچگی نہ کروائے کیوں کہ اس کام میں سخت بے پردگی ہوتی ہے۔ اگر ممکن ہو تو گھر ہی پر مسلمان دائی (MIDWIFE) کی خدمات حاصل کی جائیں۔ ورنہ ایسے اسپتال میں ترکیب بنائی جائے جہاں صرف مسلمان خواتین ہی یہ خدمات انجام دیتی ہوں۔ اسپتال میں نام کا اندرج کروانے سے پہلے معلومات کر لینی ضروری ہیں ورنہ اکثر مرد ڈاکٹر اور بالخصوص گورنمنٹ کے اسپتا لوں میں میدی یکل اسٹوڈنٹس بھی وضعِ حمل (DELIVERY) کے کام میں حصہ لیتے ہیں۔ یاد رہے! کافرہ عورت سے مسلمان عورت کا ایسا ہی پرداہ ہے جیسا غیر مرد سے۔

کافرہ دائی سے زچگی کروانے کا مسئلہ

سوال : کفار کے اکثریتی ملک میں اکثر دائیاں کافرہ ہوتی ہیں، ایسی صورت میں زچگی کے معاملات میں سخت حرج کا سامنا ہے۔ رہنمائی فرمائے

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا درود مجھ پر رُو دشیریف نہ پڑھے تو لوگوں میں وہ نجوس ترین شخص ہے۔

عَنْدَ اللَّهِ مَا جُوْرًا وَعَنْدَ النَّاسِ مشْكُورٌ هُوَ.

جواب: مسلمان عورت کے لئے حلال نہیں کہ کافر ہ عورت کے سامنے ستر کھولے۔ اس سے اختناہ (پچنا) لازم ہے۔ جب تک مسلمان دائی مل سکتی ہو اور وہ درست کام سرانجام دے سکتی ہو تو کافر ہ سے ہرگز یہ کام نہ کروایا جائے۔ ہاں اگر مجبوری ہو اور مسلمان دائی نہ مل سکے جیسا کہ سوال میں ذکر ہے تو ایسی سخت مجبوری میں کافر ہ دائی سے زچکی کروانے میں مضايقہ نہیں۔

سوال: بھاگی کی زچگی کے موقع پر دیور یا چھٹھ دیکھنے، نچے کی مبارکباد دینے جائے پاہیں؟

جواب : بھا بھی اور کسی بھی غیر محرمہ کو دیکھنے اور مبارکباد دینے کیلئے جانا سخت
فتنوں کا دروازہ ٹھوکونا ہے۔

کیا دل کا پرده کافی ہے؟

سوال: بعض بے پردہ عورتیں کہتی ہیں، ”نکھل دل کا پردہ ہونا چاہئے“ اس کی کیا حقیقت ہے؟

جواب: شیطان کا یہت بڑا اور بڑا اوار ہے اور اس قول بدتر آزوں میں ان قرآنی

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آله و سلم) اُس شخص کی ناک خاک آؤ دو جس کے پاس میراذ کو اور وہ مجھ پر ڈر دو پاک نہ پڑے۔

آیاتِ مبارکہ کے انکار کا پہلو ہے جن میں ظاہری جسم کو پردے میں چھپانے کا حکم دیا گیا ہے، مثلاً پارہ 22 سورۃ الاحزاب آیت نمبر 33 میں فرمایا گیا، ترجمۂ کنز الایمان: اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہا اور بے پردہ نہ رہ جیسے اگلی جاہلیت کی بے پردگی۔ اسی سورۃ کی آیت نمبر 59 میں ہے، ترجمۂ کنز الایمان: اے نبی! اپنی بیبیوں اور صاحبزادیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے فرمادو کہ اپنی چادروں کا ایک حصہ اپنے منہ پر ڈالے رہیں ائے۔ سورۃ النور کی آیت نمبر 31 میں ہے، ترجمۂ کنز الایمان: اور اپنا بناونہ دکھائیں ائے۔ جو جسم کے پردے کا مطلقاً انکار کرے اور کہے کہ ”صڑف دل کا پردہ ہونا چاہیے“، اُس کا ایمان جاتا رہا۔ مگر ایسا کہنے کے باوجود یہ عورت (مرتدہ ہو جانے کے باوجود) نکاح سے نہ نکلی، اور نہ اُسے روا (یعنی جائز) ہے کہ بعدِ اسلام کسی دوسرے سے نکاح کر لے، ہاں (چونکہ وہ اپنے ارتداو کے سبب اپنے شوہر پر حرام ہو چکی ہے لہذا) بعد (قبول) اسلام، سابقہ شوہر ہی سے تجدید نکاح پر مجبور کی جائے گی۔ اور مُرید ہونا چاہے تو کسی بھی جامع شرائط پیر سے بیعت ہو جائے۔ البته اگر

غیر مان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آله و سلم) جس نے مجھ پر روز بُعد دوبار رُزو دپاک پڑھا اس کے دوسراں کے گناہ متعاف ہوں گے۔

کوئی پرده کی فرضیت کا قائل ہے مگر پرده کی کسی خاص نوعیت (یعنی خصوص طرز) کا انکار کرتا ہے جس کا تعلق ضروریاتِ دین سے نہیں تو پھر حکمِ کفر نہیں۔

کفر سے توبہ نیز تجدید ایمان و تجدید نکاح کا طریقہ مکتبۃ المدینہ کی طرف سے شائع کردہ 16 صفحات کے منظر سالے "28 کلمات کفر" سے دیکھ لیجئے۔ اللہ عزوجلٰ ہمارا ایمان سلامت رکھے۔

امین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
حقیقت تو یہ ہے کہ "ظاہر" دل کا نما سندھ ہے، دل اچھا ہوگا تو اس کا اثر خارج میں بھی ظاہر ہوگا لہذا پردوہ ہی کرے گی جس کا دل اچھا اور اللہ عزوجلٰ کی اطاعت کی طرف مائل ہو گا پرانچہ میرے آقا علیٰ حضرت
رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: یہ خیال کہ باطن (یعنی دل) صاف ہونا چاہئے ظاہر کیسا ہی ہو محض باطل ہے۔ حدیث میں فرمایا کہ اس کا دل ٹھیک ہوتا تو ظاہر آپ (یعنی خود ہی) ٹھیک ہو جاتا۔ (فناوی رضویہ ج ۲۲ ص ۲۰۵)

ذہنی مریض تندُّرست ہو گیا

اسلامی بہنو! دعوتِ اسلامی کے مَدْنَی ماحول کی بُرَکتوں کے کیا کہنے!

فرمانِ مصکفی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) مجھ پر ڈروش ریف پر حسن اللہ تم پر حمت بھیج گا۔

ان برکتوں کو لوٹنے کی عادت بنانے کیلئے آپ بھی دعوتِ اسلامی
کے سنتوں بھرے اجتماعات میں شرکت کی سعادت حاصل کیجئے۔
ان شاء اللہ عز و جل آپ کے مسائل حیرت انگیز طور پر حل ہوں گے
اور اللہ عز و جل کے فضل و کرم سے غلبی امدادیں ہوں گی، چنانچہ
کہروڑ پکا (پنجاب، پاکستان) کی ایک اسلامی بہن کے تحریری بیان کا
خلاصہ ہے کہ میرے چھوٹے بھائی گھر بیلو ناچا قیوں، تنگ دستیوں وغیرہ
پریشانیوں کے سب مسلسل ٹینشن (یعنی ڈینی دباؤ) میں مبتلا رہنے کی وجہ
سے رفتہ رفتہ ڈینی مریض بن گئے تھے اور اول ٹول بکتے رہتے
تھے، یہاں تک کہ معاذ اللہ عز و جل اپنے ہاتھوں اپنی جان لینے یعنی
ہودشی کے بارے میں سوچنے لگے تھے۔ مجھے ان کی حالت پر بڑا ترس
آتا گر میں ایک بے بس عورت کیا کر سکتی تھی۔ الْحَمْدُ لِلّهِ عَزَّوَجَلَّ میں
پہلے ہی دعوتِ اسلامی کے سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کرتی تھی،
وہاں میں نے بھائی جان کی صحت یا بی کے لیے گڑگڑا کر دعا مانگنی شروع
کر دی۔ کچھ ہی عرصہ گزر تھا کہ میرے بھائی کو اللہ شافی عز و جل نے
شفا عطا فرمادی۔ الْحَمْدُ لِلّهِ عَزَّوَجَلَّ اب وہ امی اور الو کی عزّت اور ان کا

فرمانِ مصطفیٰ : (صلی اللہ علیہ و آله و سلم) جس نے مجھ پر ایک دُرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دو حجتیں بھیجا ہے۔

احترام کرنے کے باعث ان کی آنکھوں کے تارے بن چکے ہیں۔

اے رضا ہر کام کا اک وقت ہے

دل کو بھی آرام ہو ہی جائے گا

صلوٰ علی الحبیب ! صلی اللہ تعالیٰ علی محمد

اسلامی بہنو! دیکھا آپ نے! سنتوں بھرے اجتماع میں

شرکت کی کیسی برکت ہے۔ یہ بات ہمیشہ یاد رکھئے کہ اجتماع کی

حاضری میں صرف دنیاوی مسائل کے حل ہی کی نیت نہ کی جائے۔

طلب علم اور ثواب آخرت کمانے کی بھی نیتیں ضرور کرنی چاہیں۔

الحمد لله عزوجل اسلامی بہنوں کے شرعی پروے کے ساتھ

پاکستان کے بے شمار شہروں اور دنیا کے مختلف ملکوں میں متعال

مقامات پر ہفتہوار سنتوں بھرے اجتماعات ہوتے ہیں، ہر اسلامی

بہن کو چاہئے کہ دعوتِ اسلامی کے سنتوں بھرے اجتماع میں نہ صرف

خود شرکت کرے بلکہ دیگر اسلامی بہنوں سے پُرتاک طریقے پر

ملاقات کر کے خوب انفرادی کوشش کرے اور ان کو اجتماع کی

شرکت کی دعوت دیتی رہے۔

فرمانِ مصطفیٰ : (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جو مجھ پر رود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راست بھول گیا۔

مَدَنِی پھول: حضرت سید ناجا بر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، شہنشاہ

مدینہ، قرارِ قلب و سینہ، صاحبِ مُعْطَرِ پسینہ، باعثِ نُزُولِ سکینہ، فیضِ

گنجینہِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”ہر نیکی صدقہ ہے اور تمہارا

اپنے بھائی سے خندہ پیشانی سے ملنا بھی نیکی ہے اور اپنے ڈول سے

اپنے بھائی کے برتن میں پانی ڈالنا بھی نیکی ہے۔“

(مسند احمد بن حنبل ج ۵ ص ۱۱۱ حدیث ۱۴۷)

صَلُوٰ اَعَلَى الْحَمِّيْبِ ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

پر دہ کرنے میں جہجک ہوتی ہو تو.....

سوال: ما حول یہت ایڈوانس اور فیشن پرستی عام ہے، شرعی پرداہ کرتے ہوئے

چھچک محسوس ہوتی ہے کیا کیا جائے؟

جواب: شرعی پرداہ ترک نہ کیا جائے کہ عظیم نیکی ہے اور بے پرداہ گی سخت گناہ۔

پرداہ کرنے میں جتنی تکلیف زیادہ ہوگی اتنا ہی ثواب بھی ان شاء اللہ

عَرَوَ حَلَ زِيَادَه مَلِيْكًا۔ متفقہ ہے: اَفَضَلُ الْعِبَادَاتِ اَحْمَزُهَا يَعْنِي ”

افضل تین عبادات وہ ہے جس میں زحمت زیادہ ہو۔“ (کشف الخفاء ج ۱

ص ۱۲۱) امام شرف الدین نووی (ن۔ و۔ وی) علیہ رحمة

ضرمان مصطفیٰ : (صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آله و سلم) جس نے کتاب میں بھجو پرورد پاک الحکایۃ جب تک بیناً اس کتاب میں لکھا رہے گا فرمائے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

القوی فرماتے ہیں: عبادت میں مشقت اور خرچ زیادہ ہونے سے ثواب اور فضیلت بھی زیادہ ہو جاتی ہے۔ (شرح صحیح مسلم للنبوی ج ۱ ص ۳۹۰) حضرت سیدنا عمر بن عبد العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: **فضل ترین عمل وہ ہے جس کیلئے نفسوں کو مجبور ہونا پڑے۔** (اتحاف السادة للزیدی ج ۱ ص ۱۰) حضرت سیدنا ابراہیم بن ادہم علیہ رحمة الراکم فرماتے ہیں: ”**عمل دنیا میں جس قدّر دشوار ہو گا بروز قیامت میزانِ عمل میں اُسی قدّر وزن دار ہو گا،**“ (تنکرۃ الاولیاء ص ۵۵ و مختصاً) ہاں اگر کسی کے اپنے ہی دل میں کھوٹ ہو تو کیا کہہ سکتے ہیں! **مُفَقِّر شہیر حکیمُ الْأُمَّةَ** حضرت مفتی احمد یارخان علیہ رحمۃ الرحمان نورُ العرفان صفحہ 318 پر فرماتے ہیں: ”**جس کو گناہ آسان معلوم ہوں اور نیک کام بھاری، سمجھو اُس کے دل میں نفاق ہے، اللہ عزوجل محفوظ رکھے۔**“ امین بجاہِ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسالم بی بی فاطمہ کے کفن کا بھی پردا!

سوال: کہتے ہیں، بی بی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو ان کے کفن پر کسی غیر مرد کی نظر پڑنا بھی پسند نہیں تھا!

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس کے پاس میر اذکر ہوا اور اس نے مجھ پر درپر دبا کر نہ پڑھا جتھیں وہ بد بخت ہو گیا۔

جواب: بے شک سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے وصالِ ظاہری کے بعد خاتونِ جنت، شہزادی گوئین، حضرت سیدِ مثنا فاطمۃ المؤذنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر غمِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا اس قدر رغائب ہوا کہ آپ کے لبوں کی مسکراہٹ ہی ختم ہو گئی! اپنے وصال سے قبل صرف ایک ہی بار مسکراتی دیکھی گئیں۔ اس کا واقعہ کچھ یوں ہے: حضرت سیدِ مثنا خاتونِ جنت رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو یہ تشویش تھی کہ عمر بھر تو غیر مردوں کی نظروں سے خود کو بچائے رکھا ہے اب کہیں بعدِ وفات میری کفن پوش لاش ہی پر لوگوں کی نظر نہ پڑ جائے! ایک موقع پر حضرت سیدِ مثنا اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا: میں نے جب شہ میں دیکھا ہے کہ جنازے پر درخت کی شاخیں باندھ کر ایک ڈولی کی سی صورت بنا کر اس پر پرده ڈال دیتے ہیں۔ پھر انہوں نے کھجور کی شاخیں منگولا کر انہیں جوڑ کر اس پر کپڑا تان کر سیدِ خاتونِ جنت رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو دکھایا۔ آپ بہت خوش ہوئیں اور لبوں پر مسکراہٹ آگئی۔ بس یہی ایک مسکراہٹ تھی جو سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے وصالِ ظاہری کے بعد دیکھی گئی۔ (جذب القلوب مترجم ص ۲۳۳)

فرومانِ مصطفیٰ : (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس لے مجھ پر دی مریت گئی اور دی مریت شام درود پاک پڑھائے قیامت کے دن یہی خفاقت ملے گی۔

**سُبْحَنَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ! سَيِّدُ الْخَاتُونِ جَنَّتُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا كے پردے
کی بھی کیبات ہے! کسی نے کتنا پیارا شعر کہا ہے۔**

چُورَّہ را باش از مخلوق رُولپوش
کہ دَرَ آغوش شیرے بَهِ بَنِي

(یعنی حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی طرح پر ہیز گارو پرده دار بنتا کہ اپنی
گود میں حضرت سیدنا شیر نامدار امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسی اولاد دیکھو)

بی بی فاطمہ کا پُل صراط پر بھی پرده
سوال : کیا اہل محشر بھی سپدہ خاتون جنت رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو پُل صراط سے گزر
تے نہیں دیکھ سکیں گے؟

جواب : حضرت علامہ جلال الدین سیوطی شافعی علیہ رحمۃ الرحمٰن نے امیر المؤمنین
حضرت مولائے کائنات، علی المُرْتَضی شیر خدا کرَمُ اللہ تعالیٰ وَجْهہ
الکَرِیم سے روایت کی ہے کہ سر کارِ دو عالم، نورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم،
رسولِ مُحتَشَم، نبیِ محترم، محبوب رَبِّ اکرم عَزَّوَجَلَّ وَ صَلَّی اللَّهُ تَعَالَیٰ عَلَیْه
والہ وسلم نے فرمایا: جب قیامت کا دن ہو گا تو ایک منادی ندا
کرے گا۔ اے اہلِ مجمع! اپنے سر ہٹ کاؤ آنکھیں بند کر لو،

نَرْمَانِ مُصطفَىٰ (صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے ذُرُور دشیف نہ پڑھا اُس نے جفا کی۔

تاکہ حضرت فاطمہ بنت محمد مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم)

و رضی اللہ تعالیٰ عنہا) صحر اط سے گزریں۔ (المجامیع الصیغہ ص ۵۷ حدیث ۸۲۲)

ملنساری کی برکتیں

ہماری اسلامی بہنوں کو بھی خاتون جنت، شہزادی کوئین، حضرت سیدنا فاطمۃ الرَّحْمَۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی سیرت مبارکہ سے درس حاصل کرنا چاہئے۔ اسلامی بہنیں دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیں گی اور اپنے بیہاں ہونے والے ہفتہ وار دعوتِ اسلامی کے اجتماع میں شرکت فرماتی رہیں گی اور مدد فی انعامات پر عمل کر کے فقر مدینہ کرتے ہوئے روزانہ رسالہ پر کر کے اپنی ذمہ دار اسلامی بہن کو جمع کرواتی رہیں گی تو ان شاء اللہ عز و جل جیسا پاہر ہو گا۔ آپ کی ذوق افزاںی کیلئے مدنی قافلے کی ایک بہار گوش گزار ہے، چنانچہ ایک اسلامی بہن کے بیان کا لٹپٹ لباب ہے کہ میں نمازوں کے معاملے میں غفلت کا شکار اور اغیار کے فیشن پر ثارتی ہی۔ فلمیں ڈرامے بڑے شوق سے دیکھا کرتی تھی۔ ایک مرتبہ میں کسی کی دعوت پر دعوتِ اسلامی کے تین روزہ بین الاقوامی سٹاؤ بھرے اجتماع کی آخری

غور مان صطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جو صحابہ پر روزِ یحود و شریف پڑھتے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

نشست میں اپنی ایک سہیلی کے ساتھ شریک ہوئی۔ وہاں دو اسلامی بہنوں نے بغیر کسی جان پہچان کے ہمارا کافی خیال رکھا، ہمیں بڑی اپناستیت سے اپنے حلے میں بٹھایا۔ حسن اتفاق سے وہ ہمارے علاقے ہی کی نکلیں انہوں نے ہمیں بدھ کے روز ہونے والے اسلامی بہنوں کے علاقائی اجتماع میں شرکت کی دعوت بھی دی مگر ہم نے کوئی خاص توجہ نہیں دی۔ اس کے باوجود وہ بھی وہ ہمارے گھر اجتماع کی دعوت دینے کے لئے تشریف لے آئیں۔ اب میرا دل کچھ پسجا اور مردّت میں ان کامان رکھتے ہوئے ہامی بھر لی اور سوچا چلو ایک علاقائی اجتماع میں تو شرکت کر ہی لوں بعد میں نہیں جاؤں گی۔ مگر دعوتِ اسلامی والی دیوانیاں مرحا! انہوں نے اپنادل نہ توڑا، میری آخرت کی بھلائی کی خاطر میرا پیچھا نہ چھوڑا، شفقت و محبت کا سلسہ برابر جاری رکھا اور خوب ملمساری کے ساتھ انفرادی کوشش کرتی رہیں۔ بالآخر ان کے حسنِ اخلاق نے میرے پتھر سے بھی سخت دل کو موم بنایا اور میں رفتہ رفتہ مَدَنی ماحول میں رج بس گئی۔

فَرَمَانِ مُصْكِنِ (صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَحْبُورَ كَثْرَتْ سَے زَوْدِ پَاْكِ پُرْ حَوْبَ تَهْرَابِ الْمُجْرِمِ پَرْ زَوْدِ پَاْكِ پُرْ حَمَامَهَارَ لَغَانِيَوْنَ كَيْلَهَ مَغْفِرَتْ هَيْ.

علیٰ کے واسطے سورج کو پھیرنے والے

اشارہ کر دو کہ میرا بھی کام ہو جائے

صَلُوْا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

عورات کی مَزَارَاتِ پَرْ حَاضِرِی

سوال: اسلامی بھئیں قبرستان یا مزاراتِ اولیاء پر جا سکتی ہیں یا نہیں؟

جواب: عورتوں کے لئے بعض علماء نے زیارت قبور کو جائز بتایا، ”وَرِّخَاتَ“

میں یہی قول اختیار کیا، مگر عزیزوں کی قبور پر جائیں گی تو جزوع

وفزع (یعنی رونا پیٹنا) کریں گی لہذا منوع ہے اور صالحین (رَحْمَهُمُ اللَّهُ

الْمَيْنَ) کی قبور پر برکت کے لئے جائیں تو بوڑھیوں کے لئے خرج

نہیں اور جوانوں کے لئے منوع۔ (رَدُّ الْمُحتَاجِ ص ۳۸۱) صدر

الشَّرِيعَه بَدْرُ الطَّرِيقَه عَلَّامَه مُولِيَّنا مفتی محمد امجد علی عظیمی علیہ رحمۃ اللہ

القوی فرماتے ہیں: اور اسلام (یعنی سلامتی کا راستہ) یہ ہے کہ عورتیں مُطلقاً

منع کی جائیں کہ اپنوں کی قبور کی زیارت میں توہی ججوع و فزع

(یعنی رونا پیٹنا) ہے اور صالحین (رَحْمَهُمُ اللَّهُ الْمَيْنَ) کی قبور پر یا تعظیم

میں حد سے گزر جائیں گی یا بے ادبی کریں گی تو عورتوں میں یہ

فِرَادَتْ كے بارے میں حوالہ جاپ
فَاطِمَةُ بْنَيْهُ عَلَيْهِ الْكَبَّةُ فِرَادَتْ
فِرَادَتْ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) مجھ پر درود پاک پڑھنا بخوبی گایا وہ جنت کا راست بخوبی گیا۔

دونوں باتیں کثرت سے پائی جاتی ہیں۔

(بہاء شریعت جلد اول ص ۸۲۹ مکتبۃ المدینیہ)

میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے عورتوں کو مزارات پر
جانے کی جا بجا ممانعت فرمائی۔ چنانچہ ایک مقام پر فرماتے ہیں: امام
قاضی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے استفتاء (سوال) ہوا کہ عورتوں کا مقابلہ کو جانا
جاائز ہے یا نہیں؟ فرمایا: ایسی جگہ جواز وعدہ م جواز (یعنی جائز و ناجائز کا)
نہیں پوچھتے، یہ پوچھو کہ اس میں عورت پر کتنی لعنت پڑتی ہے؟ جب
گھر سے قبور کی طرف چلنے کا ارادہ کرتی ہے اللہ عزوجل
اور فرشتوں کی لعنت ہوتی ہے جب گھر سے باہر نکلتی ہے سب طرفوں
سے شیطان اسے گھیر لیتے ہیں، جب قبر تک پہنچتی ہے میت کی روح
اُس پر لعنت کرتی ہے جب تک واپس آتی ہے اللہ عزوجل کی لعنت
میں ہوتی ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۹ ص ۵۵۷)

عورت جنتُ الْبَقِيعِ میں حاضری دے یا نہیں؟

سوال: حاضری مدینہ کے موقع پر اسلامی بہن جنتُ الْبَقِيع اور شہداء کے
اُحمد رضوان اللہ تعالیٰ علیہم آجَمِعین کے مزارات پر حاضری دے سکتی

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آله و سلم) جو مجھ پر ایک مرتبہ ذرود و شرف پڑتا ہے اللہ تعالیٰ اس کیلئے ایک قیامتی لکھتا دریک قیامتی احمد پہاڑ تھا۔

ہے یا نہیں؟

جواب: نہیں دے سکتے۔

سوال: کیا ان مزارات پر باہر سے بھی سلام نہیں عرض کر سکتی؟

جواب: اسلامی بہن پیدل یا سواری پر کسی کام سے نکلی ہو حاضری کی نیت ہی نہ ہو اور اب اتفاقاً جگہ ابعیج، جگہ اعلیٰ یا مسلمانوں کے کسی بھی قبرستان یا کسی بُرگ کے مزار شریف کے قریب سے گزر ہوا اور بغیر رُکے دُور ہی سے سلام عرض کر دیا تو حرج نہیں۔

عورت کی روضہ رسول پر حاضری

سوال: اسلامی بہن محبوب رب اکبر، مدینے کے تاجور، شہنشاہ بخود بر حضور انور عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ واله وسلم کے روضہ مُؤور پر بھی حاضری کے لئے جاسکتی ہے یا نہیں؟

جواب: بسوائے روضہ انور کے کسی اور مزار پر جانے کی اجازت نہیں۔ وہاں کی حاضری البتہ سفتِ جلیلہ عظیمہ قریب ہے اجنب (یعنی واجب کے قریب) ہے اور قرآن عظیم نے اسے گناہوں کی معافی کا عظیم ذریعہ بتایا۔ پارہ 5 سورۃ النساء کی آیت نمبر 64 میں ارشاد ہوتا ہے:

فِرْمَانِ مَصْكُوفٍ : (سُلْطَنِي طَيْبٍ وَبُرْحَمٍ) جس نے کتاب میں مجھ پر درپاک لکھا تو جب تک برا نام اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنفَسَهُمْ ترجمہ کنز الایمان: اور اگر جب

جَاءَ عَوْلَكَ فَاسْتَغْفِرُوا اللَّهَ وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب

وَاسْتَغْفِرْ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوْجَدُوا تمہارے ہُصُور حاضر ہوں اور پھر اللہ

(عزوجل) سے معانی چاہیں اور رسول

اکنی شفاعت فرمائے تو خیر و اللہ کو یہت

اللَّهُ تَوَابًا رَّاحِيْمًا

(پ ۵ النساء ۲۳)

توبہ قبول کرنے والا ہم بان پائیں۔

خود حدیث پاک میں ارشاد ہوا: ”جو میری قبر کی زیارت کرے اسکے

لنے میری شفاعت واجب۔“ (دارقطنی ج ۲ ص ۳۵۱ حدیث ۲۶۹)

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسول

اللہ عز و جل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والسلام نے فرمایا: جس نے حج کیا اور میری

زیارت نہ کی اُس نے مجھ پر بھا کی۔ (الکامل فی ضعفاء الرجال

ج ص ۲۲۸) بے شک حاضری بارگاہ اقدس واجب کے قریب ہے، اس

میں قبول توبہ، اور دولتِ شفاعت حاصل ہونا بھی ہے نیز اس

میں سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والسلام کے ساتھ معاذ اللہ بھا (یعنی ظلم) سے پچنا

بھی ہے۔ یہ عظیم اہم امور ایسے ہیں جنہوں نے سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ

فرومان مصطفیٰ : (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) مجھ پر درود پاک کی کثرت کرو بے شک یقیناً ہمارے لئے طہارت ہے۔

علیہ والہ دلّم کے سارے غلاموں اور ساری کنیروں پر خاک بوسی
آستانِ عرش نشان لازم کر دی بخلاف دیگر قبور و مزارات کہ وہاں
ایسی تاکیدیں نہیں اور فساد کے احتمالات (امکانات) موجود کہ اگر
عزیزوں کی قبریں ہیں تو عورتیں بے صبری کریں گی اور اولیاء کے مزار
پر یا تو بے تمیزی یا بے ادبی کریں گی یا جہالت سے تعظیم میں زیادتی
جیسا کہ معلوم و مُشاہد (یعنی دیکھی بھالی بات) ہے، لہذا انکے لئے سلامتی
والا طریقہ یہی ہے کہ وہ مزارات اولیاء و قبور کی زیارت سے
بچیں۔ میرے آقا علیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ”قبور
اکر باء پر حُصوصاً بحال قرب عَهْدِ مَمَاتِ (یعنی حصوصاً اس صورت میں کہ
جب اُس عزیز کے افقال کو زیادہ عرصہ نہ گزرا ہو) تَجَدِيدِ حُجُّونَ لازمِ نِسَاءِ (یعنی
عورتوں کا ازسرِ نغم تازہ ہونا لازم) ہے اور مزارات اولیائے کرام (رحمہم
اللهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ) پر حاضری میں احْدَى الشَّنَاعَتَيْنِ (یعنی دو میں سے ایک
برائی) کا اندازہ یا ترکِ ادب یا ادب میں افراط ناجائز (یعنی ادب میں
ناجائز حد تک بڑھ جانا) تو سبیلِ اطلاق منع ہے لہذا ”غُنِيَّہ“ میں
کراہت پر بحوم فرمایا البته حاضری و خاکبوسی آستانِ عرش نشان سر کار

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آله و سلم) جس کے موجب پرنسپرین اور دو مرتبہ شام درود پاک پڑھائے تب امت کو دن بیری خفاقت ملے گی۔

اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آله و سلم اعظم المَنْدُوبات (عظمیم ترین مستحب) بلکہ
قریب و اجابت ہے اس سے نہ روکیں گے اور تعمیل ادب (یعنی
آداب کی ذرستی) سکھائیں گے۔” (فتاویٰ رضویہ ج ۹ ص ۵۳۸)

عورت مدینے میں زیارتیں کر سکتی ہے یا نہیں

سوال: حاضری حرمین طیبین زادہمَا اللہ شَرَفاؤ تَعَظِيمًا کے دورانِ اسلامی
بہنِ ولادت گاہ شریف، غارِ حراء، غارِ ثور، جبلِ احمد شریف وغیرہ کی
زیارتیں کیلئے جاسکتی ہے یا نہیں؟

جواب: مردوں کے اختلاط سے بچتے ہوئے پردے کی تمام ترقیات کے
ساتھ زیارتیں کر سکتی ہے۔ بہتر یہی ہے کہ گھر پر رہ کر عبادت بجالائے
کیوں کہ بالخصوص حج کے موسمِ بہار میں مردوں کے اختلاط سے بچنا
کافی دشوار ہوتا ہے۔ اگر جائے بھی تو گاڑی میں بیٹھے بیٹھے دُور ہی
سے زیارت کر لینا آنسو (یعنی مناسب) ہے۔

عورت مسجدِ نبوی میں اعتکاف کرے یا نہ کرے؟

سوال: حرمین طیبین کی مسجدِین کریمین میں خواتین کے لئے مخصوص کردہ
حصے میں اسلامی بہن آخری عشرہِ رمضان المبارک کا اعتکاف کر سکتی

فرمانِ مصطفیٰ : (صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آله و سلم) جس نے مجھ پر ایک دُرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دو رحمتیں بھیجتا ہے۔

ہے یا نہیں؟

جواب: نہیں کر سکتی۔

سوال: تو کیا کرائے پر لی ہوئی قیام گاہ میں اسلامی بہن اعتکاف کر لے؟

جواب: کرائے کے مکان میں نماز کیلئے کسی حصے کو خصوص کرنے کی بیت کر لے۔

یہ جگہ اب اُس کیلئے ”مسجد بیت“ ہو گئی، وہاں اعتکاف کر سکتی ہے۔

صحابیات رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے پردے کی کیفیات

سوال: صحابیات رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے پردے کی کیفیات پر چند احادیث

طیبیات بھی بیان فرمادیجھے۔

جواب: صحابیات رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے حوالے سے پردے کے متعلق 9

روايات ملاحظہ ہوں:

﴿1﴾ **حالت احرام میں بھی کچھے کا پردہ**

امُ الْمُؤْمِنِينَ حضرت سید تنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رواہ است

فرماتی ہیں: ہم رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ سفر حج میں

حالت احرام میں تھیں، جب ہمارے پاس سے کوئی سوار گزرتا تو ہم اپنی

چادروں کو اپنے سروں سے لٹکا کر کچھے کے سامنے کر لیتیں اور جب لوگ

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ علیٰ علیہ وآلہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بخوبی گیا وہ جنت کا راست بخوبی گیا۔

گزر جاتے تو ہم چہرے کھول لیتیں۔ (أبو ذؤد ج ۲ ص ۲۳۱ حدیث ۱۸۳۳)

دیکھا آپ نے! احرام کی حالت کہ جس میں چہرے سے کپڑا مس

(TOUCH) کرنا منع ہے، اس حالت میں بھی صحابیات رضی اللہ تعالیٰ

عنهن اپنے چہرے کو غیر مردوں سے چھپانے کا اہتمام فرماتی تھیں۔

یاد رکھئے! احرام میں چہرے پر کپڑا مس کرنا حرام ہے لہذا وہ اس

احتیاط کے ساتھ چہرہ چھپاتی تھیں کہ کپڑا چہرے سے مس نہ ہو۔ اس

مقام پر یہ بات بھی یاد رکھئی کی ہے کہ صحابیات رضی اللہ تعالیٰ عنهن عام

حالات میں بھی اپنے چہرے کو چھپائیں اور سخت پرده کرتی تھیں جبھی تو

حدیث پاک میں حالت احرام میں چہرہ نہ چھپانے کا حکم دیا

گیا پھر بخاری شریف میں ہے کہ تاجدار رسالت، شہنشاہِ نبیت صلی

اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ”وَلَا تَنْتَقِبِ الْمَرْأَةُ الْمُحْرَمَةُ وَلَا

تَلْبِسِ الْفَقَارَبِينَ“ حالت احرام میں کوئی عورت نہ چہرے پر نقاب

لے اور نہ ہی دستا نے پہنے۔ (بخاری ج ۱ ص ۲۰۷ حدیث ۱۸۳۸)

﴿2﴾ انصار یات کی سیاہ چادریں

اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حضرت سید شنا امّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت فرماتی

ضمن مصطفیٰ : (صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آله و سلم) جس نے کتاب میں بھجو پروردہ پاک الحکایۃ جب تک بے نام اس کتاب میں لکھا رہے گا فرمائے اس کیلئے استغفار تریں گے۔

ہیں: جب قرآن مجید کی یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی:

يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِعِهِنَّ (ترجمہ کنز الایمان: اپنی چادروں کا ایک حصہ اپنے منھ پڑا لے رہیں) تو انصار کی خواتین اپنے گھروں سے نکلتے وقت سیاہ چادر سے خود کو جھپٹا کر نکلتیں ان کو دیکھ کر دوسرے لگتا تھا کہ گویا ان کے سروں پر کوئے بیٹھے ہیں۔ (سنّ ابی ذاؤد ج ۳ ص ۸۲ حديث ۱۰۱)

{ ۳ } تہبند پھاڑ کر دوپتے بنالیئے

أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حضرت سید ثنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رواہت فرماتی ہیں: جب یہ آیت کریمہ و لیصربن بحرِ ہن علی جیوبهن (ترجمہ کنز الایمان: اور وہ دوپتے اپنے گریانوں پڑا لے رہیں) نازل ہوئی تو عورتوں نے اپنی تہبند کی چادروں کو کناروں سے پارہ پارہ کیا اور ان سے اپنے چہرے ڈھانپے۔ (بخاری ج ۳ ص ۲۹۰ حديث ۳۷۵۹)

﴿ ۴ ﴾ پردے کی احتیاط! سُبْحَنَ اللَّهِ !!

ابو القعیس کی زوجہ نے **أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ** حضرت سید ثنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بچپن میں دو حصہ پلا یا تھالہ زدابو القعیس حضرت سید ثنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے رضا عی و الد اور ابو القعیس

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) جس کے پاس میر اذکر ہوا اور اس نے مجھ پر درپر دوپاک نہ پڑھا جتھیں وہ بد بخت ہو گیا۔

کے بھائی اخ حضرت سید تینا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے رضاۓ
بچا ہوئے۔ جب پردے سے متعلق آیاتِ مقتدہ سنازیل ہوئیں تو
اخ نے حضرت سید تینا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس آنا چاہا تو
آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے پردے کی احتیاط کے پیش نظر منع فرمادیا چنانچہ
بخاری شریف میں ہے کہ حضرت سید تینا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
فرماتی ہیں کہ پہلے میں سر کارِ مدینہ منورہ، سردارِ مگہ مکرمہ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے دریافت کرلوں کہ دودھ کے رشتے کی وجہ سے
اخ کا مجھ سے پردہ ہے یا نہیں کیوں کہ میں یہ سمجھتی ہوں کہ دودھ تو میں
نے ابوالقعیس کی زوجہ کا پیا ہے، اخ سے کیا رشتے داری؟ اس پر
رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عائشہ! اخ کو
اجازت دے دو وہ تمہارے رضاۓ بچا ہیں۔ (ایضاً ص ۳۰۶ حدیث ۳۷۹۶)

﴿5﴾ دوپٹے باریک نہ ہوں

حضرت سید نادیجہ بن خلیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: رسول اکرم،
نورِ مجسم، رحمتِ عالم، شاہِ آدم و بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی
خدمتِ سراپا رحمت میں ایک مرتبہ مصر کے سفید رنگ کے باریک

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس لے مجھ پر دی مرتبگی اور دی مرتبہ شام درود پاک پڑھائے تب امت کو ان بیری خفاقت ملے گی۔

کپڑے لائے گئے سر کارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ان میں سے ایک کپڑا مجھے عطا کیا اور ارشاد فرمایا: اس کے دو بلکرے کر کے ایک سے اپنا کرتا اور دوسرا اپنی بیوی کو دے دینا جس سے وہ اپنا دوپٹا بنالے۔ راوی کہتے ہیں جب میں چلنے لگا تو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے مجھے اس بات کی تاکید کی کہ اپنی بیوی کو کہنا کہ اس کے نیچے دوسرا کپڑا لگا لے تاکہ دوپٹے کے نیچے کچھ نظر نہ آئے۔

(سنّ ابی داؤد ح ۸۸ ص ۳۱۱۶)

6} بار یک دوپٹا پھاڑ دیا

ایک مرتبہ اُمُّ الْمُؤْمِنِیْن حضرت سید تُنَا عَابِرَشِ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت سراپا غیرت میں ان کے بھائی حضرت سید نا عبد الرحمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیٹی سید تُنَا حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حاضر ہو میں انہوں نے بار یک دوپٹا اور ٹھرکھا تھا، حضرت سید تُنَا عَابِرَشِ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اس دوپٹے کو پھاڑ دیا اور انھیں موٹا دوپٹا اُڑھا دیا۔

(موطا امام مالک ج ۲ ص ۳۱۰ حدیث ۱۷۳۹)

مُفَسِّر شہیر حکیم الْأُمَّت حضرت مفتی احمد یارخان علیہ رحمۃ الرحمن اس

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آله و سلم) جس کے پاس میراذ کر ہوا اور اُس نے دو شریف نہ پڑھا اُس نے جفا کی۔

حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: یعنی اس دوپٹہ کو پھاڑ کر دو رومال بنادیئے تاکہ اوڑھنے کے قابل نہ رہے، رومال کے کام آؤے لہذا اس پر یہ اعتراض نہیں کہ آپ نے یہ مال ضائع کیوں فرمادیا۔ مزید فرماتے ہیں: یہ ہے عملی تبلیغ اور نجپیوں کی صحیح تربیت و تعلیم اس دوپٹہ سے سر کے بال چمک رہے تھے، ستر حاصل نہ تھا اس لیے عمل فرمایا۔

﴿۷﴾ عہد رسالت میں جب آزاد مسلمان عورت کی علامت تھا حضرت سیدنا اُس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی رحمت، شفیع امت، شہنشاہ نبوّت، تاجدار رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے خبر اور مدینہ منورہ (زادہ اللہ شرفاً و تعظیماً) کے درمیان تین دن قیام فرمایا، اسی دوران حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اپنے حرم میں داخل فرمایا پھر دورانِ سفر آپ نے صحابہ کرام علیہم الرضاون کی دعوت ولیمہ کی اس میں روٹی اور گوشت کا اہتمام نہ تھا بلکہ آپ نے دستِ خوان بچھانے کا حکم دیا اور اُس پر کچھوریں، پنیر اور گھنی رکھا گیا۔ یہی سب کچھ ولیمہ ہا لیکن تعالیٰ صاحبہ کرام علیہم الرضاون پر یہ واضح نہ ہوا تھا کہ

غور مان صحفی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جو صحیح پروردہ دو شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی زوجیت میں لیا ہے یا کہ باندی بنایا ہے (کیونکہ یخیر کی جنگی قیدیوں میں شامل تھیں) انہوں نے اپنی اس الجھن کو حل کرنے کے لئے طے کیا کہ اگر سر کارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ان کو پردہ کراتے ہیں تو سمجھو کہ زوجیت میں لیا ہے اور اگر حجاب (یعنی پردہ) نہ کرایا تو سمجھو باندی بنایا ہے۔ جب قافلے نے کوچ کیا تو حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے پیچھے حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی جگہ بنائی اور ان کے اول لوگوں کے درمیان پردہ تان دیا۔ (بخاری ج ۳ ص ۴۵۰ حدیث ۱۵۹)

﴿8﴾ ہر حال میں پردہ

حضرت سیدنا امّ خلاد رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیٹا جنگ میں شہید ہو گیا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کیلئے نقاب ڈالے با پردہ بارگاہ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہوئے، اس پر کسی نے حرمت سے کہا: اس وقت بھی آپ نے نقاب ڈال رکھا ہے! کہنے لگیں: میں نے بیٹا ضرور کھویا ہے، حیا نہیں کھوئی۔

(سنن أبي داؤد ج ۳ ص ۹ حدیث ۲۲۸۸)

فَرَّ مَنِ مُصْكِنُهُ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) مجھ پر کثرت سے ذروہ پاک پر جو بُشِّ تبارا مجھ پر ذروہ پاک پر حاتم تبارا گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

(۹) بیوی گھر سے باہر نکلی ہی کیوں!

حضرت سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ایک نوجوان صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نئی نئی شادی ہوئی تھی۔ ایک بار جب وہ اپنے گھر تشریف لائے تو دیکھا کہ ان کی دلہن گھر کے دروازے پر کھڑی ہے، مارے جلال کے نیزہ تان کراپنی دلہن کی طرف لپکے۔ وہ گھبرا کر پیچھے ہٹ گئی اور روکر پکاری: میرے سرتاج! مجھے مت ماریے، میں بے قصور ہوں، ذرا گھر کے اندر چل کر دیکھئے کہ کس چیز نے مجھے باہر نکالا ہے! جتنا پچ وہ صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اندر تشریف لے گئے، کیا دیکھتے ہیں کہ ایک خطرناک زہریلا سانپ گنڈلی مارے پچھونے پر بیٹھا ہے۔ بے قرار ہو کر سانپ پرواکر کے اس کونیزے میں پرولیا۔ سانپ نے تڑپ کر ان کو ڈس لیا۔ زخمی سانپ تڑپ کر مر گیا اور وہ غیرت مند صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی سانپ کے زہر کے اثر سے جامِ شہادت نوش کر گئے۔ (صحیح مسلم ص ۲۲۸ حدیث ۳۳۶)

عورت کو چھیرا تو جنگ چھڑ گئی

اُس پا کیزہ دور کے مسلمانوں کی غیرتِ ایمانی کا اندازہ اس واقعے

فِرَادَةَ كَيْمَانَ مِنْ حَلَّ جَارٍ
فَوَمَانِ مَصْكُفٍ (سَلِيلَ شَقَقَ عَلَيْهِ الْبَدْرُ سَمَّ) بَجْرُ مَجْرَهُ پُرْ دَرْ دَپَکْ پُرْ هَنَّا بَحْولَ گَلَادَهُ جَنْتَ كَارَسَتَ بَحْولَ گَيَا۔

سے بھی لگایا جاسکتا ہے جس کو علامہ ابن ہشام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ”السیرۃ النبویۃ“ میں درج کیا آپ لکھتے ہیں کہ عہد رسالت میں مسلمانوں کی ایک عورت چہرے پر نقاب ڈالے ہوئے اپنی کچھ چیزیں فروخت کرنے کے لیے بنی قینقاع کے بازار میں آئی اس نے اپنا سامان بیچا اور ایک یہودی سنار کی دکان پر آ کر بیٹھ گئی یہودی نے باتوں باتوں میں بڑی کوشش کی کہ وہ اپنے چہرے سے نقاب کھول دے لیکن اس نے انکار کر دیا پھر اس نے اس خاتون کے ساتھ شرارت کی۔ یہ دیکھ کر یہودی قہقہے لگانے لگے، اس خاتون نے بلند آواز سے فریاد کی، ایک مسلمان اُس یہودی زرگر (سنار) پر چھٹا اور اسے موت کے گھاٹ اُتار دیا، اُس بازار کے یہودی جمع ہو گئے اور اُس مسلمان کو شہید کر دیا اور اس کے نتیجے میں مسلمانوں اور یہودیوں کے درمیان ایک زبردست جنگ ہوئی جسے تاریخ میں غزوہ بنو قینقاع کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ (السیرۃ النبویۃ لابن ہشام ج ۳ ص ۳۲)

یہودو نصاریٰ کو مغلوب کر دے
ہو ختم ان کا جور و ستم یا الٰہی

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ و آله و سلم) جو مجھ پر ایک مرتبہ ذرود شرف پڑتا ہے اللہ تعالیٰ اس کیلئے ایک قرار اج لکھتا دریک قیمِ راحد پہنچتا ہے۔

صلوٰا عَلَى الْحَبِيبِ ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

عورت اور شاپنگ سینٹر

سوال: اسلامی بہن خریداری کیلئے شاپنگ سینٹر میں جاسکتی ہے یا نہیں؟

جواب: شاپنگ سینٹروں میں آج کل اکثر بے حیائی سے لبریز گناہوں بھرا

ماحول ہوتا ہے اور عورت صفتِ نازک ہے اسے وہاں سے ڈور رہنے

ہی میں عافیت ہے۔ میرے آقا علیٰ حضرت علیہ رَحْمَةُ رَبِّ الْعَزَّة

فرماتے ہیں: ”عورت موم کی ناک بلکہ رال کی پُڑیا بلکہ باڑو دکی ڈیا

ہے آگ کے ایک ادنی سے لگاؤ میں بحق سے ہو جانے والی ہے عقل

بھی ناقص اور طیبیت (یعنی بیباور) میں کجی (ٹیڑھاپن) اور شہوت میں مرد

سے سوچھے پیشی (زاہد)۔“ (فتاویٰ رضویہ ج ۲۲ ص ۲۱۲)

عورت کو گھر میں قید رکھو!

امام محمد بن احمد ذہبی علیہ رحمۃ اللہ القوی (مُتَوفی ۷۴۸ھ) لکھتے

ہیں مตقول ہے: عورت پر دے کی چیز ہے، پس اسے گھر میں قید رکھو۔

کیونکہ عورت جب کسی راستے کی طرف نکلتی ہے تو اس کے گھروالے

پوچھتے ہیں: کہاں کا ارادہ ہے؟ وہ کہتی ہے کہ میں مریض کی بیمار

ضرمان مصطفیٰ : (صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آله و سلم) جس نے کتاب میں بھجو پروردہ پاک الحکما تو جب تک بیران اُس کتاب میں لکھا رہے گا فرنٹی اس کی استفرا کرتے رہیں گے۔

پُرسی کے لیے جاری ہوں تو شیطان مسلسل اُس کے ساتھ رہتا ہے
یہاں تک کہ وہ گھر سے باہر نکل جاتی ہے۔ اور عورت کو (عیادت وغیرہ
کسی نیک کام میں) اللہ عز و جل کی ایسی رضا حاصل نہیں ہو سکتی جیسی
وہ گھر بیٹھ کر اللہ عز و جل کی عبادت (اور جائز کام میں) خاؤند کی
اطاعت کر کے حاصل کر سکتی ہے۔ (کتاب الکبار ص ۲۰۳)

سودا سلف مرد ہی لائیں

سوال: آج کل عموماً شوہر یا ماحرِم سودا سلف لانے میں سُستی کرتے ہیں لہذا
اکثر عورتیں ہی گوشت، مچھلی، بسبزی، کپڑے وغیرہ ضروریات زندگی
کی اشیاء خریدنے جاتی ہیں کیا یہ جائز ہے؟ شوہر یا ماحرِم بھی اس طرح
گنہگار ہو رہے ہیں یا نہیں؟

جواب: اگر مرد محض اپنی سُستی کی وجہ سے گھر کا سودا سلف نہیں لاتے تو یہ
بہت سخت بے احتیاطی ہے کہاب اسکی زوجہ یا محرمه یعنی ماں یا بہن یا
بیٹی غیر مردوں سے ضرورت کی چیزیں خریدنے کے لئے گھر سے باہر
نکلے گی اگرچہ عورت کیلئے فی نفسہ خرید و فروخت کی مُمائعت نہیں تاہم
بے باکی کا ذور ہے اور آج کل کے بازار کا حال کون نہیں جانتا! باپر دہ

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آله و سلم) مجھ پر دُر دپا کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

عورت بھی فی زمانہ بازار جائے اور گناہوں کے بغیر لوٹ کر آئے یہ بے انتہا مشکل امر ہے۔ اگر عورت بے پردگی کے ساتھ یعنی سر کے بال، کان، گلا وغیرہ سُتُر کا کوئی حصہ کھولے بازار جاتی ہے یا عورت جوان اور محلل فتنہ ہے اور اس کے باہر پھرنے سے فتنہ اٹھتا ہے اور باڑ جو دِ قدرت مردِ نہیں کرتا تو دونوں صورتوں میں ایسا مردِ قیومُ ش اور وہ عورت فارِقہ ہے۔ اگر ہر طرح کی کوشش کے باوجود مردِ نہیں جاتے اور ضروریاتِ زندگی کی اشیا کے ہھوٹوں کی کوئی اور صورت نہیں مثلاً کسی بد صورت بڑھایا یا فون کے ذریعے بھی یہ کام نہیں ہو سکتا تو اب عورت ان کاموں کیلئے شرعي پر دے کی رعایت کے ساتھ نکلے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ الہلسنت، مولینا شاہ امامِ احمد رضا خان علیہ رحمة الرَّحمن فقاوی رضویہ جلد 6 صفحہ 487 تا 488 پر فرماتے ہیں: جس کی عورت بے ستر باہر پھرتی ہے کہ بازو یا گلا یا پیٹ یا سر کے بال یا پینڈ لی کا حصہ غرض جس جسم کا چھپانا فرض ہے کھلا ہوا ہے یا اس پر ایک بار ایک کپڑا ہو کہ بدن چمکتا ہو اور وہ اس حالت پُر مطلع ہو کر عورت کو اپنی حد مقدور (یعنی ممکنہ حد) تک نہ روکتا ہو

فرومانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جسے مجھ پر دی مرتب گئی اور دی مرتبہ شام درود پاک پڑھائے تب امت کے دن بیری خفاعت ملے گی۔

بندوبست نہ کرتا ہو وہ بھی فاسق و دیوث ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم فرماتے ہیں: تین شخص جنت میں نہ جائیں گے ماں باپ کو ایذا دینے والا اور دیوث اور مردوں کی صورت بنانے والی عورت۔

(المُسْتَدِرُكُ ج ۱ ص ۲۵۳ حديث ۵۲ هجری مختار میں ہے): ”جوانی عورت یا اپنی کسی محرم پر غیرت نہ رکھے وہ دیوث ہے۔“ (ذمہ خارج ۲ ص ۱۱۳)

اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ رب العزّت مزید فرماتے ہیں: اسی طرح اگر عورت جوان اور بچکن فتنہ ہے اور اس کے باہر پھرنے سے فتنہ اٹھتا ہے اور یہ مُلطع (یعنی باخبر) ہو کر باز نہیں رکھتا جب بھی کھلا دیوث ہے اگرچہ پورے سُتر کیسا تھا باہر نکلتی ہو، ان سب لوگوں کو امام بنانا گناہ ہے اور ان کے پیچھے نماز مکروہ تحریکی قریب بحراں ہے نہ پڑھی جائے اور پڑھ لی تو اعادہ (یعنی لوٹانا) ضرور ہے۔ (فتاویٰ رضویہ مخراجہ ج ۶ ص ۳۸۷، ۳۸۸)

عورت کے ٹیکسی میں بیٹھنے کے بارے میں سوال جواب

سوال: اسلامی بہن کا غیر محرم ڈرائیور کے ساتھ رکشہ کاریا ٹیکسی میں بغیر شوہر یا بغیر قابلِ اطمینان مرد محرم کے اکیلی بیٹھ کر آنا جانا کیسا؟

جواب: یہاں دو باتیں جانا بہت اہم ہیں، پہلی بات یہ ہے کہ عورت کا اجنبی

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آله و سلم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرود پڑھتا را ذرود مجھ تک پہنچتا ہے۔

مرد کے ساتھ خلوت میں جمع ہونا حرام ہے۔ **خاتمُ الْمُرْسَلِينَ،**
رَحْمَةُ لِلْعَالَمِينَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَافِرَانِ عَبْرَتْ نَشَانَ
 ہے: ”خبردار کوئی شخص کسی عورت (انتبیہ) کے ساتھ تہائی میں نہیں ہوتا
 مگر ان کے ساتھ تیسر اشیطان ہوتا ہے۔“ (سنن الترمذی ج ۳ ص ۲۷)
 حدیث ۲۱۷۲) **مُفَضَّلٌ شَهِيرٌ حَكِيمُ الْأُمَّةِ حَضْرَتِ مُفتَقِي اَحْمَدَ يَا رَخَانَ**
 علیہ رحمۃ الرحمن اس حدیث پاک کے تحت مراد جلد ۵ صفحہ 21
 پر فرماتے ہیں: یعنی جب کوئی شخص اجنبی عورت کے ساتھ تہائی میں
 ہوتا ہے خواہ وہ دونوں کیسے ہی پاکباز ہوں اور کسی (نیک) مقصد کے
 لیے (ہی) جمع ہوئے ہوں (مگر) شیطان دونوں کو برائی پر ضرور
 ابھارتا ہے اور دونوں کے دلوں میں ضرور یہ جان پیدا کرتا ہے، خطرہ
 ہے کہ زنا واقع کرادے! اس لیے ایسی خلوت (یعنی تہائی میں جمع ہونے)
 سے بہت ہی احتیاط چاہئے گناہ کے اسباب سے بھی بچنا لازم ہے،
 بخارو کنے کیلئے نزلہ وزکام (کو) روکو۔ (مراد)

حضرت علامہ عبد الرّؤوف مناوی علیہ رحمۃ الرّوی اس حدیث پاک کے
 تحت فرماتے ہیں: ”جب کوئی عورت کسی اجنبی مرد کے ساتھ تہائی میں

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے مجھ پر دوس مرتبہ رُزو پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سورتین نازل فرماتا ہے۔

اکٹھی ہوتی ہے تو شیطان کے لئے یہ ایک نیس موقع ہوتا ہے، وہ ان دونوں کے دلوں میں گندے و سوے سے ڈالتا ہے، ان کی شہوت کو بھڑکاتا ہے، حیاء ترک کرنے اور گناہوں میں مُلوث ہو جانے کی ترغیب دیتا ہے۔ ”فیض القدیر شرح الجامع الصفیح ص ۳۰۲“ تحت الحدیث ۲۷۹۵ معلوم ہوا کہ اجنبی مردو عورت کو ہرگز ہرگز تہائی میں اکٹھا ہونا جائز نہیں اس صورت میں گناہوں کے وسو سے ہی نہیں تہمت لگ جانے بلکہ نہ ہونے کا ہو جانے کا بھی اندیشہ رہتا ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ اپنے آپ کو خطروں اور فتنوں سے بچانا ہر اسلامی بہن پر لازم ہے۔ البتہ خطروں اور فتنوں کے اندیشوں کی کوئی حد بندی نہیں نامحرم تو دور کی بات محارام سے بھی خطرات ممکن ہیں۔ صرف تہائی میں ہی نہیں، ہجوم میں بھی خطرات درپیش آتے رہتے ہیں۔ اسلامی بہن کے اجنبی ڈرائیور کے ساتھ ٹیکسی میں اکیلی بیٹھنے پر اگرچہ خلوت (یعنی مرد کے ساتھ مکان میں تہائی) کا حکم تو نہیں لیکن یہ صورت خلوت (یعنی مرد کے ساتھ مکان میں تہائی ہونا) سے مُشاہ (یعنی ملتی جلتی) ضرور ہے اور ٹیکسی وغیرہ بندگاڑیوں میں خطرات کا کچھ زیادہ ہی احتمال (یعنی امکان)

فرمانِ مصطفیٰ : (صلی اللہ علیہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک دُرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دو حجتیں بھیجا ہے۔

ہے۔ ڈرائیور کے ذریعے شیکسی کے مسافروں کے انواء کے واقعات بھی ہوتے رہتے ہیں۔ خاص طور پر اُس وقت خطرہ کچھ زیادہ ہی ہوتا ہے جب کہ ڈرائیور کے بارے میں کوئی معلومات ہی نہ ہوں کہ کون ہے؟ کہاں رہتا ہے؟ اور کیسا آدمی ہے؟ عموماً بڑے شہروں میں ڈرائیوروں سے جان پہچان کم ہی ہوتی ہے دراصل عورت صرف نازک ہے اور عموماً مردوں کی توجہ کا مرکز ہوتی ہے اور آج کل حالات بھی اتنے خراب ہو چکے ہیں کہ بہت سارے لوگ صرف اس لئے گناہ نہیں کرتے کہ ان کے بس میں نہیں ورنہ جب بھی انہیں موقع ہاتھ آتا ہے گناہ کی طرف فوراً لپک پڑتے ہیں۔ ایسے نامساعد حالات میں اسلامی بہنوں کی ذمے داری ہے کہ وہ خود ہی محتاط طرز عمل اپنائیں۔ لہذا احتیاط یہی ہے کہ جوان عورت ہرگز اندر وون شہر بھی رکشہ شیکسی میں بغیر محروم یا شقہ و قابلِ اعتماد خالتوں کے سفر نہ کرے نیز فتنے کا اندیشہ جتنا بڑھتا جائے گا احتیاط کی حاجت بھی اُتنی ہی بڑھتی چل جائیگی۔

سوال: اگر گاڑی چلانے والا کوئی قبل بھروسہ نامحرم قربی رشتہ دار ہو تو کیا کوئی اسلامی بہن اندر وون شہر شیکسی یا کار میں اس کے ساتھ حضور تاکہیں جا

فرمانِ مصطفیٰ : (صلی اللہ تعالیٰ علیہ الوداع) جب تم علین (پیغمبر اسلام) پر زور دے پا پڑھو تو مجھ پر بھی پڑھو بے شک میں تمام جوانی کے کرب کا رسول ہوں۔

سکتی ہے؟

جواب : اسلامی بہان کا ضروری ترکیسی قابل بھروسہ نامحرم قربتی رشتہ دار کے ساتھ اندر وہ شہر ٹیکسی یا کار میں تنہا سفر کرنا جائز ہے لیکن ایسی صورت میں عورت جوان ہوتا سخت احتیاط کی حاجت ہے۔ کوشش کرے کہ قربتی عزیز جو نامحرم ہو اس کے ساتھ بھی حرم یا ائمہ و قبل اعتماد عورت کے بغیر نہ جائے لیکن قربتی عزیز قابل بھروسہ ہو اور اندر وہ شہر و قوت ضرورت جانا بھی پڑ جائے تو مکمل پردے کے ساتھ جائے اور ہر گز ہرگز بے تکلفی اختیار نہ کرے۔ اور اگر کوئی رشتہ دار ایسا ہے جو بے باک قسم کا ہے بے تکلفی کی عادت رکھتا ہے تو اسکے ساتھ ہرگز نہ جائے۔

سوال : ایک سے زائد بار پرداہ اسلامی بہنیں ملکر نامحرم ڈرائیور کے ساتھ ٹیکسی وغیرہ میں آمد و رفت کر سکتی ہیں یا نہیں؟

جواب : ایک سے زائد اسلامی بہنوں کے مل کر اور وہ بھی اندر وہ شہر سفر کرنے میں بے شک خطرے کا اندیشہ کم ہے لیکن ہجوم اور ستائیں نیز علاقے کی نوعیت کے اعتبار سے خطرات کی کمی اور زیادتی کا فرق ظاہر ہے۔ بعض علاقوں ایسے ہوتے ہیں جس میں اسلامی بہن تو دُور کی

بات خود اسلامی بھائی گزرتے ہوئے ڈرتے ہیں الہذا اسلامی بہنوں کو
مل جل کر سفر کرنے میں بھی خوب سوچ بچا کر لینا چاہئے۔

سوال: ٹیکسی میں ایک اسلامی بہن کے ساتھ اُس کا شوہر ہو یا ایک یا چند محارم
ہوں اب مزید ایک یا دو اسلامی بہنیں ساتھ چلی جائیں تو؟

جواب: ساتھ جانے والی اسلامی بہنیں اگر پردے کے تمام تقاضوں کے ساتھ
نکلی ہیں اور جس اسلامی بہن کے ساتھ جانا ہے وہ اور اس کا شوہر یا
محرم، قابل اعتماد ہیں ان کو وہ اسلامی بہن اور اس کے گھر والے اچھی
طرح جانتے ہیں اور قابل بھروسہ سمجھتے ہیں تو اندر وہ شہر ان کے ساتھ
کار یا ٹیکسی وغیرہ میں سفر کیا جا سکتا ہے لیکن بیٹھتے وقت یہ خیال
رکھنا ضروری ہے کہ اسلامی بہنیں کسی نامحرم کے ساتھ ہرگز نہ بیٹھے ایسے
میں یا تو اجنبی اسلامی بھائی کی نشست الگ ہو یا پھر درمیان میں اجنبی
اسلامی بھائی کی زوجہ یا حمرہ مہ بیٹھے۔

گھر کے نوگر سے عورت کی بے تکلفی کا حکم

سوال: کیا گھر کے نوگر یا چوکیدار سے اسلامی بہن نہیں نہ کر بے تکلفی سے
بات کر سکتی ہے؟ کیا گھر کے نوگر یا ڈرائیور سے عورت کا پردہ نہیں؟

غدیر کے بارے میں حوالہ جات
فاطمہ (علیها السلام) اس شخص کی ناک آنودہ جس کے پاس میرا ذکر ہوا وہ مجھ پر رُزوپاک نہ پڑتے۔

جواب: گھر کا چوکیدار، نوکر، ڈرائیور یا باغ کامالی اگر غیرِ محروم ہے تو اس سے بھی پرده ہے، ان سے بے تکلفی کے ساتھ نہس نہس کر باتیں کرنا، ان سے شرعی پرده نہ کرنا حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ شوہر کو معلوم ہے پھر بھی نہیں روکتا تو وہ بھی دلیل ہے اور عذاب نار کا سزاوار ہے۔ اگر گھر کا نوکر 12 سال کا لڑکا ہو تو بھی اسلامی بہن کو اس سے پرده کرنا چاہئے۔ کیوں کہ اب وہ مر آتیں (یعنی قریب الْبُؤْغ) کے حکم میں ہے۔

اسلامی بہن اور راہِ خدا میں سفر

سوال: کیا اسلامی بہن سٹوں کی تربیت کیلئے راہِ خدا عزوجل میں سفر کر سکتی ہے؟

جواب: اسلامی بہن اپنے محروم یا شوہر کے ساتھ سفر پر جاتو سکتی ہے مگر راہِ خدا عزوجل میں سفر کرتے وقت بہت زیادہ احتیاط کی ضرورت ہے، عورت کو ساتھ لئے پھر نے سے متعلق ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے میرے آقا علیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ایک عورت کو ساتھ لئے پھرنا نہایت گول لفظ ہے۔ کسی عورت کیوں کر ساتھ لئے پھرنا خادِ مہ بنا کر یا زوجہ بنا کر یا معاذَ اللہ فاسد طریقے پر اور خادِ مہ ہے تو جوان ہے یا حدّ شہوت سے گُزُری ہوئی بُڑھیا اور اس سے فقط

غدیر کے بارے میں حوالہ جات
فاطمہ (علیہ السلام) نے مجھ پر روزگار دوسرا پاک پڑھا اس کے دو سال کے گناہ متعاف ہوں گے۔

پکانے وغیرہ کی معمولی خدمت لیتا ہے یا تہائی میں کیجاںی کا بھی اتفاق ہوتا ہے اور زوجہ ہے تو پردہ میں رکھتا ہے یا بے پردہ لئے پھرتا ہے اگر حد شہوت سے گزری ہوئی بڑھیا ہے یا جوان ہے اور اس سے معمولی خدمت لیتا ہے اور ساتھ اور لوگ بھی ہیں کہ اتفاق خلوت (یعنی تہائی کا اتفاق) نہیں ہوتا یا زوجہ ہے اور اسے پردے میں ساتھ رکھتا ہے تو حرج نہیں۔“ (فتاویٰ رضویہ ج ۲۳ ص ۹۵) لہذا اگر کوئی اسلامی بہن اپنے محروم یا شوہر کے ساتھ را خدا عزوجل میں سفر کرے تو چند باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے، ایک تو پردے کا، دوسرا نامحروم کے ساتھ تہائی نہ ہونے پائے، تیسرا سفر کے دوران اسلامی بہن ایسی جگہ رہے جو کسی نامحروم کا مکان نہ ہو یعنی ان میں نامحروم لوگ موجود نہ ہوں یا وہ مکان خالی ہو یا وہاں صرف قابلِ اعتماد مسلمان عورتیں ہوں تو پھر وہاں رہ سکتی ہے۔

”یا اللہ“ کے چھ حروف کی نسبت سے

مَدْنیٰ قَافْلُوں کی 6 بھاریں

اسلامی بہنو! شرعی پردے کی پابندی پر استقامت پانے کیلئے سر کارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی عاشقاوں اور مدینے کی دیوانیوں

فرمانِ مصکفی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) مجھ پر ذر و در شریف پر حمد اللہ تیر پر رحمت بھیج گا۔

کے سنتوں کی تربیت کے مدنی قابلے میں سفر کی سعادت حاصل کیجئے۔ **الحمد لله عزوجل دعوت اسلامی** کے مدنی قافلوں کی خوب خوب بہاریں ہیں، مثلاً فیشن پرستی اور فحاشی و غریانی سے سر شار معاشرہ میں پروان چڑھنے والی بیشم اسلامی بھینیں گناہوں کے دلدل سے نکل کر امہاٹ اُمُّ مین اور شہزادی کوئین بی بی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہن کی دیوانیاں بن گئیں، جو بے نمازی تھیں نمازی بن گئیں، گلے میں دُوپٹا لٹکا کر شاپنگ سینٹروں اور مخلوط تفریح گاہوں میں بھکنے والیوں، نائٹ کلبوں اور سینما گھروں کی زینت بننے والیوں کو کر بلا والی عفت مآب شہزادیوں رضی اللہ تعالیٰ عنہن کی شرم و حیا کی وہ برکتیں نصیب ہوئیں کہ مدنی مبرقع ان کے لباس کا جزو لا ینتفکن گیا، اور انہوں نے اس مدنی مقصد کو اپنالیا کہ ”مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔“ ان شاء اللہ عزوجل بعض اوقات رپ کائنات عزوجل کی عنایات سے ایمان افروز گر شمات کا بھی ظہور ہوتا ہے مثلاً مریضوں کو شفای ملی، بے اولادوں کو اولاد نصیب ہوئی، آسیب زدہ کو خلاصی ملی، وغیرہ۔ آپ کی ترغیب و تحریص کیلئے 6

فرمانِ مصطفیٰ : (صلی اللہ علیہ و آله و سلم) جس نے مجھ پر ایک دُرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دو حجتیں بھیجا ہے۔

مدنی بہاریں پیش خدمت ہیں، چنانچہ

{ 1 } گردے کا درد دُور ہو گیا

حیدر آباد (باب الاسلام سندھ) کی ایک اسلامی بہن کے بیان کا لُب
لُباب ہے کہ مجھے گردے میں اتنا شدید درد اٹھتا کہ جب تک
2 انجکشن نہ لگتے، آرام نہ آتا۔ خوش قسمتی سے ہمارے علاقوں میں
اسلامی بہنوں کا مدد فی قافلہ تشریف لا یا اللہ عز و جل نے توفیق بخشی
اور میں بھی اُن کے ساتھ سُستیں سیخنے سکھانے کے حلقة میں شریک
ہوئی۔ وہاں میرے گردے میں درد شروع ہو گیا یہاں تک کہ رات
ہو گئی۔ جب کھانا سامنے آیا تو چاول تھے، میں کھرا جانی کہ اگر چاول
کھائے تو درد مزید بڑھ جائے گا پھر میں نے سوچا کہ میر کت کے لئے
کھائیں ہوں ان شاء اللہ عز و جل کچھ نہیں ہو گا۔ الْحَمْدُ لِلّهِ عَزَّوَجَلَّ
کھانے کے بعد میرا درد بڑھا نہیں بلکہ ختم ہو گیا۔

درد گردے میں ہے یا مثانے میں ہے اس کا غم مت کریں قافلے میں چلو

منفعت آخرت کے بنانے میں ہے یاد اس کو رکھیں قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ ! صَلَّى اللّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

فرمانِ مصطفیٰ : (صلی اللہ علیٰ علیہ وآلہ وسلم) جو محمد پر رود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راست بھول گیا۔

مَلْوَجُ كَيْ هَاتَهُوْ شَفَا يَا بَيْ

اس چین میں دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی
مطبوعہ 1548 صفحات پر مشتمل کتاب، ”فیضان سنت“
صفحہ 533 پر ہے: الْحَمْدُ لِلّهِ عَزَّ وَجَلَّ صَلَوةً وَسَنَتٍ کی عالمگیر
غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں رَمَضَانُ
الْمَبَارَکَ کے آخری عشرہ میں مساجد کے اندر اجتماعی اعتِکاف کا
سلسلہ ہوتا ہے جس میں مُعْتَکِفین کی سُنُوں بھری تربیت کی جاتی
ہے۔ مُعاشرہ کے کئی بگڑے ہوئے افراد دو رانِ اعتِکاف گناہوں
سے نائب ہو کر زندگی کے نئے دور کا آغاز کرتے ہیں۔ بعض اوقات
رُبُّ کائنات عَزَّ وَجَلَّ کی عنایات سے ایمان افروز گر شہادت کا بھی ظہور
ہوتا ہے پُتا نچہ رَمَضَانُ الْمَبَارَک ۲۵ ایک اجتماعی اعتِکاف
میں دعوتِ اسلامی کے عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ باب
المدینہ کراچی میں جہاں کم و بیش 2000 مُعْتَکِفین تھے، ان میں
صلح چکوال (پنجاب، پاکستان) کے 77 سالہ مُعْمَر بُرگ حافظ محمد
اشرف صاحب بھی مُعْتَکف ہو گئے۔ قبلہ حافظ صاحب کا ہاتھ اور

ضمن مصطفیٰ : (صلی اللہ علیہ و آله و سلم) جس نے کتاب میں بھجو پورہ پاکستان توجہ بخوبی اپنام اس کتاب میں لکھا ہے کافر میں اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

زبان مفلوج تھے اور تو قوتِ ساعت بھی جواب دے چکی تھی۔ وہ

بڑے خوش عقیدہ تھے۔ انہوں نے ایک بار افطار کے کھانے میں
بَصَدْ حُسْنِ ظنِ ایک مُلِّیٰ سے جو ٹھاکھانا لیکر کھایا، اُسی سے دم بھی
کروایا، اُس اُن کے حسنِ ظن نے کام کر دکھایا، رحمتِ اللہ عزوجل کو
جو ش آیا، اللہ عزوجل نے ان کو شفایا ب فرمایا۔ الحمد لله
عَزَّوَجَلَ اُن کافالج کا مرض جاتا رہا۔ انہوں نے ہزاروں اسلامی
بھائیوں کی موجودگی میں فیضانِ مدینہ کے منچ پر چڑھ کر بَصَدْ عقیدت
اپنے رُوبہ صحبت ہونے کی ہشارت سنائی، یہ نویدِ جان فراں سن کر فضاء
”اللہُ اللہُ اللہُ“ کی پُر کیف صدائُں سے گونج اٹھی۔ اُن
دنوں کئی مقامی اخبارات نے اس خبر فرحت اثر کو شائع کیا۔

دھوتِ اسلامی کی قیوم دنوں جہاں میں مجھے جائے دھوم
اس پر فدا ہو بچے بچے یا اللہ مری جھولی بھر دے
صلوٰ اعلیٰ الحبیب! صلی اللہ تعالیٰ علی محمد

2} بلڈ پریشر کی مریضہ تندُرست ہو گئی

بابُ المدینہ (کراچی) کی ایک اسلامی بہن کے بیان کا خلاصہ ہے
کہ میرا بلڈ پریشر لو (LOW) رہا کرتا تھا لیکن جب سے میں نے

نوران مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جس کے پاس میر اذکر ہوا اور اس نے مجھ پر درپر دباؤک نہ پڑھا جتھیں وہ بدجنت ہو گیا۔

اسلامی بہنوں کے مَدَنِی قافلے میں سفر کیا ہے، مجھے اس مرض
سے نجات مل گئی ہے۔

ہائی B.P. ہو گر یا کہ LOW ہو مگر فکر ہی مت کریں قافلے میں چلو
رب کے در پر جھکیں التجائیں کریں باب رحمت گھلیں قافلے میں چلو
صَلَوٌ اَعُلَى الْحَبِيبِ! صَلَوٌ اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

100 گھروں سے بلائیں دور

اسلامی بہنو! مَدَنِی قافلہ پھر مَدَنِی قافلہ ہے، اس میں پاکیزہ
صحابتیں اور پھر اس کی برکتیں ہی برکتیں ہیں، اللہ عز وجل کی نیک
بندیوں اور نکی مَدَنِی مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی عاشقاوں اور
مدینے کی دیوانیوں کی قربتوں کے کیا کہنے! اچھوں کا قرب اور پڑوں
یقیناً بہت بڑی سعادت ہے اس کی برکت سے دنیوی آفتون اور
بلاوں سے بھی نجات ملتی ہے اور آخرت کی منقحت بھی ہاتھ آتی ہے
چنانچہ حسن اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، محبوب رَبِّ اکبر عز وجل
و صَلَوٌ اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی وَالْمُسَمَّ کا ارشادِ روح پرور ہے: اللہ عز وجل نیک
مسلمان کی وجہ سے اُس کے پڑوں کے 100 گھروں سے بلا دور

فرمانِ مصطفیٰ : (صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آله و سلم) جس نے مجھ پر دل مرتب ہی اور دل مرتب شام درود پاک پڑھا اسے قیامت کے دن بھری خفاقت ملے گی۔

فرمادیتا ہے۔“ (المعجم الاوسط ج ۳ ص ۱۲۹ حدیث ۳۰۸۰)

{ 3 } سکون کی نیزد

ایک اسلامی بہن (عمر تقریباً 55 سال) کا بیان کچھ یوں ہے کہ میرے پاؤں میں درد رہتا تھا جس کی وجہ سے میں رات بھر سکون سے سو نہیں سکتی تھی، زر آنکھ تھی بھی تو ڈراؤنے خواب دکھائی دیتے جس کی وجہ سے میں گھبرا کر اٹھ پڑتی۔ الحمد لله عَزَّوَجَلَ میں نے مارچ 2009ء میں اسلامی بہنوں کے مذہنی قافلے میں سفر کیا۔ جب رات کو آرام کا وقفہ ہوا تو مجھے ایسی سکون کی نیزد آئی کہ شاید برسوں میں کبھی نہ آئی تھی۔ یہ سب مذہنی قافلے کی بہاریں ہیں۔

اُس کی قسمت پے فِدا تخت شاہی کی راحت
خاکِ طیبہ پہ جسے چین کی نیزد آئی ہو
صَلَوٰةٌ عَلَى الْحَيِّ! صَلَوٰةٌ اللَّهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ
اسلامی بہنو! اللَّهُ تَعَالٰى رَبُّ الْعِبَاد عَزَّوَجَلَ کی یاد میں دلوں کا چین
ہے جیسا کہ پارہ 13 سورۃ الرّعد آیت نمبر 28 میں ارشاد ہوتا ہے:

قرآن مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آله و سلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اس نے ڈر و شریف نے پڑھا اس نے جفا کی۔

آللَّٰنِ يُؤْمِنُوا وَتَطْمَئِنُ قُلُوبُهُمْ
إِنَّمَا الْمُكْرِمُونَ
إِنَّمَا الْمُكْرِمُونَ
إِنَّمَا الْمُكْرِمُونَ

ترجمہ کنز ایمان : وہ جو ایمان
 لائے اور ان کے دل **اللّٰہ** کی یاد
 سے چین پاتے ہیں سن **اللّٰہ** کی یاد
 ہی میں دلوں کا چین ہے۔

الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مَذَنِي قَافِلَةٍ میں نیک بندوں کا بکثرت ذکر خیر
 کیا جاتا ہے اور جہاں صالحین و صالحات یعنی بُوُرگوں اور پارسا یہیوں
 کا ذکر خیر ہوتا ہے، وہاں رحمت **اللّٰہ** عزوجل جھوم جھوم کر برستی ہے جیسا
 کہ حضرت سید نا امام سُفیان بن عُیینہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے
 ہیں: **عِنْدَ ذِكْرِ الصَّالِحِينَ تَنَرَّلُ الرَّحْمَةُ** یعنی نیک لوگوں کے
 ذکر کے وقت رحمت **اللّٰہ** اترتی ہے۔ (حلیۃ الازلیاء، ج ۷ ص ۳۳۵ رقم ۱۰۷۵۰) تو
 جہاں رحمت اترتی ہے وہاں راحت کیوں نہیں ملے گی! اگر رحمتوں کی
 برسات میں چین و سکون نہ ملے گا تو کہاں ملے گا؟ مذکورہ ”مَذَنِي بہار“
 میں ڈراوے نے خواب کا بھی تذکرہ ہے، تو اس کا ایک **مَذَنِي علان**
 پیشِ خدمت ہے پڑھا نچہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ
 المدینہ کے مطبوعہ 419 صفحات پر مشتمل، ”مَذَنِي پنچ سورہ“

فِرَمَانِ صَلَطَةِ (سَلِيْلُ الشَّفَاعَةِ عَلَيْهِ الْبَشَرُونَ) جو مُجْهِزٌ پُرِّ دُشْرِيفٍ پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

کے صفحہ 247 پر ہے نیا مُتَكَبِّرُ 21 بار روزانہ پڑھ لیجئے،
ڈراو نے خواب آتے ہوں گے اِن شَاءَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَ خواب میں
نہیں ڈریں گے۔ (مدت علاج: تاحصویں شفا)

پاؤں میں درد ہو زن ہو یا مرد ہو قافلے میں چلیں قافلے میں چلو^۱
لوٹ لیں حمتیں خوب لیں برکتیں خواب اپھے دھیں قافلے میں چلو^۲
صلوٰ اَعْلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

{ 4 } گردن کا درد کافور ہو گیا

گھوٹکی (باب الاسلام سنده) کی اسلامی بہن کا بیان ہے کہ مجھے ڈیریہ ماہ سے گردن میں شدید درد تھا، بہت علاج کروایا مگر مستقل آرام نہ آیا۔

جب میں نے تبلیغ قران و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے مذہنی ماحول سے وابستہ مذہنی آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی عاشقاوں اور مدینے کی دیوانیوں کے مذہنی قافلے میں سفر کیا تو دیگر برکتیں ملنے کے ساتھ ساتھ میری گردن کا درد بھی کافور (یعنی غائب) ہو گیا۔

درد گردن میں ہو یا کہیں تن میں ہو درد سارے میں قافلے میں چلو^۳
کر سفر آئیگی تو سُدھر جائیں گی اب نہ سُستی کریں قافلے میں چلو^۴

فَرَمَانِ مَصْكُوفٍ (صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَحْبُورَ كَثْرَتْ سَے زَوْدِ پَاکٌ پُرْ حُوبٌ تَبَارَاجَمْهُورَ زَوْدِ پَاکٌ پُرْ حَمَارَبَارَ لَنَا بُونَ كَيلَ مَغْفِرَتْ هَبَ.

صَلَّوْا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

نَابِيْنَا بَچَے کی حِيرَت انْجِيز حَكَائِيْت

اسلامی بہنو! مَدَنی قافلے کی بَرَکَات مر جبا! الْحَمْدُ لِلَّهِ عَزَّوَجَلَّ
 جہاں مَدَنی قافلے کی مسافر ہ کی گردن کا درد کافور (یعنی غائب) ہو
 گیا! ادھاں یہ ”مَدَنی پھول“ بھی سن بھال کر رکھنے والا ہے اور وہ یہ کہ
 عین ممکن ہے کہ مَدَنی قافلے میں کسی کا درد دُور ہونے کے بجائے
 مزید بڑھ جائے بالفرض کسی کے ساتھ ایسا ہو بھی جائے تو وہ شیطان
 کے وسوسوں میں آ کر ہرگز مَدَنی قافلے سے ناراض نہ ہو! مومن کو ہر
 حال میں اللَّهُ رَبُّ ذُوالْجَلَالِ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ہی ادا کرنا چاہئے۔ یقیناً
 اُس کی مشیت و حکمت کو ہم میں سے کوئی بھی نہیں سمجھ سکتا۔ صحبت دینے
 میں بھی اُس کی حکمت، مرض کی زیادت میں بھی اُس کی مصلحت۔ کسی
 کو آنکھوں کا نور عنایت کرنے میں حکمت تو کسی کو اندھار کھنے ہی میں
 مصلحت! اس ضمن میں ایک نَابِيْنَا بَچَے کی حِيرَت انْجِيز حَكَائِيْت پیش
 خدمت ہے، پُختانچہ دعوتِ اسلامی کے اشاعقی ادارے
 مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 300 صفحات پر مشتمل کتاب،

فرومانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ و آله و سلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بخوبی لایا و جنت کا راست بخوبی گیا۔

”آنسوؤں کا دریا“ صفحہ 252 پر منقول ہے: حضرت سید نعیسیٰ

روح اللہ علی نبیاؤ علیہ الصلوٰۃ والسلام کسی نہر کے قریب سے گزرے تو
کچھ بچوں کو اس میں کھیلتے دیکھا، ان کے ساتھ ایک نابینا بچہ بھی تھا
جسے وہ پانی میں غوطہ دے کر دائیں باسیں بھاگ جاتے اور وہ انہیں
تلاش کرتا رہتا مگر کامیاب نہ ہوتا۔ حضرت سید نعیسیٰ روح اللہ
علی نبیاؤ علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کے بارے میں غور فکر کرنے لگے
پھر اللہ عز و جل کی بارگاہ میں اس بچے کی بصارت (یعنی نظر) لوٹ آئے
کی دُعا کی، اللہ عز و جل نے اس بچے کی بینائی لوٹادی۔ جب اُس نے
آنکھیں کھولیں اور بچوں کو دیکھا تو ایک بچے کو پکڑا اور اس سے ایک دم
چھٹ گیا پھر اسے پانی میں اس قدر غوطے دیئے کہ وہ مر گیا پھر جھپٹ
کر دوسرا کو پکڑا اور اسے بھی غوطے پر غوطے کھلا کر موت کے گھاٹ
اُتار دیا! یہ صورت حال دیکھ کر باقی بچے خوفزدہ ہو کر بھاگ کھڑے
ہوئے۔ حضرت سید نعیسیٰ روح اللہ علی نبیاؤ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے
یہ معاملہ دیکھا تو بہت حیران ہوئے اور عرض کی: ”یا اللہ عز و جل!
اے میرے مالک و مولی! تو ان کی تخلیق (یعنی پیدائش) کو زیادہ جانے

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ و آله و سلم) جو مجھ پر ایک مرتبہ ذرود شرف پڑتا ہے اللہ تعالیٰ اس کیلئے ایک قیراط اج لکھتا دریک قیراط احادیث پڑتا ہے۔

والا ہے اس نچے کو کچھی حالت پر لوٹا دے۔” تو اللہ عزوجل نے حضرت سیدنا عیسیٰ روح اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف وحی فرمائی: ”میں تجھ سے زیادہ جانتا ہوں ۔۔۔“ تو حضرت سیدنا عیسیٰ روح اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام سجدے میں گر گئے۔ (آنسوں کا دریا ص ۲۵۲)

{ 5 } مجھے قیه ہو جاتی تھی

گھوٹکی (باب الاسلام سندھ) کی اسلامی بہن کا کچھ اس طرح بیان ہے کہ مجھے ٹانقا نیڈ ہوا تھا جس کی وجہ سے میرا خصمہ تباہ ہو گیا تھا۔ میں جب بھی کھانا کھاتی فوراً قیہ ہو جاتی۔ جب میں نے اسلامی بہنوں کے ساتھ دعوتِ اسلامی کے مذہنی قافلے میں سفر کیا اور سنت کے مطابق کھانا کھایا تو مجھے قیہ ہوئی نہ پیٹ میں درد۔ میں نے یہ برکتیں دیکھتے ہوئے ثابت کی ہے کہ آئندہ خود بھی مذہنی قافلوں میں سفر کروں گی اور دیگر اسلامی بہنوں پر بھی انفرادی کوشش کر کے انہیں مذہنی قافلے میں سفر کی ترغیب دوں گی۔

گر ہے درد شکم مت کریں اس کاغم ساتھِ حرم کو لیں قافلے میں چلو
نگ دتی مٹے دور آفت ہے لینے کو برکتیں قافلے میں چلو

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آله و سلم) جس نے کتاب میں مجھ پر درود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اُس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

اسلامی بہنو! سنت پھرستّت ہے اس میں برکت کیوں نہ ہو! اور سنت بھی جب سُنُوں کی ترتیب کے مَدَنِ قافلے میں آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی عاشقاوں، مدینے کی دیوانیوں کی صحبت میں رہ کر ادا کی جائے اُس کی توکیا ہی بات ہے! کاش! ہمیں ہر کام میں سنت پر عمل کا حذف میں جائے۔

محمد کی سنت کی الفت عطا کر میں ہو جاؤں ان پر فدا یا الٰہی
میں سنت کی دھوئیں مچاتی رہوں کاش! تو دیوانی ایسی بنا یا الٰہی
صلوٰۃُ عَلَیْهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِیْمِ صَلَوَاتُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

{ 6 } سونے کا گمشدہ بُندا مل گیا

بابُ المدینة (کراچی) کی ایک اسلامی بہن کے بیان کالٰ لُبَاب
 ہے کہ میراسو نے کامنڈا گم ہو گیا تھا۔ تین دن تک تلاش کیا مگر نہ مل
 سکا، پھر جب ہمارے علاقے میں اسلامی بہنوں کے مَدْنَى قافلے کی
 آمد ہوئی تو میں نے دُعا کی: يَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ! اس مَدْنَى قافلے کی بَرَكَت
 سے مجھے میرا گم شدہ بُندِ الِمَادَے۔ **الْحَمْدُ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ!** اس دُعا کے

فرمانِ مصطفیٰ : (صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آله و سلم) مجھ پر دُر دپا کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

طفیل مجھے میرا سونے کا بُند اب اسانی مل گیا اور حیرت بالائے حیرت
 یہ ہے کہ اُس جگہ سے ملا جہاں میں پہلے بیسیوں بار دیکھ چکی تھی ! یہ
 برکت دیکھ کر میں نے بھی مَدْنَى قافلے میں سفر کی نیت کی ہے۔
 کھو گئے زیورات آئیں پھیلا کے ہاتھ عرض حق سے کریں قافلے میں چلو
 غم کے باذل چھٹیں دل کی کلیاں کھلیں در کرم کے کھلیں قافلے میں چلو
 صَلُّوا عَلَى الْحَمِّيْبِ ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

جنت کی بھی کیا شان ہے!

اسلامی بہنو! دیکھا آپ نے امَدْنَى قافلے کی برکت سے سونے کا
 گمشدہ بُند امل گیا! خیر یہ تو دنیا کی ایک حقیر شے ہے ان شاء
 اللہ عز و جل مَدْنَى قافلے میں سفر کرنے والوں اور والیوں کو جنت بھی
 ملیگی اور سب سخنِ اللہ! جنت کی بھی کیا شان ہے! اچنا پچ دعوت
 اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 176
 صفحات پر مشتمل کتاب، ”بہشت کی گنجائی“ صفحہ 15 تا 16 پر
 ہے: جنت میں شیریں (یعنی میٹھے) پانی، شہد، دودھ اور شراب کی
 نہریں ہتھی ہیں۔ (ترمذی ج ۲ ص ۲۵۷ حدیث ۲۵۸۰)

فرومانِ مصطفیٰ : (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے مجھ پر دی مریت گئی اور دی مریت شام درود پاک پڑھائے قیامت کے دن یہی خفاقت ملے گی۔

کی نہر میں سے پیس گے تو انہیں ایسی حیات ملے گی کہ کبھی موت نہ آئے گی اور جب دودھ کی نہر میں سے نوش کریں گے تو ان کے بدن میں ایسی فربہی پیدا ہو گی کہ پھر کبھی لا غر (یعنی کمزور) نہ ہوں گے اور جب شہد کی نہر میں سے پی لیں گے تو انہیں ایسی صحت و تند رسی مل جائے گی کہ پھر کبھی وہ بیمار نہ ہوں گے اور جب شراب کی نہر میں سے پیس گے تو انہیں ایسا شطاط اور خوشی کا سُر و راح صل ہو گا کہ پھر کبھی وہ غمگین نہ ہوں گے۔ یہ چاروں نہریں ایک حوض میں گردہ ہیں جس کا نام حوضِ کوثر ہے تبی حوض، حضور اکرم صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا وہ حوض کوثر ہے جو ابھی جنت کے اندر ہے لیکن قیامت کے دن میدانِ محشر میں لایا جائے گا۔ جہاں حضور اکرم صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اس حوض سے اپنی اُمّت کو سیراب فرمائیں گے۔ (روح البیان ج ۱ ص ۸۲، ۸۳)

اسلامی بہن اور نیکی کی دعوت

سوال : کیا اسلامی بہن نیکی کی دعوت کیلئے اپنے پڑوس کی اسلامی بہنوں کے گھر کے دروازے پر جا سکتی ہیں؟

جواب : سخت پردازے کے ساتھ جا سکتی ہے۔ مگر اس معاملے میں اسلامی بہن کو

فِرْمَانِ مُصْكَنْفٍ (صلی اللہ علیہ و آله و سلم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرود پڑھتا را ذرود مجھ تک پہنچتا ہے۔

بہت زیادہ مختاطر ہنا ہوگا۔

آواز کیسے کھلی!

اسلامی بہنو! دنیا و آخرت کی ڈھیروں بھلائیاں اکٹھی کرنے کے لئے ہفتے میں کم از کم ایک دن تنظیمی ترکیب کے مطابق علا قائمی دورہ برائے نیکی کی دعوت میں شرکت کی سعادت حاصل کیجئے۔ علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت کی بڑکتوں کے لیا کہنے! آپ کا ایمان تازہ کرنے کیلئے مدد فی قافلے کی ایک خوشگوار و مشکل بار مدد فی بہار پیش ہے، چنانچہ پنجاب (پاکستان) کی ایک اسلامی بہن کے تحریری بیان کا خلاصہ ہے کہ ہمارے علاقے میں ایک اسلامی بہن گلے کے مرض کا شکار تھیں، صاف آواز نہ نکلتی تھی کہ بالکل قریب بیٹھنے والے کو بھی ان کی آواز ٹھیک سے سُنائی نہ دیتی تھی۔ ڈاکٹروں نے آپریشن کا کہہ رکھا تھا اور یہ بھی بتا دیا تھا کہ یا تو آواز ٹھیک ہو جائے گی یا بالکل بند ہو جائے گی۔ درایں آشنا دعوتِ اسلامی کی ایک اسلامی بہن نے انہیں علا قائمی دورہ برائے نیکی کی دعوت میں شرکت کی رغبت دلائی تو وہ مختلف گھروں میں پردوے کے ساتھ دی جانی والی ”نیکی کی

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے مجھ پر دوس مرتبہ ذرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سورتین نازل فرماتا ہے۔

”دعوت“ میں شرکت کیلئے اُن کے ساتھ ہو لیں۔ جب وہ اسلامی بہن عکا قائمی دورے سے واپس لوٹیں تو تحریرت بالائے حیرت کہ اُن کی آواز پہلے سے بہتر ہو چکی تھی، پھر اگلے ہی روز جب انہوں نے دعوتِ اسلامی کے اسلامی بہنوں کے ہفتہوار سُنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی تو اُن کی آواز ایسی صاف ہو چکی تھی گویا کہمی بند ہی نہ ہوئی تھی! یوں علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت اور سُنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی بُرَّت سے انہیں اس مرض سے رہائی نصیب ہوئی۔

آئمنہ کے لال! صدقہ فاطمہ کے لال کا دُوراب تو شامتیں کربے کس و مجبور کی بہر شاہِ کربلا ہوں دور آفات و بلا اے حبیب ربِ داونیکس و مجبور کی صَلَوٰاتٌ عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَوٰاتٌ اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰى مُحَمَّدٍ اسلامی بہنو! الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت کی خوب برکتیں ہیں نیکی کی دعوت دینے اور بھلائی کی بات بتانے کے ثواب کا کون اندازہ کر سکتا ہے۔ امام ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اصفہانی فُدِسَ سُرُّهُ النُّورَانِ ”حَلِيَّةُ الْأَوْلَاءِ“ میں نقل کرتے ہیں، اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ

فرمانِ مصطفیٰ : (صلی اللہ علیہ و آله و سلم) جس نے مجھ پر ایک دُرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دو حجتیں بھیجا ہے۔

نے حضرت سید ناموسیٰ کلیم اللہ علیٰ نبیناً وَ عَلَیْهِ الصَّلَاةُ وَ السَّلَامُ کی طرف وحی فرمائی: ”بھلائی کی باتیں خود بھی سیکھو اور دوسروں کو بھی سکھاؤ، میں بھلائی سیکھنے اور سکھانے والوں کی قبروں کو روشن فرماؤں گا تاکہ ان کو کسی قسم کی وحشت نہ ہو۔“ (حلیۃ الاولیاء ج ۶ ص ۵ رقم ۷۲۲)

اس روایت سے نیکی کی بات سیکھنے سکھانے کا اجر و ثواب معلوم ہوا۔ نیکی کی دعوت دینے، سُنّتوں بھرا بیان کرنے یا درس دینے اور سننے والوں اور والیوں کے توارے ہی نیارے ہو جائیں گے، ان شاء اللہ عز و جل اُن کی قبریں اندر سے جگنگ جگنگ کر رہی ہوں گی اور انہیں کسی قسم کا خوف محسوس نہیں ہوگا۔ انفرادی کوشش کرتے ہوئے نیکی کی دعوت کے ذریعے بھلائی کی باتیں سیکھنے سکھانے والوں اور والیوں، مدد فی قافلے میں سفر اور فکرِ مدینہ کر کے مدد فی انعامات کا رسالہ روزانہ پُر کرنے کی ترغیب دلانے والوں اور والیوں اور سُنّتوں بھرے اجتماع کی دعوت پیش کرنے والوں اور والیوں نیز مُبِلِّغین کی نیکی کی دعوت کو سننے والوں اور مبلغات کی نیکی کی دعوت سننے والیوں کی قبور بھی ان شاء اللہ عز و جل حضور مُفیض

فرمانِ مصطفیٰ : (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جب تم علین (پیغمبر اسلام) پر زور دیا کہ پڑھو تو مجھ پر بھی پڑھو بے شک میں تمام جانش کے کرب کا رسول ہوں۔

النُّورُ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَنُورِ كَنُورِ كَنُورِ کے صدقے نورِ علیٰ نور ہوں گی۔

تبر میں لہرائیں گے تاکشہ چشمے نور کے

جلوہ فرمادی ہوگی جب طلعت رسول اللہ کی (حدائقِ خوش شریف)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

اسلامی بہنوں کامڈ نی مشورہ

سوال : کیا اسلامی بہنیں نیکی کی دعوت کے مدنی کاموں میں ترقی کے لئے آپس

میں مل بیٹھ کر مدد نی مشورہ کرنے کے لئے کہیں جمع بھی ہو سکتی ہیں؟

جواب : جی ہاں شرعی پرداہ اور دیگر قیوٰ دات کے ساتھ مدد نی مشورہ کیلئے جمع ہو سکتی ہیں۔

دورانِ عدت سنتیں سیکھنے کیلئے نکلنا کیسا؟

سوال : موت یا طلاق کی عدت کے دورانِ اسلامی بہن سنتیں سیکھنے یا سکھانے

کیلئے گھر سے باہر نکل سکتی ہے یا نہیں؟

جواب : نہیں۔

اسلامی بہنوں کا اجتماع کرنا کیسا؟

سوال : اسلامی بہنوں کا پردے میں رہ کر ذکر اللہ عز و جل، نعت خوانی، سنتوں

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ و آله و سلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا رودہ مجھ پر زور دو شریف نہ پڑھنے لوگوں میں وہ کنون ترین شخص ہے۔

بھرے بیان اور دعا وغیرہ پر مشتمل ستّوں بھر اجتماع کرنا کیسا؟

جواب: اسلامی بہنوں کو قرآن و سنت کی باتیں بتانا ضروری ہے تاکہ انہیں

اسلامی زندگی گزارنے کا ڈھنگ آجائے۔ اس کی مختلف صورتیں ہیں

مثلاً انہیں ستّوں بھرے بیانات کی کیسٹیں سُننے اور مُسْتَنِد علماءٍ

اہلسنت کی کتابیں پڑھنے کو دی جائیں، نیز پردے کی رعایت کرتے

ہوئے کسی جگہ جمع ہو کر وہ فرائض و سنتیں سیکھیں، چنانچہ مُفَسِّر شہیر

حکیم الامّت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الرحمان فرماتے

ہیں: ”اب فی زمانہ عورتوں کو باپر دہ مسجدوں میں آنے اور علیحدہ بیٹھنے

سے نہ روکا جائے کیونکہ اب عورتیں سینماوں بازاروں میں جانے

سے تو رکتی نہیں، مسجدوں میں آ کر کچھ (نہ کچھ) دین کے احکام مُسْ

لیں گی۔“ (مراة المناجح ج ۲ ص ۷۰) ایک اور مقام پر فرماتے ہیں:

”الن (عورتوں) میں تبلیغ یا توبہ یا یقینہ گذبہ و رسائل کی جائے یا ذی علم

عورتیں غیر ذی علم عورتوں کو احکام سکھادیں یا نہایت پردے کے

ساتھ واعظ (یعنی بیان کرنے والے عالم) سے بالکل علیحدہ ایک عمارت

یا بڑے پردے کی آڑ لے کر واعظ و احکام سنیں مگر اس تیری صورت

قرآن صحفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) اس شخص کی ناک آلو دھو جس کے پاس میرا ذکر ہوا وہ مجھ پر رُزو پاک نہ پڑتے۔

میں بہت احتیاط کی ضرورت ہے۔“
(فتاویٰ نعیمیہ ص ۳۸)

غیر عالم کو بیان کرنا حرام ہے

سوال: جو اسلامی بہن عالمہ نہ ہو کیا وہ اسلامی بہنوں کے سٹوں بھرے اجتماع

میں بیان کر سکتی ہے؟

جواب: جو کافی علم نہ رکھتی ہو وہ مذہبی بیان نہ کرے۔ چنانچہ میرے آقا علی

حضرت علیہ رَحْمَةُ رَبِّ الْعِزَّةِ فتاویٰ رضویہ جلد 23 صفحہ 378 پر

فرماتے ہیں: وعظ میں اور ہربات میں سب سے مقدم اجازت اللہ

رسول عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ہے۔ جو کافی علم نہ رکھتا ہو، اُسے

وعظ کہنا حرام ہے اور اس کا وعظ سُنتا جائز نہیں، اور اگر کوئی معاذ اللہ

عَزَّوَجَلَّ بِدْمَهْبَ ہے تو وہ تو ناکِبِ شیطان ہے اس کی بات سننی سخت

حرام ہے (اُس کو مسجد میں بیان سے روکا جائے) اور اگر کسی کے

(عقیدے میں خرابی نہ ہو مگر اُس کے) بیان سے فتنہ اٹھتا ہو تو اُسے بھی

روکنے کا امام اور اہل مسجد کو حق ہے اور اگر پورا عالم سُنّی صحیح العقیدہ

وعظ فرمائے تو اُسے روکنے کا کسی کو حق نہیں۔ چنانچہ اللہ عَزَّوَجَلَّ

پارہ 1 سورہ البقرہ کی آیت نمبر 114 میں ارشاد فرماتا ہے:

غیر مان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے مجھ پر روز بھر دوبار رُزوپاک پڑھا اس کے دوسراں کے گناہ متعاف ہوں گے۔

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ مَنَعَ مَسَاجِدَ اللَّهِ ترجمہ کنز الایمان: اور اس سے بڑھ کر

نماں کون جو اللہ (عزوجل) کی مسجدوں کو

رو کے ان میں نام خدا لئے جانے سے۔

(ب ۱ البقرہ ۱۱۳)

(فتاویٰ رضویہ ج ۲۳ ص ۸۷)

عالم کی تعریف

سوال: تو کیا مبلغ بنے کیلئے درس نظامی (یعنی عالم کو رس) کرنا شرط ہے؟

جواب: عالم ہونے کیلئے نہ درس نظامی شرط ہے نہ اس کی محض سند کافی بلکہ علم

چاہئے۔ میرے آقا عالیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: عالم کی

تعریف یہ ہے کہ عقائد سے پورے طور پر آگاہ ہوا اور مستقل ہوا اور

اپنی ضروریات کو کتاب سے نکال سکے بغیر کسی کی مدد کے۔ علم کتابوں

کے مطالعہ سے اور علماء سے سُن سُن کر بھی حاصل ہوتا ہے۔ (تلخیص)

از احکام شریعت حصہ ۲ ص ۲۳۱) معلوم ہوا عالم ہونے کیلئے درس

نظامی کی تکمیل کی سند ضروری ہے نہ ہی کافی نہ ہی عربی فارسی وغیرہ کا

جاننا شرط، بلکہ علم درکار ہے۔ چنانچہ میرے آقا عالیٰ حضرت رحمۃ اللہ

تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: سند کوئی چیز نہیں ہٹتیرے سند یا فتح مغض بے بہرہ

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) مجھ پر ڈر و در شریف پر حمد اللہ تیر پر رحمت بھیج گا۔

(یعنی علم دین سے خالی) ہوتے ہیں اور جنہوں نے سند نہ لی ان کی شاگردی کی لیاقت بھی ان سند یافتہوں میں نہیں ہوتی، علم ہونا چاہئے۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۲۳ ص ۲۸۳) الحَمْدُ لِلّٰهِ عَزَّوَ جَلَّ فتاویٰ رضویہ شریف، بہارِ شریعت، قانونِ شریعت، نصابِ شریعت، مرادِ المناجح، علم القرآن، تفسیر نعیمی، احیاء العلوم (متجم) اور اس طرح کی کئی اردو کتابیں ہیں جن کو پڑھ کر سمجھ کر اور علمائے کرام سے پوچھ پوچھ کر بھی حسبِ ضرورت عقائد و مسائل سے آگاہی حاصل کر کے ”علم“ بننے کا شرف حاصل کیا جاسکتا ہے۔ اور اگر ساتھ ہی ساتھ ”درسِ نظامی“ کرنے کی سعادت بھی حاصل ہو جائے تو سونے پر سہا گا۔

غیر عالم کے بیان کا طریقہ

سوال: جو عالم نہ ہو کیا اُس کے بیان کرنے کی بھی کوئی صورت ہے؟

جواب: غیر عالم کے بیان کی آسان صورت یہ ہے کہ علمائے اہل سنت کی کتابوں سے حسبِ ضرورت فوٹو کا پیاں کرو اکر ان کے تراشے اپنی ڈائری میں چھپاں کر لے اور اس میں سے پڑھ کر سنائے۔ منه زبانی کچھ نہ کہے نیز اپنی رائے سے ہرگز کسی آیت کریمہ کی تفسیر یا حدیث

فرمانِ مصطفیٰ : (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک دُرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دو حجتیں بھیجا ہے۔

پاک کی شرح وغیرہ بیان نہ کرے۔ کیوں کہ تفسیر بالزادے^(۱) حرام
ہے اور اپنی انکل کے مطابق آیت سے استہد لال یعنی دلیل
کپڑنا اور حدیث مبارک کی شرح کرنا اگرچہ دُرست ہوتا بھی
شرع اس کی اجازت نہیں۔ فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم : جس
نے غیر علم قرآن کی تفسیر کی وہ اپنا ٹھکانہ جھینٹ م بنائے۔ (ترنذیح ج ۲۳ ص ۳۹۹)
حدیث ۲۹۵۹) غیر عالم کے بارے میں رہنمائی کرتے ہوئے
میرے آقائے نعمت، اعلیٰ حضرت، مجدد دین و ملکت مولانا شاہ امام
احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں: ”جالیل اردو خواں اگر اپنی
طرف سے کچھ نہ کہے بلکہ عالم کی تصنیف پڑھ کر سنائے تو اس میں بحر ج
نہیں۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۲۳ ص ۳۰۹)

مبَلَّغِینَ كِيلَئے أَهْمَ هدایت

سوال: دعوتِ اسلامی کے بعض مبلّغین و مبلغات مُند زبانی بھی بیانات کرتے

لدنہ

(۱) تفسیر بالزادے کرنے والا وہ کہلاتا ہے جس نے قرآن کی تفسیر عقل اور قیاس (اندازہ) سے کی، جس کی نقی (یعنی
شرعی) دلیل و سند نہ ہو۔

فرمانِ مصکفی : (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جو محمد پر رود پاک پڑھنا بھول گیا وہ حنفیت کا راست بھول گیا۔

ہیں ان کیلئے آپ کی طرف سے کیا ہدایات ہیں؟

جواب : اگر یہ علماء یا عالمات ہیں جب تو حرج نہیں۔ ورنہ غیر عالم مُبلّغین و مُبلّغات کے لئے معروضات پیش کر دی گئیں کہ وہ صرف علماء کی تحریرات سے پڑھ کر ہی بیانات کریں۔ اگر کسی جاہل کو ستون بھرے اجتماع میں منہ زبانی بیان کرتا پائیں تو دعوتِ اسلامی کے ذمہ داران اُس کو روک دیں۔ غیر عالم مُبلّغین و مُبلّغات اور تمام غیر عالم مُقرّرین کو چاہئے کہ وہ منہ زبانی مذہبی بیان یا خطاب نہ کریں۔ میرے آقا نے نعمت، اعلیٰ حضرت، مجدد دین و ملت مولانا شاہ امام احمد رضا خاں علیہ رحمۃ الرحل فرماتے ہیں: ”جاہل اردو خواں اگر اپنی طرف سے کچھ نہ کہے بلکہ عالم کی تصنیف پڑھ کر سنائے تو اس میں حرج نہیں۔ مزید فرماتے ہیں: جاہل خود بیان کرنے بیٹھے تو اسے وعظ کہنا حرام ہے اور اس کا وعظ سننا حرام ہے اور مسلمانوں کو حق ہے بلکہ مسلمانوں پر حق ہے کہ اُسے منبر سے اُتار دیں کہ اس میں نہیں مُنکر (یعنی بُراً میں منع کرنا) ہے اور نہیں مُنکر واجب۔

واللہ تعالیٰ اعلم۔

فرمانِ مصطفیٰ : (صلی اللہ علیہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک دُرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دو حجتیں بھیجا ہے۔

اسلامی بہنیں نعتیں پڑھیں یا نہیں؟

سوال: اسلامی بہنیں اسلامی بہنوں میں نعتیں پڑھ سکتی ہیں یا نہیں؟

جواب: اسلامی بہنیں، اسلامی بہنوں میں غیر مائیک کے اس طرح نعت شریف پڑھیں کہ اُن کی آواز کسی غیر مرد تک نہ پہنچے۔ مائیک کا اس لئے معنے کیا کہ اس پر پڑھنے یا بیان کرنے سے غیر مردوں سے آواز کو بچانا قریب قریب ناممکن ہے۔ کوئی لاکھدل کو منا لے کر آواز شامیا نے یامکان سے باہر نہیں جاتی مگر تجربہ یہی ہے کہ لاڈا اسپیکر کے ذریعے عورت کی آواز عموماً غیر مردوں تک پہنچ جاتی ہے بلکہ بڑی محافل میں مائیک کا نظام بھی تو اکثر مرد ہی چلاتے ہیں! سگ مدینہ عفی عنہ کو ایک بار کسی نے بتایا کہ فلاں جگہ محفل میں ایک صاحبہ مائیک پر بیان فرمادی تھیں، بعض مردوں کے کانوں میں جب اُس نسوانی آواز نے رس گھولاتوان میں سے ایک بے حیابولا، آہا! کتنی پیاری آواز ہے!! جب آواز اتنی پُر کشش ہے تو خود کیسی ہوگی!!! وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ۔

اسلامی بہنیں مائیک استعمال نہ کریں

یاد رہے! دعوتِ اسلامی کی طرف سے ہونے والے ستون بھرے

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جو محب پروردہ پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راست بھول گیا۔

اجتماعات اور اجتماعِ ذکر و نعمت میں اسلامی بہنوں کیلئے لاڈا اسپیکر کے استعمال پر پابندی ہے۔ لہذا اسلامی بہنیں ذہن بنا لیں کہ کچھ بھی ہو جائے نہ لاڈا اسپیکر میں بیان کرنا ہے اور نہ ہی اس میں نعمت شریف پڑھنی ہے۔ یاد رکھئے! غیر مردوں تک آواز پہنچنی ہواں کے باڈ بُود بے باکی کے ساتھ نعمتیں سنانے والی گنگار اور ثواب کے بجائے عذابِ نار کی حقدار ہے۔ میرے آقا علی حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں عرض کی گئی: چند عورتیں ایک ساتھ مل کر گھر میں میلا دشیریف پڑھتی ہیں اور آواز باہر تک سُٹائی دیتی ہے، یونہی محرم کے مہینے میں کتاب شہادت وغیرہ بھی ایک ساتھ آواز ملا کر (یعنی کورس میں) پڑھتی ہیں، یہ جائز ہے یا نہیں؟ میرے آقا علی حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جواب ارشاد فرمایا: ناجائز ہے کہ عورت کی آواز بھی عورت (یعنی پھپانے کی چیز) ہے اور عورت کی خوش الحانی کہ اجنبی سنے محل فتنہ ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۲۲ ص ۲۴۰)

عورت کے راگ کی آواز

میرے آقا علی حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک اور سوال کے جواب

میں ارشاد فرماتے ہیں: عورت کا (نعتیں وغیرہ) خوشِ الحانی سے بَآوازِ ایسا پڑھنا کہ نامُحَمَّد موسیٰ کو اُس کے لفظ (یعنی راگ و ترثیم) کی آواز جائے حرام ہے۔ ”وَأَوْازِ فَقِيَهُ أَبُو الْيَّى ثِسْرَةٍ“ (رحمة اللہ تعالیٰ علیہ) میں ہے، عورت کا خوش آواز کر کے کچھ پڑھنا ”عورۃ“، یعنی مَحَلٌ سِتُّر (پُھپانے کی چیز) ہے۔ ”کافی امام ابوبالبرکات نسُفی“ میں ہے، عورت بُلند آواز سے تلبیہ (یعنی لَبِیْكَ اللَّهُمَّ لَبِیْكَ نہ پڑھے اس لئے کہ اس کی آواز قابِلِ سِتُّر (پُھپانے کے قابل چیز) ہے۔ علامہ شامی قُدِيس سُرہ السامی فرماتے ہیں، عورتوں کو اپنی آواز بُلند کرنا، انھیں لمبا اور دراز (یعنی ان میں اتار چڑھاؤ) کرنا، ان میں نرم اجھا اختیار کرنا اور ان میں تقطیع کرنا (کاٹ کاٹ کر تخلیی عروض یعنی نظم کے قواعد کے مطابق) اشعار کی طرح آواز میں نکالنا، ہم ان سب کاموں کی عورتوں کو اجازت نہیں دیتے اس لئے کہ ان سب باتوں میں مردوں کا اُن کی طرف مائل ہونا پایا جائے گا اور ان مردوں میں جذبات شہوانی کی تحریک پیدا ہو گی اسی وجہ سے عورت کو یہ اجازت نہیں کروہ اذان دے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(رَدُّ الْمُحْتَارِ ج ٢ ص ٧٦، فتاوى رضويه ج ٢٢ ص ٢٣٢)

میری آواز کانپتی تھی

اسلامی بہنو! میٹھے میٹھے مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واللہ وَلَمَّا کی غلامی تبلیغِ قران
وست کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کا طرہ امتیاز ہے، اس
سے وابستگان پر بھی رپ کائنات عز و جل کے ایسے ایسے انعامات ہوتے
ہیں کہ عقلیں جیران رہ جاتی ہیں چنانچہ با بُ المدینہ (کراچی) کی
ایک اسلامی بہن کا بیان کچھ بُوں ہے کہ دعوتِ اسلامی کے میکے میکے
مَدْنَی ماحول سے منسلک ہونے سے پہلے میں مختلف گناہوں میں مبتلا
ہو کر اپنی انمول حیات (یعنی زندگی) کے قیمتی لمحات صالح کر رہی تھی۔
تقریباً 12 سال پہلے اچانک ہارٹ اٹیک ہوا (یعنی دل کا دورہ پڑا) اور
میں بے ہوش ہو گئی۔ جب ہوش آیا تو آواز بند ہو چکی تھی، اب میں
صرف اشاروں سے بات کر سکتی تھی۔ ڈاکٹری علاج سے کچھ افاقہ تو
ہو گیا مگر اب بھی بات کرتے وقت آواز کا نیپتی تھی، دھوئیں والی جگہ پر
کھانسی شروع ہو جاتی، دم گھٹھنے لگتا اور آواز بند ہو جاتی۔ اسی حالت
میں کم و بیش ایک ماہ گزر گیا۔ ایک دن میں اپنے مرض سے دل برداشتہ
ہو کر رُوب روئی، اسی دوران میری آنکھ لگ کئی۔ الْحَمْدُ لِلّهِ عَزَّوَ جَلَّ

خوبی کے بارے میں حوالہ جات
فاطمہ

فرومانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جس لے مجھ پر دی مرتبین اور دی مرتبہ شام درود پاک پڑھائے تب امت کو دن بیری خفاخت ملے گی۔

خواب میں ایک بُزرگ کی زیارت ہوئی، انہوں نے کچھ مُؤں فرمایا:

”فَكُرْنَاهُ كَرُو، إِن شَاءَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ بَهْتَ جَلْطَحِيْكَ هُوْجَادَ كَيْ أَوْرَ
جَبَطَحِيْكَ هُوْجَادَ وَتَفِيْضَانِ مَدِيْنَةِ ضَرَ وَرَآَنَا۔“ اس مبارک خواب کو
دیکھنے کے بعد دن بدن صحبت بہتر ہونے لگی۔ جیسے ہی میں باہر نکلنے
کے قابل ہوئی، ایک اسلامی بہن کے ساتھ دعوتِ اسلامی کے علمی
مَدْنَیِ مرکزِ فیضانِ مدینہ میں اسلامی بہنوں کے سُٹوں بھرے
اجتماع میں حاضر ہو گئی۔ اُس اجتماع نے میری زندگی بدل کر رکھ دی،
میں نے دل ہی دل میں کپی نیت کی کہ اب میری زندگی دعوتِ
اسلامی کے لئے وقف ہے۔ میں نے دعوتِ اسلامی کے مَدْنَیِ کام
کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنا لیا۔ **الْحَمْدُ لِلَّهِ عَزَّوَجَلَّ يَهْمَدْنَی مَاحُولَ کَی**
برکتیں ہیں کہ ایک وقت وہ تھا جب بات کرتے ہوئے میری آواز
کا نیتی تھی اور ایک وقت یہ ہے کہ میں علا قائمی سطح پر ہونے والے
اسلامی بہنوں کے اجتماع ذکر و نعمت میں اپنے میٹھے میٹھے آقا صَلَّی اللہ
تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی نعمتیں پڑھتی ہوں، اب آواز کا نیتی ہے نہ گلا بیٹھتا
ہے اور نہ ہی کھانسی اٹھتی ہے۔

قرآن مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آله و سلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اس نے ذُرُود شریف نہ پڑھا اس نے جفا کی۔

رحمت نہ کس طرح ہو گنہگار کی طرف رحم خود ہے میرے طرفدار کی طرف
دیکھی جو بے کسی تو انہیں رحم آ گیا گھبرا کے ہو گئے وہ گنہگار کی طرف
صلوٰ اعلیٰ الحَبِيبِ! صلی اللہ تعالیٰ علیٰ محمد
اسلامی بہنو! اللہ عز و جل کی رحمت بہانے ڈھوندتی ہے۔ بعض اوقات
یوں بھی ترکیب بن جاتی ہے یعنی ”جورتا ہے اُس کا کام ہوتا ہے“ اسلامی
بہن جب ٹوٹ کر روئی، رحمت کو جوش آیا اور کام ہو گیا!
صلوٰ اعلیٰ الحَبِيبِ! صلی اللہ تعالیٰ علیٰ محمد
برآمدہ سے ایک دوسری کو پکارنا کیسا؟

سوال: برآمدے میں سے اسلامی بہن کا پڑوسنوں کے ساتھ بُلند آواز سے باقیں
کرنا، کیسا ہے؟ اسی طرح عمارت میں اوپر پچھے رہنے والیاں ایک
دوسرے کو پکاریں، آپس میں زور زور سے گفتگو کریں کیا یہ مناسب ہے؟
جواب: یہ انتہائی غیر مناسب ہے کیونکہ اس طرح گفتگو کرنے سے غیر مردوں
تک آواز پکھنچنے کا قوی امکان ہے۔ اگر اس پاس کی اسلامی بہنوں سے
کوئی ضروری کام ہے تو اسکے لئے ایک دوسرے کے گھر ٹیلیفون یا انٹر
کام کے ذریعے بات چیت کر لے۔

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ و آله و سلم) جو صحیح پروز ہجۃ الرشیف پڑھے گا میں قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں گا۔

بچوں کو ڈانٹنے کی آواز

سوال: اپنے بیانے کے بچوں کو ڈانٹنے وقتِ اسلامی بہن کا آواز بند کرنا کیسا؟

جواب: اسلامی بہن کا اس طرح ڈانٹنا کہ آواز گھر سے باہر نکلے، انتہائی نامناسب اور مُضحكہ خیز ہے۔ بچوں پر بات بات پر چلا تے رہنا تماقت بھی ہے کہ اس طرح بچے مزید ”آزاد“ ہو جاتے ہیں۔ لہذا بار بار ڈانٹنے کے بجائے زیادہ تر پیار سے کام لیا جائے۔ سب کے سامنے بچوں کو رسوایت کرتے رہنے سے رفتہ رفتہ اس کا تھا سادل ”باغی“ ہو جاتا ہے۔ بچے کی موجودگی میں کسی معزز شخص سے اُسی بچے کے بارے میں اس طرح کی شکایات کرنا مثلاً ”اس کو سمجھاؤ، یہ تنگ بہت کرتا ہے بہت شراری ہے، ماں باپ کا کہنا نہیں مانتا وغیرہ“، عقلمندی نہیں کیوں کہ اس سے بچے کی اصلاح ہونا درکنار اٹھاڑ ہن یہ بتا ہو گا کہ مجھے ماں باپ نے فُل اس کے سامنے ذلیل کر دیا! آج کل اولاد کی نافرمانیوں کی شکایات عام ہیں۔ اس کی وجوہات میں بچپن میں ماں باپ کا بات بات پر بے جا چیخ و پکار کرنا اور بچے کو دوسروں کے سامنے وقتاً فوقاً ذلیل و خوار کرنا بھی شامل ہوتا بعید از قیاس نہیں۔

فَرِمانِ مصطفىٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) مجھ پر کثرت سے ذرود پاک پر حسوبے تک تہارا مجھ پر ذرود پاک پر حتماً تہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

ہے فلاح و کامرانی نرمی و آسانی میں

ہر بنا کام پکڑ جاتا ہے نادانی میں

عورت نعمتوں کی وڈیو کیسٹ دیکھئے یا نہیں؟

سوال: کیا اسلامی بہن نعمت خوانوں کی وڈیو کیسٹ دیکھ سکتی ہے؟

جواب: میرا مشورہ ہے کہ ہرگز نہ دیکھے۔ ایک تو خوش اخانی کا جادو، دوسرا نوجوان نعمت خوان کی (اسٹوڈیو میں بنائی ہوئی خوش لباسی، پینگ اور لائٹنگ کے ذریعے "نعلیٰ نور" بر ساتی زبردستی کی پُر کشش) تصویر اور تیسرا اُس کے ہاتھ وغیرہ لہرانے کی اداویں کے سبب قوی امکان ہے کہ عورت کے قلب میں ہیجان پیدا ہو اور ثواب کے بجائے عذاب کا سامان ہو۔

عورت نعمتوں کی کیسٹ سنی یا نہیں؟

سوال: تو کیا اسلامی بہن نامحرم نعمت خوان کی آواز میں نعمتیں بھی نہیں سن سکتی؟

جواب: نعمت شریف سننا سنانا واقعی ثواب کا کام ہے، البتہ نامحرم نعمت خوان کی آواز میں عورت نعمت شریف نہ سُنے کہ اُس کی سُر ٹیکی آواز کے باعث وہ فتنہ میں مُبتلا ہو سکتی ہے۔ صحیح بخاری شریف میں ہے کہ سر کارِ مدینہ، سلطان باقرینہ، قرارِ قلب و سینہ، فیض گنجینہ، صاحبِ مُعطر پسینہ صَلَّى اللہُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

فرومانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بخوبی گایا وہ جنت کا راست بخوبی گیا۔

علیہ والہ وسلم کے ایک حمدی خواں (یعنی اونٹوں کو تیز چلانے کے لیے مست کرنے والے اشعار پڑھنے والے) تھے جن کا نام انجشہؑ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھا جو کہ انتہائی خوش آواز تھے (ایک سفر کے دوران جس میں عورتیں بھی ہمراہ تھیں اور سیدنا انجشہؑ اشعار پڑھ رہے تھے اس پر) سر کارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اُن سے ارشاد فرمایا: ”اے انجشہؑ! آہستہ، نازک شیشیاں نہ توڑ دینا۔“ (بخاری ج ۲ ص ۱۵۸ محدث ۲۲۱۱) مفسر شہیر حکیم الامّت حضرت مفتی احمد یار خاں علیہ رحمۃ الرحمٰن اس حدیث پاک کے تحت فرماتے ہیں: ”یعنی میرے ساتھ سفر میں عورتیں بھی ہیں جن کے دل کچی شیشی کی طرح کمزور ہیں خوش آوازی ان میں بہت جلد اثر کرتی ہے اور وہ لوگوں کے گانے سے گناہ کی طرف مائل ہو سکتی ہیں اس لیے اپنا گناہ بند کردو۔“ (مراہ ج ۶ ص ۳۲۳)

اسلامی بہنیں نعت خوانوں کی کیسٹیں نہ سنیں

معلوم ہوا، عورتوں کے دل نازک شیشیوں کی مانند ہیں۔ انہیں خوش الحان غیر مرد سے ترجم کے ساتھ اشعار نہیں سننے چاہتیں۔ ترجم میں ایک طرح کا جادو ہوتا ہے اور مرد و عورت ایک دوسرے کا ترجم سُن کر

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ و آله و سلم) جو مجھ پر ایک مرتبہ ذرود و شرف پڑتا ہے اللہ تعالیٰ اس کیلئے ایک قرار اج لکھتا دریک قرار احادیث پر اتنا ہے۔

جلد فتنے میں پڑ سکتے ہیں۔ اسی لئے سگ مدینہ عفنی عنہ نے مردوں کی آواز میں نعتیں سننے کا اسلامی بہنوں کو مشورہ منع کیا ہے۔ لہذا اسلامی بہنوں کو چاہئے کہ وہ مرد نعت خوانوں سے نعتیں بلکہ ان کی آڑیوں کیسٹیں بھی نہ سُنیں نیز مرد نعت خوان کی نعت پڑھنے کی طرز کو بھی نہ اپنا میں کیونکہ اس طرح دل میں اس نعت خوان کی طرف میلان پیدا ہو سکتا ہے، شیطان کو فتنے میں مبتلا کرتے درینیں لگتی۔ مرد عورت (یعنی غیر محارم) کو ہر اس فعل سے بچنا چاہئے جس سے ایک دوسرے کا تصوّر قائم ہوا اور شیطان بہ کاے۔

کیا اسلامی بہنیں مر حوم نعت خوان کی نعتیں سُن سکتی ہیں؟

سوال: اسلامی بہنیں فوت شدہ نعت خوان کی کیسٹیں سُن سکتی ہیں یا نہیں؟

جواب: فوت ہڈہ نعت خوانوں کی کیسٹیں سننے یا ان کی طرز میں اپنانے میں کوئی مُضايقہ نہیں کہ بظاہر اب ”فتنة“ کا اندازہ نہیں۔ مثلاً دعوت اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے مرحوم نگران خوش المahan نعت خوان، بلبل روضہ رسول حاجی محمد مشتاق عطاری علیہ رحمۃ اللہ الباری کی نعمتوں کی کیسٹیں سننے اور ان کی طرز میں اپنانے میں

ضمن مصطفیٰ : (صلی اللہ علیہ و آله و سلم) جس نے کتاب میں بھجو پروردہ پاکستانی جب تک بین اسلام اس کتاب میں لکھا ہے کافر میں اس کی استفرا کرتے رہیں گے۔

حرج نہیں۔ ہاں مرحوم نعت خوان کی آواز سننے پر بھی اگر کسی اسلامی
بہن کے دل میں شیطان گندے و سو سے ڈالتا ہو تو وہ نہ سنے۔

مجھے مَدَنِ چینل نے مَدَنِ برْقُع پہنادیا!

اسلامی بہنو! دعوتِ اسلامی کے مَدَنِ چینل کی بھی کیا بات ہے!
اس کے ذریعے بھی مسلمانوں کی اصلاح کا سامان ہورہا
ہے، پھر انچہ باب المدینہ (کراچی) کی ایک اسلامی بہن کا کچھ اس
طرح بیان ہے کہ پہلے پہل میں پردوہ نہیں کرتی تھی۔ پھر ہمیں دعوتِ
اسلامی نے ”مَدَنِ چینل“، کاظمیم تھفہ عطا کیا جسے دیکھنے کی برکت
سے میں اور میرے بچوں کے ابو نماز کے پابند ہو گئے۔ ایک دن مَدَنِ
چینل پر ”پردوے کی اہمیت“ کے موضوع پر ستوں بھرا بیان
جاری تھا۔ میرے بچوں کے ابو نے جب وہ بیان سننا تو اتنے مُتاَثِر
ہوئے کہ مجھے مَدَنِ برْقُع پہنے کی ترغیب دلائی اور بلا ضرورت بازار
وغیرہ جانے سے بھی منع کر دیا۔ الْحَمْدُ لِلّهِ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی
کے مَدَنِ چینل کی برکت سے مجھے بے پردگی سے توبہ نصیب ہوئی
اور اب میں کوئی دیدہ زیب، غیر مردوں کو مُتَوَجِّہ کرنے والا

فرمانِ مصطفیٰ : (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) مجھ پر دُر دپا کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

یامعاذ اللہ ننگا سر کھنے والا رسی بر قع نہیں بلکہ شرعی پردے کے مطابق
صرف اور صرف مَدَنِیْ بِرْ قَع پہنت ہوں۔

مدنی چینل ستون کی لائے گا گھر گھر بہار

مدنی چینل دیکھنے والے بنیں پرہیز گار

صَلَوٌ اَعَلَى الْحَيِّبِ ! صَلَوٌ اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

اسلامی بہنوں کے مدنی چینل دیکھنے کا شرعی مسئلہ

اسلامی بہنو! مَدَنِیْ چینل کی بہاروں کے کیا کہنے! الْحَمْدُ لِلَّهِ عَزَّوَ جَلَّ

مَدَنِیْ چینل دیکھ کر بعض رفقاء کو تو ایمان کی دولت ہی نصیب ہو گئی! نیز نہ

جانے کتنے ہی بے نمازی نمازی بن گئے، معced و افراد نے گناہوں سے

توبہ کر کے ستون بھری زندگی کا آغاز کر دیا۔ الْحَمْدُ لِلَّهِ عَزَّوَ جَلَّ مَدَنِیْ

چینل سو فیصدی اسلامی چینل ہے، نہ اس میں موسیقی ہے نہ ہی عورت کی

نماش۔ مَدَنِیْ چینل میں کیا ہے؟ اس میں فیضانِ قرآن، فیضانِ

حدیث، فیضانِ انبیاء، فیضانِ صحابہ اور فیضانِ اولیا ہے۔ اس میں

تلاؤتیں، نعمتیں، متفقہتیں ہیں، دعا و مُنات جات میں اتحاد وزاری کے دل

ہلا دینے والے اور عشقِ رسول میں رونے، رُلانے اور ترپانے والے

فِرَمانِ مصطفیٰ : (سُلْطَانِ الْعَالَمِ وَالْأَوَّلِ) جس لے مجھ پر دل مریت ہے اور دل مریت شام درود پاک پڑھائے تیامت کے دن بیری خفاخت ملے گی۔

رُقْتَ أَنْجِيزَ مَنَاظِرَ هِيَ، دَارَ الْأَفَاءَ الْهَسَنَتَ، رُوحَانِي طَبِّي عَلاَجَ، سَثْنَوَ
 بَهْرَ مَدَنِي بَحْولَ آخِرَتْ بَهْرَتْ بَنَانَهَا وَالِّي خَوبَ مَدَنِي بَهَارِيَ هِيَ هِيَ.
 الْغَرَضُ مَدَنِي چِيلَ اِيكَ اِيسَا چِيلَ ہے کہ اس کے ذَرِيعَيْ اِنسَانَ گَھَرَ
 بَيْٹَھَيْ اِپَھَا خَاصَّا عَلَمَ دِينَ سَيْكَھَ سَكَتاَ ہے! ہاں اِسْلَامِي بَهْنُوں کَوَمَدَنِي چِيلَ
 دَيْكَھَنَے سے پہلے 112 بَارَ غُورَ کر لِيَنا چَائِئَهَ کِيْونَکَهَ مَدَنِي چِيلَ مِنْ اَكْثَرَ
 نُوجَانُوں ہِيَ کے مَنَاظِرَ ہُوتَتَ ہِيَ اُورَ عُورَتْ نَازُوكَ شَيْشِيَ ہے اُورَ مِنْ مَعْوَلِي
 سَیْھِيَسَ ہِيَ كَافِي۔ کَهِيْسَ مَعَاذَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَ وَهَبَرَگَاهِيَ کے گَنَاهَ مِنْ نَجا
 پَڑَے۔ صَدْرُ الشَّرِيعَه، بَدْرُ الطَّرِيقَه حَضَرَتِ عَلَامَه مُولِيَنَا مُفتَى مُحَمَّدِ اَمَجَد
 عَلَى عَظِيمِي عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللَّهِ القَوْيِ مَكَتبَتَهُ الْمَدِينَهَ کِيَ مُطبَوعَه بَهَارِ شَرِيعَتَ حَصَهَ 16
 صَفْحَهَ 86 پَر فَرَمَاتَتِ ہِيَ عُورَتْ کَارِدَاجِنِيَ کِي طَرَفَ نَظَرَ کَرَنَے کَاؤَ ہِيَ
 حَكْمَ ہے جَوْ مَرْدَ کِي طَرَفَ نَظَرَ کَرَنَے کَا ہے اُورِيْسَ وَقْتَ ہے کہ عُورَتْ
 کُويْقِينَ کے سَاتِھِ مَعْلُومَ ہو کہ اس کِي طَرَفَ نَظَرَ کَرَنَے سَهْوَتْ نَهِيَسَ پَيدَا
 ہو گَيْ اُرَأَ اِسَ کَا شَبَهَ بَھِي ہو تو ہر گَزَ نَظَرَنَهَ کَرَے۔ (عَالَمَگَيرَيِ ج ۵ ص ۳۲)

آقا کی حیا سے جھکی رہتی تھیں نگاہیں

آنکھوں پر مری بہن لگا قفل مدینہ

عورت عامل کے پاس جائے یا نہیں؟

سوال: اسلامی بہن عاملوں کے پاس تعویذ دھاگے کے لئے جائے یا نہیں؟

چواب: اگر گھر بیٹھے علاج ممکن نہیں، تو کسی محروم کے ذریعے ترکیب بنالے۔

اگر کوئی ایسا مرد بھی نہیں تو اب شرعی پردے کی تمام شرائط کے ساتھ

کسی عاملہ (عورت) کے پاس تعویذ لینے جائے اگر عاملہ بھی میسّر

نہیں یا اُس سے شفانہ ہو تو کسی بوڑھے اور نیک عامل کے پاس

چائے۔ یہ بھی نہ ہو سکے تو کسی بھی مسلمان عامل کے پاس جائے مگر

جب بھی با جازتِ شرعی باہر نکلے تو بیان کردہ شرعی پرداہ اور اُس کی

قیودات کا لحاظ ضروری ہے۔ عامل کے ساتھ لوچ دار زمگفتگو،

بے تکلفی یا تنہائی ہرگز نہ ہو۔ جو عامل عورتوں کے ساتھ بے تکلف

بینتا، بات بات پر قہقہ لگاتا، خوب ڈیکھیں مرتا اور اپنے کارنا مے سناتا

ہوایسوس کے پاس جانانخت تشویشناک ہے۔ اور عامل کو اگر عورت پر

مخصوصی توجہ دیتا، فون وغیرہ پر خود ہی رابطہ کرتا اور اس طرح کا پیغام

وغيرہ دیتا پائیں کہ اکیلی آوتا کہ اچھی طرح علاج کیا جاسکے، تو ایسے

عوامل کی چھاؤں سے بھی دور بھا گیں ورنہ شاید عمر بھر پچھتا ناپڑے۔

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے مجھ پر دوس مرتبہ بڑو پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سورتین نازل فرماتا ہے۔

عورت کا میک اپ کرنا کیسا؟

سوال: عورت کا بناو سنگھار کرنا، پخت یا باریک لباس پہننا کیسا؟

جواب: گھر کی چار دیواری میں صرف اپنے شوہر کی خاطر جائز طریقے پر میک اپ کر سکتی ہے۔ بایحاظتِ شرعی مثلاً حرام رشتے داروں کے یہاں جانے کے موقع پر گھر سے باہر نکلنے کیلئے لا لی پاؤ ڈر اور خوشبو وغیرہ لگانا اور فیشن کے کپڑے پہن کر معاذ اللہ عزوجل غیر مردوں کیلئے جاذب نظر بننا جیسا کہ آج کل عام رواج ہے یہ سخت ناجائز و گناہ ہے۔ باریک دو پٹا جس سے بالوں کی رنگت تھملکے یا باریک کپڑے کی جراہیں جس سے پاؤں کی پنڈلیاں چمکیں یا ایسے پخت لباس میں ملبوس جس میں جسم کے کسی عضو مثلاً سینے وغیرہ کا ابھار نہ مایاں ہو غیر محرموں کے سامنے آنا جانا حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔

لباس کے باوجود ننگی

حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے محبوب، دانائیں عیوب، مُنْزَهٌ عَنِ الْعُيُوب عزوجل وصی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ایک حدیث پاک میں یہ بھی فرمایا: دوز خیوں میں دو

فرمانِ مصطفیٰ : (صلی اللہ علیہ و آله و سلم) جس نے مجھ پر ایک دُرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دو حجتیں بھیجا ہے۔

جماعتیں ایسی ہوں گی جنھیں میں نے (اپنے اس عہدِ مبارک میں) نہیں
دیکھا (یعنی آئندہ پیدا ہونے والی ہیں) ان میں ایک جماعت ان عورتوں
کی ہے جو پہن کرنگی ہوں گی، دوسروں کو (اپنی حرکتوں کے ذریعے)
بہکانے والیاں اور خود بھی بہکی ہوئیں، ان کے سرخختی اونٹوں کی ایک
طرف بھکی ہوئی کوہاں کی طرح ہوں گے، وہ جنت میں داخل نہ
ہوں گی اور نہ اسکی خوشبو پائیں گی اور اسکی خوشبو اتنی اتنی دُوری سے
پائی جاتی ہے۔ (صحیح مسلم ص ۷۱۱ حديث ۲۱۲۸ مُلَكَّصًا)

مُقْتَر شہیر حَکِيمُ الْأَمَّةِ حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ
الْحَنَان نذکورہ حدیث پاک کے ان الفاظ ”جو پہن کرنگی ہوں گی“ کے
تحت فرماتے ہیں: یعنی جسم کا کچھ حصہ لباس سے ڈھکیں گی اور کچھ حصہ
نگار ڈھکیں گی یا اتنا باریک کپڑا پہنیں گی جس سے جسم ویسے ہی نظر آئے
گا یہ دونوں عیوب آج دیکھے جا رہے ہیں۔ یا، اللہ کی نعمتوں سے
ڈھکی ہوں گی شکر سے نگی یعنی خالی ہوں گی یا زیوروں سے آراستہ
تقویٰ سے نگی ہوں گی۔ اور ”کوہاں کی طرح ہوں گے“ کے تحت
فرماتے ہیں: اس جملہ مبارکہ کی بہت تفسیریں ہیں، بہتر تفسیریہ ہے کہ

فرمانِ مصطفیٰ : (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واللہ تکرم علیہن السلام) پروردہ پاک پر صوتِ محبر بھی پڑھو بے شک میں تمام جوان کے کرب کا رسول ہوں۔

وہ عورتیں راہ چلتے شرم سے سر نیچانہ کریں گی بلکہ بے حیائی سے اوپھی
گردن کئے سراٹھائے ہر طرف دیکھتی، لوگوں کو گھورتی چلیں گی جیسے
اونٹ کے تمام جسم میں کوہاں اوپھی ہوتی ہے ایسے ہی ان کے سراو نچے
رہا کریں گے۔
(مراۃ ج ۵ ص ۲۵۵، ۲۵۶)

دکھاوے کیلئے زیورات پہننا

سوال : عورت کا دکھاوے کیلئے زیور پہننا کیسا؟

جواب : عورت کو بطور فخر و تکبر دکھاوا کرنے کیلئے زیور پہننا باعثِ عذاب
ہے۔ حُضُور اکرم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحتَشم،
دافعِ رنج و الَّم، صاحبِ جُود و کرم، شافعِ اُمّم صَلَّی اللہ تعالیٰ
علیہ وآلہ وسَلَّمَ کا فرمانِ عبرت نشان ہے: تم میں سے جو عورت سونے کے
زیور پہنے جسے ظاہر کرے اسے اس کے سبب عذاب دیا جائے گا۔

(سنن ابن داؤد ج ۳ ص ۱۲۶ حدیث ۷۳۲)

مُفْقِرِ شہیر حکیمُ الْأَمَّت حضرتِ مفتی احمد یارخان علیہ رحمۃ الرَّحْمَن اس
حدیث پاک کے الفاظ ”ظاہر کرے“ کے تحت فرماتے ہیں: ابھی
مردوں پر ظاہر کرے کہ اپنا حُسن اور زیور دوسروں کو دکھائے۔ یا فخر

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آله و سلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا درود مجھ پر زر دو شریف نہ پڑھنے لوگوں میں وہ کنون ترین شخص ہے۔

وغور کے لیے دکھلا دا کرے یا غریب عورتوں کو فخریہ دکھا کر انہیں دکھ پہنچائے آخری دو معنی زیادہ مناسب ہیں۔ کیونکہ اجنبی مردوں کو چاندی کا زیور دکھانا بھی حرام ہے۔ عورتیں سونے کا زیور اپنی سہیلیوں کو فخریہ دکھایا کرتی ہیں، انہیں حقیر و ذلیل کرنے کے لیے وہ یہاں مراد ہے۔ اور ”عذاب دی جائے گی“ کے تحت فرماتے ہیں: اس فخر و اظہار پر عذاب پائے گی نہ کہ صرف زیور پہننے پر۔ (مراة ح ۶۳۸ ص ۲)

عورت خوشبو لوگائے یا نہ؟

سوال: کیا اسلامی بہن خوشبو لوگا سکتی ہے؟

جواب: لوگ سکتی ہے مگر غیر محترم تک خوشبو نہیں پہنچنی چاہیے۔ حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ پیارے پیارے، میٹھے میٹھے اور مُعْطَر مُعْطَر سر وَرَ، مدینے کے تاجور، رسولِ انور، محبوب ربِ اکبر عزَّوَ جَلَّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا ارشادِ روح پرور ہے: ”مَرْ دَانَةُ خُوشِبُو وَهُوَ
ہے کہ اس کی خوشبو تو ظاہر ہو مگر رنگ ظاہر نہ ہو اور زنانہ خوشبو وہ ہے
کہ اس کا رنگ تو ظاہر ہو مگر خوشبو ظاہر نہ ہو۔“ (شماں محمدیہ ص ۱۳۱ حدیث ۲۱۰ مفسر شہیر حکیم الامم حضرت مفتی احمدیار

خود کے بارے میں حوالہ جات
غدیر کی ناک آدمیوں کے پاس میرا ذکر ہوا وہ مجھ پر رُزو پاک نہ پڑے۔

خان علیہ رحمۃ الرحمن اس حدیث پاک کے الفاظ ”زنانہ خوبی وہ ہے کہ اس کارنگ تو ظاہر ہو مگر خوبی ظاہر نہ ہو“ کے تحت فرماتے ہیں: خیال رہے کہ عورت مہک والی چیز استعمال کر کے باہر نہ جائے اپنے خاؤند کے پاس خوبی سکتی ہے یہاں کوئی پابندی نہیں۔ (مراۃ ح ۶ ص ۱۶۰)

عودت خوبی لگا کر باہر نہ نکلے

سوال: اگر کوئی اسلامی بہن خوبیوں کا کر گھر سے نکلے تو اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: اسلامی بہن اپنے گھر کی چار دیواری میں جہاں فقط شوہر یا محارم ہوں وہاں ہر طرح کی خوبی استعمال کر سکتی ہے ہاں یہ احتیاط لازمی ہے کہ دیواروں پر اور دیگر غیر محارم تک خوبیوں پہنچے۔ باہر نکلنے پر جو عورت ایسی خوبیوں کی توجہ کا باعث بنے اس کو تو ڈرجانا چاہئے کہ حضرت سیدنا ابو موسیٰ اشتری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے: ”جب کوئی عورت خوبیوں کا کر لوگوں میں نکلتی ہے تاکہ اس کی خوبیوں کی جائے تو یہ عورت زانیہ ہے۔“ (سنن النسائی ج ۸ ص ۱۵۳)

خوبی لگانے والی عورت کی حکایت

امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروقؑ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد

غدیر کے بارے میں حوالہ جات
غدوں مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ و آله و سلم) جس نے مجھ پر وزیر دوبار رُزو دپاک پڑھا اس کے دوسراں کے گناہ متعاف ہوں گے۔

مبارک میں ایک عورت گزر رہی تھی جس کی خوشبو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو محسوس ہوئی تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُس کو مارنے کے لئے درہ اٹھایا اور فرمایا: ”تم ایسی خوشبو لگا کر نکلتی ہو جس کی مہک مردوں کو محسوس ہوتی ہے (اگر بظہر ورت نکلا بھی ہو تو) خوشبو لگا کرنے نکلا کرو۔“
(مصنف عبدالرزاق، ج ۳ ص ۲۸۲ حدیث ۷۸۱۳)

پُر کشش بُر قع

سوال: اسلامی بہن جدید ڈیزائن والا موتی پر ویا ہوا پُر کشش بُر قع پہن کر باہر نکلے یا نہ نکلے؟

جواب: اس میں سراسر فتنہ ہے کہ دل کا روگی خوبصورت بُر قع کو تارے گا۔ یاد رکھئے! عورت کا بُر قع جتنا پُر کشش اور ڈیزائن دار ہوگا اُتنا ہی فتنے کا امکان بھی بڑھتا چلا جائیگا۔ **مفسر شہیر حکیم الامم حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں:** عورت کو لازم ہے کہ لباس فاخرہ (یعنی اعلیٰ ذاتے کے کپڑے پہن کر اور) عمدہ بُر قع اور ٹھکر باہر نہ جائے کہ بھڑک دار بُر قع پر دہ نہیں بلکہ زینت ہے۔ (مراہن ۵ ص ۱۵)

سوال: عورت سفید یا خوبصورت فلاور چادر کے ذریعے اگر مکمل جسم چھپا کر

فرمانِ مصکفی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) مجھ پر ڈر و در شریف پر حمد اللہ تیر پر رحمت بھیج گا۔

نکلے تو؟

جواب: چادر میں کسی طرح کی کشش نہیں ہونی چاہئے۔ پچانچہ حجۃُ
الاسلام حضرت سید نا امام محمد بن محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی کے فرمان
عالیٰ کا خلاصہ ہے کہ عام عورتیں جو جاذب نظر چادر و نقاب اور ڈھنی
ہیں یہاں کافی ہے بلکہ جب وہ سفید چادر اور ڈھنی یا خوبصورت نقاب
ڈالتی ہیں تو اس سے شہوت کو مزید تحریک ہوتی ہے کہ شاید منہ کھولنے
پر وہ اور زیادہ حسین نظر آئے! پس سفید چادر اور خوبصورت نقاب و
برقع پہننے ہوئے باہر جانا عورت کے حق میں حرام ہے۔ جو عورت ایسا
کرے گی گنہگار ہوگی اور اس کا باپ، بھائی، شوہر جو اسے اسکی اجازت
دے گا وہ بھی اس کے ساتھ گناہ میں شریک ہو گا۔

(کیمیاۓ سعادت ج ۲ ص ۵۶۰)

مَدْنَى بُرْقَع

سوال: تو پھر برقع کیسا ہو؟

جواب: موٹے کپڑے کا ڈھیلاڈھالا اور بھندے رنگ کا نیمہ نما سادہ سا
برقع ہو، ”جس کو پہننے والی کے بارے میں اندازہ لگانا دشوار ہو جائے

فرمانِ مصطفیٰ : (صلی اللہ علیہ و آله و سلم) جس نے مجھ پر ایک دُرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دو حجتیں بھیجا ہے۔

کہ یہ جوان ہے یا بوڑھی۔“

اسلامی بہنوں کو تذہیہ

مجھے (سگِ مدینہ غنی عنہ کو) ماڈرن گھروں کے معاملات، فرنگی تہذیب کے دلدادہ رشتہ داروں کے خیالات اور آج کل کے نامساعد حالات کے مکمل احساسات ہیں مگر میں نے اسلامی احکامات عرض کئے ہیں تا کہ شرعی پردے کا صحیح اسلامی نظریہ سامنے آجائے بے شک ہر مسلمان یہ جانتا ہے کہ ہمیں شریعت کے پیچھے چلنا ہے، شریعت ہمارے پیچھے نہیں چلے گی۔ اسلامی بہنوں سے مدنی التجاء ہے کہ کسی کو بھی ڈھیلا ڈھالا بھدّے رنگ کا بالکل بے کشش خیہہ نہما حقیقی مدنی مُرّقع پہننے پر مجبور نہ کریں کہ ائمّہ گھروں میں سختیاں بہت زیادہ ہیں، شریعت و سنت کے احکامات پر عمل کرنے والوں اور والیوں کے ساتھ آج کل معاشرے میں اکثر بے حد ناروا سلوک کیا جاتا ہے، جس کے سب اکثر اسلامی بہنیں ہمت ہار جاتی ہیں۔ آپ کی تقدیم سے ہو سکتا ہے کوئی اسلامی بہن موجودہ معاشرے کے ہاتھوں مجبور ہو کر مدنی ماحول ہی سے محروم ہو جائے۔ بے شک کتنی ہی پُرانی اسلامی

فرمانِ مصطفیٰ : (صلی اللہ علی علیہ وآلہ وسلم) جو مجھ پر رود پاک پڑھنا پھول گیا وہ جنت کا راست پھول گیا۔

بہن ہوا وہ کیسا ہی خوبصورت بُرْقَع پہنے یا میک اپ کرے اُس پر طنز
کر کے اس کی دل آزاری نہ کریں کہ بلا مصلحتِ شرعی مسلمان کا دل
ڈکھانا حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔

مَحَلَّ میں بُرْقَع کھولد یا کیسا؟

سوال : بعض اسلامی بہنیں اپنی بلڈنگ یا گلی وغیرہ میں پہنچتے ہی گھر میں داخل
ہونے سے قبل بُرْقَع اُتار دیتی ہیں۔ کیا یہ مناسب ہے؟

جواب : جب تک گھر کے اندر داخل نہ ہو جائیں اُس وقت تک بُرْقَع تو بُرْقَع
چہرہ سے نقاپ بھی نہ ہٹائیں کہ گلی اور بلڈنگ کی سیڑھیوں وغیرہ پر
بھی ناختم افراد ہو سکتے ہیں اور ان سے پردہ کرنا ضروری ہے۔

مَدَنِی بُرْقَعے میں گرمی لگتی ہو تو.....؟

سوال : گرمیوں کے موسم میں مَدَنِی بُرْقَع پہن کر یا موٹی چادر میں بدن چھپا
کر باہر نکلنے سے گرمی لگتی ہو، شیطان و سو سے ڈالتا ہو تو کیا کرے؟

جواب : شیطانی وسوسوں کی طرف توجہ نہ دینا بھی دافع وسوسہ ہے۔ ایسے
موقع پر موت، قبر و حشر اور جہنم کی سخت گرمی کو یاد کیجئے ان شاء اللہ
عز وجل شرعی پردے کی وجہ سے لگنے والی گرمی پھول معلوم ہوگی۔ ہو

ضمن مصطفیٰ : (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے کتاب میں بھجو درود پاک الحکایۃ جب تک برا نام اس کتاب میں لکھا رہے گئے فرنٹ پر اس کی استفارت رہیں گے۔

سکنے تو اس واقعے کو یاد فرمالیا کریں: غزوہ توبوک میں موسم سخت گرم
تھا، اس موقع پر مُنَّا فقین بولے: لَا تَتَقْرِبُوا فِي الْحَرّ ط ترجمہ
کنز الایمان: اس گرمی میں نہ نکلو۔ اس پر اللہ غزوہ جل نے ارشاد فرمایا:
قُلْ نَا شَرَّ جَهَنَّمَ أَشَدُّ حَرّاً (اے محظوظ!) تم فرماؤ جہنم کی آگ سب
سے سخت گرم ہے۔ (پارہ ۱۰ التوبہ ۸۱) خدا کی قسم اندھہ نی بُرْقَع کی گرمی
بلکہ دنیا کی بڑی سے بڑی آگ بھی نا جہنم کے مقابلے میں کچھ نہیں۔

آقا تپتے ہوئے صحراء میں

مُفَرِّر شہیر حکیم الامّت حضرت مفتی احمد یارخان علیہ رحمۃ الرحمان
فرماتے ہیں: حضرت سیدنا ابو خیثمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جذبہ تو دیکھئے!
غزوہ توبوک کے موقع پر (آپ کسی اور مقام سے جب) سفر سے دوپہر
کے وقت اپنے باغ میں تشریف لائے وہاں دیکھا کہ ٹھنڈا پانی، گرام
گرم روٹیاں اور خوبصورت بیویاں حاضر ہیں۔ فرمایا: انصاف کے
خلاف ہے کہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم توبوک کے تپتے
ہوئے صحراء میں ہوں اور میں باغ کے اندر گرم روٹیاں اور ٹھنڈا
پانی استعمال کروں! (دُور دراز کے سفر اور تھکن اور سخت گرمی کے باوجود)

نہ رکھ دے کے بارے میں سوال جواب
فاطمہ اللہ علیہ السلام

ترجمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس کے پاس میر اذکر ہوا اور اس نے مجھ پر درپر و دپاک نہ پڑھا تھیں وہ بدجنت ہو گیا۔
 اپنے گھر میں داخل ہوئے پھر ہی توار لے کر چل پڑے اور سر کار
 نامدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے قدموں میں حاضر ہو گئے۔ یہی وہ
 حضرات ہیں جن کے صدقے میں ہم جیسے لاکھوں گنہگار بخشے جائیں
 گے۔ ان شاء اللہ عزوجل (نورالعرفان ص ۳۱۸، روح البیان
 ج ۳ ص ۲۷۵) اللہ عزوجل کی اُن پر رحمت ہو اور ان کے
 صدقے ہماری مغفرت ہو۔

امین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

بانوں کے بارے میں سوال جواب

سوال: اسلامی بہن کے جو بال کنگھی وغیرہ کے ذریعے جُد اہوں ان کا کیا کرے؟
جواب: ان بالوں کو بچھا دے یاد فن کر دے۔ جن کے گھروں میں نہ مزمیں
 یا با غچہ ہوتا ہے اُن کیلئے یہ کام بہت آسان ہے۔ صدر الشّریعہ
 بدرُ الطّریقہ حضرت علامہ مولینا مفتی محمد احمد علی عظیمی علیہ رحمۃ اللہ
 القوی فرماتے ہیں: جس عضو کی طرف نظر کرنا ناجائز ہے اگر وہ بدن
 سے جُدا ہو جائے تو اب بھی اسکی طرف نظر کرنا ناجائز ہی رہیگا۔
 (ذریمتخارج ۹ ص ۲۱۲) عُسل خانے یا پا خانے میں مُوئے زیر ناف مُونڈ

فِرَمَانِ مَصْكُوفٍ : (سُلْطَانِي عَلَيْهِ الْحَمْدُ) جس لے مجھ پر دی مرتبین اور دی مرتبہ شام درود پاک پڑھائے تیامت کے دن بیری خفاعت ملے گی۔

کر بعض لوگ چھوڑ دیتے ہیں ایسا کرنا دُرست نہیں بلکہ ان کو ایسی جگہ
ڈال دیں کہ کسی کی نظر نہ پڑے یا ز میں میں وُفن کر دیں۔ عورتوں کو بھی
لازِم ہے کہ کنگھا کرنے میں یا سرد ہونے میں جو بال نکلیں انہیں کہیں
چُھپا دیں کہ ان پر آجُبی (یعنی غیر مرد) کی نظر نہ پڑے۔

(بہار شریعت حصہ ۱۶ ص ۹۲-۹۱ مُختصر)

بالوں کے بارے میں احتیاطیں

آج کل شاید ناقص غذاوں اور طرح طرح کے کیمیاوی صابوں اور
شیمیوں وغیرہ کے سبب بال جھترنے کی شکایت عام ہے، جس کے گھر
میں نامِ حرم ساتھ رہتے ہوں یا مہمانوں کی آمد و رفت ہو ان اسلامی
بہنوں کو حمام وغیرہ سے اپنے بال چُن لینے میں زیادہ احتیاط کرنی
چاہئے۔ نیز جب بھی غسل سے فارغ ہوں صابن پر چپکے ہوئے بال
بھی نکال لیا کریں۔ غسل کے بعد اسلامی بھائیوں کو بھی اپنے بال
نکال لینے چاہیں کیوں کہ ہو سکتا ہے پردے کے حصے یعنی رانوں
وغیرہ کے بال بھی صابن پر چپکے ہوئے ہوں۔

عورت کا سر مُندُوانا

سوال: عورت کا سر مُندُوانا کیسا؟

قرآن مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے ذمہ دشیریف نہ پڑھا اُس نے جنگی۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۲۲ ص ۶۳ المُلْحَصُ)

جواب: حرام ہے۔

عورت کامردانہ بال کٹوانا

سوال: عورت کامردوں کی طرح بال کٹوانا کیسا؟

جواب: ناجائز و گناہ ہے۔

وہ کفن پھاڑ کر اٹھ بیٹھی

غَالِبًا شَعْبَانُ الْمُعْظَمُ ۖ ۱۲۱ هـ کا آخری جمعہ تھا۔ رات کو کورنگی

(باب المدینہ کراچی) میں مُعْقَد ہونے والے ایک عظیم الشان سُنُوں

بھرے اجتماع میں ایک نوجوان سے سگِ مدینہ غُفرانی غُنّہ کی ملاقات

ہوئی، اُس نے کچھ اس طرح حل斐ہ (یعنی قسم کھا کر) بیان دیا کہ میرے

ایک عزیز کی جوان بیٹی اچانک فوت ہو گئی۔ جب ہم تدفین سے فارغ

ہو کر پلٹے تو مرحومہ کے والد کو یاد آیا کہ اس کا ایک ہینڈ بیگ جس

میں اکھم کاغذات تھے وہ غلطی سے میت کے ساتھ قبر میں دفن ہو گیا

ہے۔ پھر اپنے پامر مجبوری دوبارہ قبر کھودنی پڑی، جوں ہی قبر سے سل

ہٹائی خوف کے مارے ہماری چینیں نکل گئیں کیونکہ جس جوان لڑکی

فرمان مصطفیٰ (صل) انتقال علیہ و آپ سلم) جو مجھ پر روزِ جمعہ زور دشیف پڑھ کاں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

کی کفن پوش لاش کو ابھی ابھی ہم نے زمین پر لایا تھا وہ کفن
چھاڑ کر اٹھ بیٹھی تھی اور وہ بھی کمان کی طرح ٹیڑھی! آہ! اس
کے سر کے بالوں سے اس کی ٹانگیں بندھی ہوئی تھیں اور کئی
نامعلوم چھوٹے چھوٹے خوفناک جانور اس سے چمٹے ہوئے
تھے۔ یہ دہشت ناک منظر دیکھ کر خوف کے مارے ہماری گھنگی بندھ
گئی۔ اور ہینڈ بیگ نکالے بغیر بُوں توں مٹی پھینک کر ہم بھاگ
کھڑے ہوئے۔ گھر آ کر میں نے عزیزوں سے اُس لڑکی کا جرم
دریافت کیا تو بتایا گیا کہ اس میں فی زمانہ معیوب سمجھا جانے والا کوئی
جرم تو نہیں تھا، البتہ آج کل کی عام اڑکیوں کی طرح یہ بھی فیشن ایبل
تھی اور پر دنہیں کرتی تھی، ابھی انتقال سے چند روز پہلے رشتے
داروں میں شادی تھی تو اس نے فیشنی بال کٹوا کر بن سنور کر عام
عورتوں کی طرح شادی کی تقریب میں بے پر دہ شرکت کی تھی۔

اے مری بہنو! سدا پر دہ کرو تم گلی گو چوں میں مت پھرتی رہو

ورنه سن لو قبر میں جب جاؤ گی سانپ چھو دیکھ کر چلاوَ گی

کمزور بہانے

کیا اس بدنصیب فیشن پرست لڑکی کی داستانِ وحشت نشان پڑھ

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آله و سلم) مجھ پر خاتم سے زور دپاک پر خوب بے شک تھارا مجھ پر زور دپاک پر خاتم تھارے گا ہوں کیلئے مغفرت ہے۔

کر ہماری وہ اسلامی بہنیں درسِ عبرت حاصل نہیں کریں گی جو شیطان
کے اکسانے پر اس طرح کے جیلے بہانے کرتی رہتی ہیں کہ میری تو
محبوبی ہے، ہمارے گھر میں کوئی پرداز نہیں کرتا، خاندان کے رواج کو
بھی دیکھنا پڑتا ہے، ہمارا سارا خاندان پڑھا لکھا ہے، سادہ اور با پرداز
لڑکی کے لیے ہمارے یہاں کوئی رشتہ بھی نہیں بھیجتا وغیرہ وغیرہ۔ کیا
خاندانیِ رسم و رواج اور نفس کی مجبوریاں آپ کو عذابِ قبر
جہنم سے نجاتِ دلادیں گی؟ کیا آپ بارگاوند اوندی عز و جل
میں اس طرح کی ”کھوکھی مجبوریاں“ بیان کر کے چھٹکارا حاصل کرنے
میں کامیاب ہو جائیں گی؟ اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو پھر آپ کو ہر حال
میں بے پردازی سے توبہ کرنی ہو گی۔ یاد رکھئے! لوحِ محفوظ پر جس کا
جوڑا جہاں لکھا ہوتا ہے وہیں شادی ہوتی ہے۔ اور نہیں لکھا ہوتا تو
شادی نہیں ہوتی جیسا کہ آئے دن کی پڑھی لکھی ماؤنٹ رن گنواری
لڑکیاں پلک جھپکتے میں موت کا شکار ہو کر رہ جاتی ہیں بلکہ بعض اوقات
ایسا بھی ہوتا ہے کہ ملہن اپنی ”رخصتی“ سے قبل ہی موت کے گھاث
اتر جاتی ہے اور اسے روشنیوں سے جگلگاتے، خوشبوئیں مہکاتے جوڑہ

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ و آله و سلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راست بھول گیا۔

عَرْوَسِی میں پہنچانے کے بجائے کیڑے مکوڑوں سے لبریز تنگ
وتار یک قبر میں اترادیا جاتا ہے۔

تو خوشی کے چھول لے گی کب تک؟
تو یہاں زندہ رہے گی کب تک؟
صلوا عَلَى الْحَسِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

عورَت کا درزی کو ناپ دینا کیسا؟

سوال: اسلامی بہن کا اپنے کپڑے کی سلامی کے لئے نامحرم درزی کو اپنے بدن
کے ذریعے ناپ دینا کیسا ہے؟

جواب: حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ درزی بھی سخت گنگہ کا در اور
عذاب نار کا حقدار ہے۔ کیوں کہ بغیر نگاہیں جمائے اور بدن پر ہاتھ
لگائے بغیر ناپ نہیں لیا جاسکتا۔ ممکن ہو تو اسلامی بہن ہی سے کپڑے
سلوائے، یہ نہ ہو سکے تو پھر گھر کی خاتون ناپ لے اور کوئی محرم جا کر
درزی کو سلوانے کیلئے دے آئے۔ اسلامی بہن بات بات پر گھر سے
باہر نہ دوڑتی پھرے۔ صرف شرعی مصلحت کی صورت میں پردے کی
تمام قُیودات کے ساتھ باہر نکلے۔

نہ کے بارے میں سوال جاہلیٰ
فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) جو مجھ پر ایک مرتبہ زور دشمن پر اختیار اُس کیلئے ایک قیمت ادا کرتا اور ایک قیمت ادا پہنچتا ہے۔

بھائی اور بھابھی کی انفرادی کوشش

اسلامی بہنو! شریٰ پردے پر استقامت پانے اور گھر میں ستّوں بھرا
مَدْنی ماحول بنانے کے لئے دعوتِ اسلامی کے مَدْنی ماحول سے
وابستہ ہو جائیے، ایک سمجھدار بھائی نے اپنی بہن پر انفرادی کوشش
کی جس کے نتیجے میں اس کی اصلاح کا سامان ہوا۔ یہ ایمان افروز
واقعہ پڑھئے اور جھومنئے، چنانچہ بابُ الاسلام (سنہ) کی ایک
اسلامی بہن کا بیان کچھ یوں ہے کہ میں مختلف برائیوں اور بے
پر دگیوں میں مبتلا تھی، نیز میری زبان کے قیچی کی طرح چلنے کی وجہ
سے گھروالے وغیرہ مجھ سے بیزار رہتے۔ خوش قسمتی سے میرے بھائی
اور بھابھی دونوں دعوتِ اسلامی کے مشکلар مہنے مہنے مَدْنی ماحول
سے وابستہ تھے۔ وہ مجھ پر انفرادی کوشش کرتے مگر میں سُنی آن سُنی
کر دیتی۔ آخر ایک دن ان کی انفرادی کوششیں رنگ لے آئیں اور
مجھے رتیق الٹور شریف کے پُر بہار موسم میں ہونے والے اسلامی
بہنوں کے اجتماعِ میلاد میں شرکت کی سعادت مل گئی۔ وہاں ہونے
والے ستّوں بھرے بیان نے مجھے پلا کر کر دیا، خوفِ خدا عز و جل

فرمانِ مصطفیٰ : (صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آله و سلم) جس لئے کتاب میں مجھ پر دوپاک لکھا تھا جبکہ میرا اُس کتاب میں کھمار ہے کافی تھے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

کے باعث میری آنکھوں سے بے اختیار آنسو بہہ نکلے، میں نے ٹوب
گڑھ گڑھ اکر رت پ کافی و شافی عز و جل کے ہضور اپنے گناہوں کی معافی
مانگی۔ اُس اجتماع میلاد میں مجھے جو روحانی سُکون ملا وہ پہلے کبھی
نصیب نہیں ہوا تھا۔ اس کے بعد میں نے اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار
ستھوں بھرے اجتماع میں پابندی سے شرکت شروع کر دی، جس پر
شروع شروع میں میرے بچوں کے ابو نے مخالفت کی مگر خوش قسمی سے
جب انہوں نے خود اسلامی بھائیوں کے ہفتہ وار ستھوں بھرے
اجتماع میں شرکت کی، انہیں بھی مَدْنَی سوچ نصیب ہو گئی اور اب وہ
راہی خوشی مجھے دعوتِ اسلامی کے مَدْنَی کام کی اجازت دے دیتے
ہیں۔ یوں الحمد لله عز و جل میرے بھائی اور بھائی کی انفرادی
کوشش کی برکت سے ہمارے گھر میں بھی مَدْنَی ماحول قائم ہو گیا۔

تمہیں لطف آ جائیگا زندگی کا

قریب آ کے دیکھو ذرا مَدْنَی ماحول

صلوٰ علی الحبیب! صلی اللہ تعالیٰ علی محمد

فرومانِ مصطفیٰ! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آله وسلم) مجھ پر ڈر و پاک کی کثرت کو بے شک یتیبارے نئے ٹھہرات ہے۔

گھر والوں کی اصلاح کیجئے

اسلامی بہنو! ہم سبھی کو چاہئے کہ اپنے گھر والوں پر انفرادی کوشش

کرتے رہیں بلکہ عوام کے مقابلے میں گھر والوں پر زیادہ توجہ دیں۔

خُصوصاً والد کو چاہئے کہ خود بھی اعمال صالحہ بجا لائے اور اپنے بچوں اور

ان کی امی کو بھی اصلاح کے مَدْنیٰ پھول فراہم کرتا رہے۔ اللہ تبارک

وتعالیٰ پارہ 28 سورۃ التّحریر کی آیت 6 میں ارشاد فرماتا ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ أَمْسَأْقُوا أَنفُسَكُمْ ترجمہ کنز الایمان : اے ایمان

وَأَهْلِيْكُمْ نَاسًا وَقُوْدُهَا النَّاسُ

والو! اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں

کو اس آگ سے بچاؤ جس کے

ایندھن آدمی اور پتھر ہیں۔

وَالْحِجَاجَةُ

اہل خانہ کو دوزخ سے کیسے بچائیں

اس کے تحت خَزَائِنُ الْعِرْفَانِ میں ہے، اللہ اور اس کے رسول

غَرَّ وَجَلٌ وَ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ و آله و سلم کی فرمانبرداری اختیار کر کے، عبادتیں بجالا

کر، گناہوں سے باز رہ کر گھر والوں کو نیکی کی بُدایت اور بدی سے

مُمانعت کر کے اور انہیں علم و ادب سکھا کر (اپنی جانوں اور اپنے گھر

والوں کو جہنم کی آگ سے بچاؤ)۔

فرمانِ مصطفیٰ : (صلی اللہ علیہ و آله و سلم) جس نے مجھ پر ایک دُرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دو حجتیں بھیجا ہے۔

ہجرت سے بھی پردہ

سوال: کیا اسلامی بہن کا ہجرتے (گھر سے) سے بھی پردہ ہے؟

جواب: جی ہاں۔ ہجرت ایعنی مُخَنَّث بھی مرد ہی کے حکم میں ہے۔ صدر الشَّرِيعَة، بدرُ الطَّرِيقَه حضرت عَلَامَ مولیٰ ما مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: ہجرت امر دہے جماعت میں یہ مردوں ہی کی صفت میں کھڑا ہوگا۔ (فتاویٰ امجدیہ ج ۱ ص ۲۰۷ ا مُلْخَصًا)

مُخَنَّث کے کہتے ہیں؟

سوال: مُخَنَّث ہجرت (گھر سے) کے کہتے ہیں؟

جواب: مُخَنَّث عَرَبی زبان کا لفظ ہے جس کا معنی ہے وہ مرد جس کی چال ڈھال اور انداز میں عورتوں جیسی نرمی اور چک ہو (ستقادار الْبَحْرُ الرَّائقُ ج ۹ ص ۳۳۲) شارح مسلم علامہ نووی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: ”مُخَنَّث وہ ہوتا ہے جو عادات و اطوار، کلام و گفتار (یعنی بولنے) اور حکمات و سکنات میں عورتوں کے مشابہ (یعنی مشل) ہو بسا اوقات تو کسی کا یہ انداز فطری طور پر ہوتا ہے اور بعض لوگ از خود یہ انداز اختیار کرتے ہیں۔“ (شرح مسلم لل Gouldی ج ۲ ص ۲۸۷)

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ علی علیہ وآلہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بخوبی گزت کا راست بخوبی گیا۔

ہجڑا پن سے بچنے کی تاکید

سوال: کیا ہجڑے کو ”ہجڑا پن“ سے بچنا ہوگا؟

جواب: جی ہاں۔ اگر فطری طور پر کسی کی چال ڈھال یا آواز وغیرہ عورتوں جیسی ہوتا اس کو چاہئے کہ وہ مردانہ انداز اختیار کرنے کے لیے اس کی مشق کرے جس کی آواز اور حرکات و سکنات وغیرہ قدرتی طور پر ہی عورتوں جیسی ہو اس کا اپنا کوئی قصور نہیں اور بدلنے کی کوشش کے باوجود انداز برقرار رہے تو شرعاً اس کی گرفت نہیں۔

(فیض القدیر ج ۵ ص ۳۲۶، نزہۃ القاری ج ۵ ص ۵۳۷)

نقلى هجڑا

سوال: کیا نقلى هجڑا بنا گناہ ہے؟

جواب: کیوں نہیں! اگر کوئی از خود زنانہ انداز اپناتا یعنی هجڑا بنتا ہے تو کنہگار اور عذاب نار کا حقدار ہے۔ حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، تا جدار رسالت، شہنشاہِ نبوّت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے لعنت فرمائی مردوں میں سے مُخَنَّثُونَ (یعنی عورتوں کی وضع قطع اختیار کرنے والوں) پر اور ان عورتوں پر جو مردوں کی وضع قطع

ضور مان مصطفیٰ : (صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آله و سلم) جس نے کتاب میں بھجو پرورد پاک الحکایۃ جب تک بیران اُس کیلئے اسکے لئے استغفار کرتے رہیں گے۔

اختیار کرتی ہیں اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آله و سلم نے ارشاد فرمایا کہ ان کو اپنے گھروں سے نکال دو۔ ایج، ” (بخاری ج ۲ ص ۳۲۷ حدیث ۴۸۳۲) ویکھا آپ نے! حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آله و سلم نے مُخَنَّثوں پر لعنت فرمائی اور ان کو گھروں سے نکال دینے کا حکم فرمایا۔

جومُخَنَّثَنَهْ هُوَ أَسْكَنْتُهُ بِهِجْرَةٍ كَمْ كَارَنَا كَيْسَا؟

سوال: جو ہجرانہ ہوا سے ہجرتا کہہ کر پکارنا کیسا ہے؟

جواب: اس میں مسلمان کی دل آزاری، گنہگاری اور عذاب نار کی حقداری ہے۔ بلکہ اسلامی عدالت میں نالش (کیس) کرنے کی صورت میں 20 کوڑے کی سزادی جاسکتی ہے۔ چنانچہ ایک حدیث پاک میں سرکار نامدار، دو عالم کے مالک و مختار، شہنشاہ ابرا صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آله و سلم کا یہ بھی ارشاد ہے: اگر کوئی کسی کو کہے: ” او ہجرے !“ تو اسے بیس کوڑے مارو۔ (سنن الترمذی ج ۳ ص ۱۳۱ حدیث ۱۳۶۷)

مُفَقَّرِ شَمِيرِ حَكِيمُ الْأَمَّةِ حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الرحمٰن اس حدیث پاک کے تحت فرماتے ہیں: ” مُخَنَّثٌ وَهُوَ جَسُّ الْأَعْضَاءِ میں نرمی، آواز عورتوں کی سی ہو اور عورتوں کی طرح رہتا ہو، کسی کو

نہ رمان مصنف (صلی اللہ علیہ وسلم) جس کے پاس میر اذکر ہوا اور اس نے مجھ پر درپر دوپاک نہ پڑھا تھیں وہ بد بخنت ہو گیا۔

مُخَنْثَت (بھجڑا، گھسرا) کہنے میں اس کی اہانت (توہین) ہے جس پر
ہنگی عزّت کا دعویٰ ہو سکتا ہے اور یہ سزا (جو حدیث پاک میں بیان ہوئی)
جاری ہو سکتی ہے یونہی اگر کسی سے کہا اوشرابی! اوزندیق! اولو طی! اوسود
خور! اور میوٹ! او خائن! او چوروں کی ماں! ان سب میں یہی سزا ہو
سکتی ہے۔“
(ملکھص آزمراج ص ۵۵۲)

مُخَنْثَت کو بھجڑا کہہ کر بلانا

سوال: جوفطری طور پر ہوئی بھجڑا، اُس کو ”بھجڑا“ کہہ کر بلا یا جائے یا نہیں؟
جواب: بلا اجازت شرعی ایسا نہ کیا جائے کیوں کہ وہ شرمند ہو گا، دل بھی دکھ
سکتا ہے، جس طرح بلا ضرورت ناپینا کو اندھا، پستہ قد کو ٹھگنا اور دراز
قد کو لمبا کہہ کر پکارنے کی شرعاً ممانعت ہے یہاں بھی اسی طرح بلکہ
یہاں دل آزاری کا پہلو بہت زیادہ ہے۔

بھجڑوں کا کردار

سوال: بھجڑے کے کردار کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں؟
جواب: ہمارے یہاں پائے جانے والے بھجڑوں میں بعض مُخَنْثَت ہوتے
ہیں اور بعض تیسری جنس سے تعلق رکھتے ہیں جنہیں خُشی یا خُشنی

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آله و سلم) جس لے مجھ پر دی مرتبین اور دی مرتب شام درود پاک پڑھائے تب امت کو دن بیری خفاعت ملے گی۔

مشکل کہا جاتا ہے۔ ان میں بعض شریف اور خدا ترس ہوتے ہیں جبکہ بعض گدأُگری کا پیشہ اپناتے، ناقچ دکھاتے، بدکاری کرواتے اور ان ناپاک ذرائع سے حرام روزی کماتے، کھاتے اور خود کو جہنم کا حقدار بناتے ہیں۔ لہذا خبردار! ایسے افراد کو ہرگز اپنے گھروں میں داخل نہ ہونے دیا جائے اور نہ ہی انھیں بھیک دے کر گناہوں بھری روٹ پر ان کی معاونت (یعنی امداد) کی جائے کہ پیشہ ور گدأُگر کو خیرات دینا بھی گناہ ہے۔

سوال: بسا اوقات تو ہجڑے جان کو آ جاتے ہیں اور کچھ لئے بغیر جانے کا نام نہیں لیتے ہو صاساً شادی بیاہ یا بچے کی پیدائش کے موقع پر بہت صد کرتے ہیں اور انہیں کچھ نہ دیں تو یہ ہتک آمیز رزویہ اپناتے ہیں ایسے موقع پر کیا کیا جائے؟

جواب: حقیقی الامکان ان سے جان ہجڑائی جائے اور اگر واقعی ان کے طرز عمل سے رُسوائی کا سامنا ہو تو ان کو خاموش کرانے کی نیت سے کچھ دینا دینے والے کے لئے جائز ہو گا کہ حدیثوں سے ثابت کہ اگر کوئی شاعر کسی کی بحجو میں اشعار لکھ کر اُس کی عزّت اچھا لتا ہو تو اسے خاموش

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ و آله و سلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے ڈرود تعریف نہ پڑھا اُس نے جفا کی۔

کروانے کے لئے کچھ دینا جائز ہے گو کہ یہ دینار شوت ہے لیکن ایسے موقع پر رشوت دینا جائز ہے۔ مگر لینے والے کے لئے بہر حال حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔

تیسرا جنس یعنی خنسی کے بارے میں اہم معلومات
سوال: مختَث کا تو سمجھ میں آگیا کہ یہ جسمانی اعتبار سے مرد ہی ہوتا ہے۔ مگر ابھی آپ نے ”تیسرا جنس“، یعنی خنسی اور غُشی مشکل کا تذکرہ کیا تو یہ بھی بتا دیجئے کہ ان کی تعریف اور علامات کیا ہیں۔

جواب: مرد و عورت کے ساتھ ساتھ ایک تیسرا جنس بھی ہے کتب فقہ میں اس جنس کی تعریف کچھ یوں بیان کی گئی ہے: جس میں مرد و عورت دونوں کی شرمگاہیں ہوں وہ خنسی کہلاتا ہے۔ (محیط بر عالی ج ۲۳ ص ۳۵۳)

فَهَيَّأَ كَرَامَ رَحْمَهُمُ اللَّهُ السَّلَامَ لِخُشْشَىٰ كَيْ تَعْرِيفَ مِنْ يَبْحِى شَامِلَ
 كَيْ يَعْنِي وَهُبْحِى خُشْشَىٰ كَهْلَاتَا ہے كَهْ جَوْ دُونُوْ شُرْمَگَا ہوْنِ مِنْ سَكُونِي سِيْ
 بَحْجِي عَلَامَتَ نَهْ رَكْتَاهُو بَلْكَهُ صَرْفَ آَگَے كَيْ جَانِبَ اِيكَ سُورَاخَ ہوْ جَسَ
 سَهْ قَضَائِيَّهَ حاجَتَ كَرْتَاهُو۔ (تَبَيْيَنُ الْحَقَائِيقِ ج ۷ ص ۳۲۰، الْبَحْرُ الرَّاقِيقِ
 ج ۹ ص ۳۲۲) ”بَدَائِعُ الصَّنَائِعِ“ میں خنسی کے متعلق عبارت کا

فرومان صحفی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جو صحیح پروردہ در شریف پڑھتے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

خلاصہ ہے: اگر بچے میں مرد و عورت دونوں کی شرمگاہیں ہوں تو اگر وہ مرد والی شرمگاہ سے پیشاب کرتا ہو تو اسے مرد اور اگر عورت والی سے کرے تو عورت قرار دیا جائے گا اور یقینی عضو کو زائد عضو قرار دیا جائے گا۔ اگر دونوں جگہوں سے پیشاب آتا ہو تو جس سے پہلے پیشاب کرے وہی اُس کا اصل مقام ہے مثلاً پہلے عورت والے مقام سے پیشاب کرے تو اس کو عورت ٹھہرائیں گے۔ اگر دونوں جگہوں سے بیک وقت پیشاب کرے تو اس کی جنس کی تَعیین (یعنی یہ طے کرنا کہ مرد ہے یا عورت) کافی دشوار ہے اور ایسے فرد کو ختنی مشکل کہتے ہیں۔ البتہ بالغ ہونے کے بعد اگر علامت مرد سے کوئی علامات ظاہر ہو مثلاً داڑھی نکل آئے تو شریعت کے احکام پر عمل کرنے کے تعلق سے اُسے مرد قرار دیا جائے گا اور اگر عورتوں والی کوئی علامت ظاہر ہو مثلاً پستان (چھاتیاں) نکل آئیں تو اسے عورت قرار دیکر اس پر عورتوں والے مسائل لاگو کئے جائیں گے۔ (ملخص از بدائی الصنایع ج ۲۱۸) اور اگر بالغ ہونے کے بعد صرف مرد والی یا صرف عورت والی علامات ظاہر ہونے کے بجائے دونوں طرح کی علامات

فِرَمَانِ مَصْكُوفٍ (صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَحْبُورَ كَثْرَتْ سَے زَوْدِ دَبَّاکْ پُرْ حُوبَ تَبَارَاجَمْهُورَ زَوْدِ دَبَّاکْ پُرْ حَاتَمَهَارَ لَغَنَاهُونَ كَيْلَهَمَغْرَفَتَهَ.

ظاہر ہوں مثلاً داڑھی بھی نکل آئے اور پستان بھی تو ایسی صورت
میں بھی اسے گھٹی مشکل قرار دیں گے۔ (فتاویٰ شامی ج ۲ ص ۸۷)

ایک ہیجڑے کی مغفرت کی حکایت

ہیجڑے (مُخَنَّث - رَنْخ - خُنْثی) سے عُمُو مَالُوگ نفرت کرتے اور اسے
حقیر جانتے ہیں، ایسا نہیں کرنا چاہئے کہ یہ بھی اللہ عزوجل کا بندہ ہے
اور اُسی نے اسے پیدا فرمایا ہے اور ہیجڑے کو بھی چاہئے کہ گناہوں
اور ناج گانوں جیسے حرام اور جہنم میں لے جانے والے کام سے
پر ہیز کرے، اللہ عزوجل کی رضا پر راضی رہتے ہوئے سنتوں بھری
زندگی گزارے۔ آئیے ایک خوش نصیب ہیجڑے کی حکایت ملاحظہ
فرمائیے، شاید ہر ہیجڑے کو اس پر شک آئے گا کہ کاش! میرے ساتھ
بھی ایسا ہی ہو۔ پُختانچہ حضرت سیدنا شیخ عبد الوہاب بن عبد الجید
نقشی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: میں نے ایک جنازہ دیکھا جسے تین
مرد اور ایک خاتون نے اٹھا کھا تھا، خاتون کی جگہ میں نے اٹھا لیا،
نمازِ جنازہ کی ادا کی اور تمدین کے بعد میں نے اُس خاتون سے
معلوم کیا: مرحوم سے آپ کا کیا رشتہ تھا؟ بولی: میرا بیٹا تھا۔ پوچھا:

فرومانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ و آله و سلم) بوجو مجھ پر درود پاک پڑھنا بخوبی لایا و جنت کا راست بخوبی گیا۔

پڑھی وغیرہ جنازے میں کیوں نہیں آئے؟ کہا: دراصل میرا فرزند
 مُخَنْثَت (یعنی خُنثی۔ بیجہوا) تھا۔ اس لئے لوگوں نے اس کے جنازے
 میں شرکت کو اَهَمِّیَّت نہیں دی۔ سید ناشیح عبدالوہاب بن عبد الجید علیہ
 رحمۃ الرَّحیْم فرماتے ہیں: مجھے اس غمزدہ ماں پر بڑا رحم آیا، میں نے اُسے
 کچھ رقم اور غلہ وغیرہ پیش کیا۔ اُسی رات سفیدلباس میں ملبوس ایک
 آدمی چودھویں کے چاند کی طرح چہرہ چھکتا ہوا میرے خواب میں آیا
 اور شکریہ ادا کرنے لگا، میں نے پوچھا: مَنْ أَنْثَ؟ (یعنی آپ کون ہیں؟)
 بولا: میں وہی مُخَنْثَت ہوں ہے آج آپ نے دُفن کیا ہے، لوگوں
 کے مجھے حقیر سمجھنے کی وجہ سَلَالَةُ عَزَّوَ جَلَّ نے مجھ پر رحم فرمایا۔

(الرسالۃ القُشیریۃ ص ۳۷ لِلْخَاصَ)

ڈُہن کے قدموں کا دھوؤں چھڑ کنا کیسا؟

سوال: ڈُہن کے پاؤں دھو کر اس کا پانی گھر کے چاروں کونوں میں چھڑ کنا کیسا
 ہے؟

جواب: مستحب ہے۔ چنانچہ میرے آقا علیٰ حضرت عَلَیْهِ رَحْمَةُ رَبِّ الْعَزَّت فرماتے ہیں: ڈُہن کو بیاہ کر لائیں تو مستحب ہے کہ اس کے پاؤں دھو کر

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ و آله و سلم) جو مجھ پر ایک مرتبہ ذرود و شرف پڑتا ہے اللہ تعالیٰ اس کیلئے ایک قیمتاً جگہ تاریک قیمتاً احد پہاڑتا ہے۔

مکان کے چاروں گوشوں میں چھڑ کیں اس سے برکت ہوتی ہے۔

(فتاویٰ رضویہ مختصر حجج ۲ ص ۵۹۵، مفاتیح الجنان شرح شرعاً الاسلام ص ۳۲۷)

نظر کے بارے میں سوال جواب

سوال: سُنّا ہے عورت پر جو پہلی نظر پڑی وہ معاف ہے یہ کہاں تک دُرست ہے؟

جواب: وہ پہلی نظر معاف ہے جو عورت پر بے اختیار پڑی اور فوراً ہٹالی۔ قصداً ڈالی جانے والی پہلی نظر بھی حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔

اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مَرْدُوںَ كُونگا ہوں کی حفاظت کی تاکید کرتے ہوئے پارہ

18 سورۃ النُّور کی آیت نمبر 30 میں ارشاد فرماتا ہے:

قُلْ لِلّمُؤْمِنِينَ يَعْضُوا مِنْ ترجمہ کنز الایمان: مسلمان مردوں
آبصَارِهِمْ (پ ۱۸ النُّور ۳۰) کو حکم دو اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں۔

عورتوں کیلئے ارشاد قرآنی ہے:

وَقُلْ لِلّمُؤْمِنَاتِ يَعْصُنَ مِنْ ترجمہ کنز الایمان: اور مسلمان
آبصَارِهِنَّ (پ ۱۸ النُّور ۳۱) عورتوں کو حکم دو اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں۔

”ذینب“ کے چار حروف کی نسبت سے
نظر کے بارے میں 4 احادیث مبارکہ
نظر پھیر لو

1} حضرت سید ناصر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عن روایت فرماتے ہیں: میں نے سر کا رو دعا مل، نورِ مجسم، شاہ بنی آدم، رسول مُحتشم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اچانک نظر پڑ جانے کے متعلق دریافت کیا: توارشاد فرمایا: اپنی زگاہ پھیر لو۔

(صَحِيحُ مُسْلِمٍ ص ١١٩٠ حديث ٢١٥٩)

جان بوجہ کرنظر مت ڈالو

{ 2 } سرکارِ مدینہ متوّرہ، سردارِ مکّہ مصطفیٰ اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے امیر المؤمنین حضرت مولائے کائنات، علیٰ المرتضی شیر خدا کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے فرمایا: ایک نظر کے بعد وسری نظر نظرہ کرو (یعنی اگر اچاکن بلا قصد کسی عورت پر نظر پڑی تو فوراً نظر ہٹا لے اور دوبارہ نظر نہ کرے) کہ پہلی نظر جائز ہے اور دوسرا نظر جائز نہیں۔

(سنن أبي داؤد ج ٢ ص ٥٨ حديث ١٣٩)

نظر کی حفاظت کی فضیلت

{3} تا جدارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسَلَّمَ کا فرمانِ فرحت نشان
ہے: جو مسلمان کسی عورت کی خوبیوں کی طرف پہلی بار نظر کرے (یعنی
بلا قصد) پھر اپنی آنکھ پیچی کر لے ﴿اللَّهُ أَكْبَرُ﴾ ازوجاً سے ایسی عبادت
عطافرمائے گا، جس کی وہ لذت پائے گا۔

(مُسند إمام أحمد بن حنبل ج ٨ ص ٢٩٩ حديث ١٢٣٣)

اپنیس کا زہریلا تیر

4) ﴿اللَّهُ كَمَحْبُوبٍ، دَانَئِيْغُيُوبٍ، مُنَزَّهٌ عَنِ الْعُيُوبِ عَزَّوْجَلَ وَصَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَفْرَمَانِ حَلَاوَتِ نَشَانٍ هُنَّ كَهْدَبِيْثِ قَدَسِيٍّ هُنَّ نَظَرَ الْبَلِيسِ كَتِيرَوْلِ مِنْ سَمَّ سَمَّ اِيكَ زَهَرِ مِنْ بُجْحَاهُوَاتِيرِ هُنَّ پَسِ جُوْخَنْسِ مِيرَے خَوْفِ سَمَّ اِسَّتِرَكَ كَرْدَے تو مِنْ اِسَّا اِيمَانِ عَطَا كَرْوَوْنِ گَاجَسِ کَمَطْهَاسِ وَهَا اِيْنَيْ دَلِ مِنْ پَائِيَّ گَارِ۔

(المعجم الكبير للطبراني ج ١٠ ص ٣٧٣ حديث ٢٦٣٠)

آنکھوں میں آگ بھر دی جائے گی

خُجَّةُ الْإِسْلَام حضرت سید ناامم محمد بن محمد غزی علیہ رحمۃ اللہ الٰی عَلَیْهِ الرَّحْمَةُ الرَّحِیْمُ

فِرَمَانِ مصطفیٰ : (سُلِّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) جس لے مجھ پر دی مرتبین اور دی مرتب شام درود پاک پڑھائے تیامت کے دن بیری خفاعت ملے گی۔

کرتے ہیں: جو کوئی اپنی آنکھوں کو نظرِ حرام سے پُر کرے گا قیامت
کے روز اُس کی آنکھوں میں آگ بھر دی جائے گی۔ (مکافہۃ القلوب ص ۱۰)

آگ کی سلائی

حضرت علام ابو الفرج عبد الرحمن بن بو زی علیہ رحمۃ اللہ الکوی
تقل کرتے ہیں: عورت کے محاسن (یعنی حسن و جمال) کو دیکھنا ابليس
کے زہر میں مجھے ہوئے تیروں میں سے ایک تیر ہے، جس نے نامحرم
سے آنکھ کی حفاظت نہ کی اُس کی آنکھ میں بروز قیامت آگ کی
سلائی پھیری جائیگی۔ (بحر الدُّموع ص ۱۷۱)

نظرِ دل میں شہوت کا نجح بوتی ہے

حجۃُ الْاسلام حضرت سیدنا امام محمد بن محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی
فرماتے ہیں: ”جو آدمی اپنی آنکھ کو بند کرنے پر قادر نہیں ہوتا وہ اپنی
شر مگاہ کی حفاظت بھی نہیں کر سکتا“ حضرت سیدنا عیسیٰ روح
اللہ علی تبییناً و علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: ”اپنی نظر کی
حفاظت کرو یہ دل میں شہوت کا نجح بوتی ہے، فتنے کیلئے یہی کافی
ہے“ حضرت سیدنا میکیٰ علی تبییناً و علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پوچھا

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آله و سلم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرود پڑھو تھا اور دُرود مجھ تک پہنچتا ہے۔

گیا کہ زنا کی ابتدا کیسے ہوتی ہے؟ آپ علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: ”دیکھنے اور خواہش کرنے سے“ حضرت سیدنا فضیل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ”شیطان کہتا ہے نظر میرا پر انما تیر اور کمان ہے جو خط انہیں ہوتا۔“ (اخیاء الغلوم ج ۳ ص ۱۲۵) میرے آقا عالیٰ حضرت علیہ رَحْمَةُ رَبِّ الْعِزَّة فرماتے ہیں: ”پہلے نظر بہکتی ہے پھر دل بہکتا ہے پھر ستر بہکتا ہے“ (انوار رضاص ۱ ملخصاً) یقیناً آنکھوں کا قفلِ مدینہ لگانے ہی میں دونوں جہاں کی بھلانی ہے۔

آنکھ اٹھتی تو میں جھنگھلا کے پکسی لیتا

دل بگڑتا تو میں گھبرا کے سنجلالا کرتا

عورت کی چادر بھی مت دیکھو

حضرت سیدنا علیہ بن زید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: اپنی نظر کو عورت کی چادر پر بھی نہ ڈالو کیونکہ نظر دل میں شہوت پیدا کرتی ہے۔

(حلیۃ الاولیاء ج ۲ ص ۲۷۷)

بدنگاہی کر بیٹھے تو کیا کرے؟

سوال: اگر کسی کی آنکھ بہک جائے اور (مرد) عورت سے (یا عورت مرد سے)

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے مجھ پر دوس مرتبہ دُرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سورتِ نازل فرماتا ہے۔

بدنگاہی کر بیٹھے تو کیا کرے۔

جواب: فوراً آنکھوں کو بند کر لے یا نظر وہاں سے ہٹالے اور مکن ہو تو وہاں سے
ہٹ جائے اور اللہ عز وجل کی بارگاہ میں بصد ندامت گڑ گڑا کر توبہ
کرے اور اگر مرد کے ساتھ ایسا ہوا ہو تو وہ اول آخر دُرود شریف کے ساتھ
یہ دعا بھی پڑھے: اللہُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النِّسَاءِ
وَعَذَابِ الْقَبْرِ یعنی اے اللہ عز وجل میں عورت کے فتنے اور عذاب
قبر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

گناہ مٹانے کا نسخہ

جب بھی گناہ سرزد ہو جائے تو کوئی نیکی کر لینی چاہئے مثلاً دُرود شریف،
کلمہ طیبہ وغیرہ پڑھ لے۔ پُرانچے حضرت سیدنا ابو ذر غفاری
رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: مجھے نصیحت کرتے ہوئے سلطان
دو جہاں، مدینے کے سلطان، رحمت عالمیان، سرورِ ذیشان صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب بھی تمحض سے کوئی بُرا عمل سرزد ہو
جائے، پھر تو اس کے بعد کوئی نیک کام کر لے، تو یہ نیکی اس بُرا ای کو مٹا
دے گی۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ (عز وجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم)!

فرمانِ مصطفیٰ : (صلی اللہ علیہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک ڈرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دو رحمتیں بھیجتا ہے۔

کیا لآللہ کہنا نیکیوں میں سے ہے؟ فرمایا: ”یہ افضل ترین نیک ہے۔“
(مسند امام احمد ج ۸ ص ۱۳ حادیث ۲۱۵۳۳)

توبہ کے ارادے سے گناہ کرنا کفر ہے

یہ حدیث پاک پڑھ کر معاذ اللہ کوئی یہ نہ سمجھے کہ بہت زبردست سُخن ہاتھ آگیا! اب تو خوب گناہ کرتے رہیں گے اور لآللہ کہہ لیا کریں گے تو مٹ جائیں گے۔ خدا کی قسم! یہ شیطان کا بہت بڑا اور بُراوار ہے۔ اس ارادے سے گناہ کرنا کہ بعد میں توبہ کروں گا یہ آئندہ کبیرہ یعنی سخت ترین کبیرہ گناہ ہے۔ بلکہ مُفتّر شہیر حکیم الْأَمَّت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الرَّحْمَان نورُالعرفان صفحہ 376 پر سورہ یوسف کی آیت نمبر ۹ کے تحت فرماتے ہیں: ”توبہ کے ارادے سے گناہ کرنا کفر ہے۔“ یہاں وہ لوگ بھی عبرت حاصل کریں جو بعد میں معافی مانگ لینے کے ارادے سے بغیر اجازت دوسروں کی چیزیں استعمال کر رہا لتے ہیں۔ توبہ کیلئے ندامت بہت ضروری ہے، ندامت کے بھی کیا خوب انداز ہوتے ہیں پچانچے

ایک آنکھ و لاہ آدمی

حضرت سیدنا کعب الْحَبَار رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا

فرمانِ مصطفیٰ : (صلی اللہ تعالیٰ علیہ الودّت) جب تم علین (پیغمبر ﷺ) پر زد پا پر صوتِ محبر بھی پڑھوے تھے میں تمام جوان کے کرب کا رسول ہوں۔

موسیٰ کلیم اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں ایک مرتبہ قحط پڑا، لوگوں نے آپ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں درخواست کی، یا **کلیم اللہ!** دعا فرمائی تاکہ بارش ہو۔ آپ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: میرے ساتھ پہاڑ پر چلو۔ سب لوگ ساتھ پہاڑ پر چلے تو آپ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے اعلان فرمایا: ”میرے ساتھ کوئی ایسا شخص نہ آئے جس نے کوئی گناہ کیا ہو۔ یہ سن کر سارے لوگ واپس چلے گئے صرف ایک آنکھ والا ایک آدمی ساتھ چلتا رہا۔“ حضرت سید ناموسی **کلیم اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام** نے ارشاد فرمایا: کیا تم نے میری بات نہیں سنی؟ عرض کی: سنی ہے۔ فرمایا: کیا تم بالکل بے گناہ ہو؟ عرض کی: یا **کلیم اللہ!** مجھے اپنا اور کوئی جرم تو یاد نہیں، البتہ ایک بات کا تذکرہ کرتا ہوں، فرمایا: وہ کیا؟ عرض کی: ایک دن میں نے گز رگاہ پر کسی کی قیام گاہ میں ایک آنکھ سے جہان کا تو کوئی کھڑا تھا۔ کسی کے گھر میں اس طرح جھاٹکنے کا مجھے بہت تلقق (یعنی صدمہ) ہوا میں خوف خدا عز وجل سے لرز اٹھا، مجھ پر نہ امت غالب آئی اور جس آنکھ نے جہان کا تھا اُس

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آله و سلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا رودھ مجھ پر زور دو شریف نہ پڑھنے لوگوں میں وہ کنون ترین شخص ہے۔

کوئکال کر پھیک دیا! ارشاد فرمائیے! اگر میرا وہ عمل گناہ ہے تو میں

بھی چلا جاتا ہوں۔ حضرت سید نامویؑ کیم اللہ علی نبیت و علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کو ساتھ لے لیا۔ پھر پہاڑ پر پہنچ کر آپ علی نبیت و علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اُس شخص سے ارشاد فرمایا: اللہ سے بارش کی دعا کرو! اُس نے یوں دعاۓ مانگی: ”یا قدر وس عز وجل! یا قدر وس عز وجل! تیرا خزانہ کبھی ختم نہیں ہوتا اور بُخُلٌ تیری صفت نہیں، اپنے فضل و کرم سے ہم پر پانی برسا دے۔“ فوراً بارش ہو گئی اور دونوں حضرات بھی گتے ہوئے پہاڑ سے واپس تشریف لے آئے۔ (روض الریاحین ص ۲۹۵)

اللہ عز و جل کی اُن پرِ رحمت ہو اور ان کے صدقہ هماری مغفرت ہو۔

امین بعجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آله و سلم معلوم ہوا کہ گناہ پر ندامت بہت اہمیت رکھتی ہے۔ حدیث پاک میں ہے: اللَّدُمْ تَوْبَةٌ لِعِنْ شَرِّ مَنْدِيٍّ توبہ ہے۔ (ابن ماجہ ج ۳ ص ۸۹۲ حدیث ۲۵۲، آہ! ہم دن میں بیسیوں، سیکنڈوں، ہزاروں گناہ کرتے ہیں مگر ندامت تو جبکہ میں اس کا احساس تک نہیں ہوتا۔

غدیر کے بارے میں حوالہ جات
غدر مان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) اس شخص کی ناک آنودہ جس کے پاس میراذ کرہ اور وہ مجھ پر رُزو پاک نہ پڑے۔

کوئی ہفتہ، کوئی دن یا کوئی گھنٹہ مرا بلکہ کوئی لمحہ گناہوں سے نہیں خالی گیا ہوگا

ندامت سے گناہوں کا إزالہ کچھ تو ہو جاتا

ہمیں رونا بھی تو آتا نہیں ہائے! ندامت سے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اپنے سے کم مرتبہ فرد سے دعاء کروانا انیاء

و مرسلین عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ اور بزرگانِ دین رَحْمَةُ اللَّهِ الْمَبِينَ کا

طریقہ رہا ہے، یقیناً نبی کا درجہ امتی سے بڑا ہوتا ہے، پھر بھی حضرت

سید نا مویٰ کلیم اللہ علیٰ تَبَّاعُوا عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ نے اپنے امتی سے دعا

کروائی، افضل الانبیا ہونے کے باوجود ہمارے کمی مدنی آقا میٹھے میٹھے

مصطفیٰ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے عمرے کی اجازت دیتے ہوئے

حضرت سید نا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: اے میرے بھائی! ہمیں

بھی اپنی دعائیں شریک کرنا (ابن ماجہ ج ۳ ص ۲۱۱ حدیث ۲۸۹۳) حضرت سید نا

فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ مذینے کی گلیوں میں مدنی متوں سے فرماتے: بچو!

دعا مانگو عمر بخشا جائے، خلیفہ اعلیٰ حضرت سیدی و مرشدی قطب

مدینہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے بیہاں مدینہ منورہ زادہا اللہ شرفاً و تعظیماً و

تَحْرِیماً میں روزانہ میلا درشیف کی محفل ہوتی تھی میں نے بیسوں مرتبہ

غدیر کے بارے میں حوالہ جات
غدوں مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے مجھ پر روزِ شمعہ دوبارُ رُزو پاک پڑھا اس کے دوسراں کے گناہ متعاف ہوں گے۔

دیکھا کہ اختتام پر کسی نہ کسی کو دعا کروانے کا حکم فرمادیتے، خود دعائے کرواتے۔ یہاں مذہبی وضع قطع والے لوگوں اور ذمے دار مبلغاء کی سلیمانیہ کتنا پیارا درس ہے کہ کبھی کسی محفل میں انہیں دعاء کروانے کی سعادت نہ ملے تو رنجیدہ نہ ہوں نہ ہی سرِ محفل دعاء کروانا اپنا حق تصور کریں۔ کوئی بھی دعا کروائے، آمین کہہ کر خوش دلی کے ساتھ شریک دعا ہوں اور دعا کی برکتیں حاصل کریں، بارگاہِ الٰہی میں لچھے دار الفاظ اور طمثراق سے مانگی ہوئی دعاء ہی قبول ہوتی ہے ایسا نہیں وہاں تو ٹوٹے ہوئے دل دیکھے جاتے ہیں۔

یوں تو سب انھیں کا ہے پر دل کی اگر پوچھو
یہ ٹوٹ ہوئے دل ہی خاص ان کی کمائی ہے

(حدائقِ بخشش شریف)

میں گناہوں کی دلدار سے نکل آئی

اسلامی بہنو! صدقِ دل سے مانگی جانے والی دعا میں اللہ و رسول عزَّوجَلَّ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی مہربانی سے قبول ہوتیں، التجا میں سُنی جاتیں اور مرادیں برآتی ہیں پچھا نچہ پنجاب (پاکستان) کی ایک اسلامی

فرمانِ مصکفی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) مجھ پر ڈزرو شریف پر حسنۃ پر حمت بھیگ کا۔

بہن کے تحریری بیان کا لُب باب ہے کہ دعوتِ اسلامی کے مبکے
مبکے مَدْنیٰ ماحول میں آنے سے پہلے میں گناہوں کی دلمل
میں رُبی طرح پھنسی ہوئی تھی، دل اگرچہ گناہوں سے بیزار ہو چکا تھا
مگر خلاصی کی کوئی راہ دکھائی نہ دیتی تھی، میں علم دین سے بالکل
گوری تھی، اکثر کچھ اس طرح دُعا مانگا کرتی: "اے میرے
پَرَوَرَدَگارِ عَزَّوَجَلَّ میں سدھرننا چاہتی ہوں میرے سُدھرنے
کے اسباب پیدا فرمادے۔" آخر دُعا میں رنگ لا کیں اور ایک دن
یہ خوش خبری سننے کو ملی کہ "دعوتِ اسلامی" کے زیر اہتمام اسلامی بہنوں کا
ستّوں بھرا اجتماع 12 اگست 2001ء بروز اتوار فلاؤں مقام پر
ہوگا۔" میں تو پہلے ہی پیاسی تھی چنانچہ شدت سے اجتماع کے دن کا
انتظار کرنے لگی۔ آخر کار وہ دن بھی آگیا اور میں بڑے شوق سے
اسلامی بہنوں کے ستّوں بھرے اجتماع میں شریک ہوئی۔ تلاوت
اور اس کے بعد نعمت شریف سن کر میں نے اپنے دل میں سوز و گدراز
محسوس کیا۔ جب مُبِلَّغَةِ دعوتِ اسلامی نے ستّوں بھرا بیان شروع کیا
تو میں ہمہ تن گوش ہو گئی، جب بیان ختم ہوا تو میرا چہرہ آنسوؤں سے تر

فرمانِ مصطفیٰ : (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک دُرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دو حجتیں بھیجا ہے۔

تھا۔ پھر اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار سٹوں بھرے اجتماع کا اعلان ہوا تو اس میں شرکت کی پکی نیت کر لی۔ **الْحَمْدُ لِلّهِ عَزَّوَجَلَّ** اجتماع میں پابندی سے شرکت کی بدولت مجھے گناہوں کی دلدل سے نکلا نصیب ہوا۔ آج میں علا قائی ذمہ دار کی حیثیت سے اسلامی بہنوں میں نیکی کی دعوت کی ڈھومیں مچانے کے لئے کوشش ہوں۔

میرے اعمال کا بدلہ تو جہنم ہی تھا

میں تو جاتا مجھے سرکار نے جانے نہ دیا

صَلَّى اللّهُ عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللّهُ عَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

دُعاء کے فضائل

اسلامی بہنو! واقعی یہ دُرست ہے کہ ”نیت صاف منزل آسان“، اُن اسلامی بہن کو سدھرنے کی تڑپ تھی اور اس کیلئے دعا میں کرتی تھیں تَعَالَى اللّهُ عَزَّوَجَلَّ نے اُن کی اصلاح کے اسباب مہیا فرمادیئے۔ ہمیں بھی چاہئے کہ نفس و شیطان کے شر سے خلاصی کیلئے دعا میں مانگنے میں کوتاہی نہ کریں کہ دُعا مُؤمن کا ہتھیار ہے، دُعا سے تقدیر بدل جاتی ہے۔ دُو فرامینِ مصطفیٰ صَلَّى اللّهُ عَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ملاحظہ ہوں :

فرمانِ مصکفی : (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جو محمد پر رود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راست بھول گیا۔

{ ۱ } کیا میں تمہیں وہ چیز نہ بتاؤں جو تمہیں تمہارے دشمن سے نجات دے اور تمہارا رِزق وسیع کر دے، رات دن اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے رہو کہ دُعا مومین کا ہتھیار ہے۔ (مسند ابی یَعْلَیْ ج ۲ ص ۲۰۱)

{ ۲ } دعا تقدیر کوٹال دیتی ہے اور بر (یعنی احسان حدیث ۱۸۰۶) سے عمر میں زیادتی ہوتی ہے اور بندہ گناہ کرنے کی وجہ سے رزق سے محروم ہو جاتا ہے۔ (ابن ماجہ ج ۳ ص ۳۷۹ حدیث ۳۰۲۲)

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 312 صفحات پر مشتمل کتاب، ”بہارِ شریعت“ حصہ 16 صفحہ 199 پر صدرُ الشَّرِیعہ، بدُرُ الطَّریقہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد احمد علی عظیٰ علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ دعا سے بلا کیں دفع ہوتی ہیں یہاں تقدیر سے مراد تقدیر متعلق ہے اور زیادتی عمر کا بھی یہی مطلب ہے کہ احسان کرنا درازی عمر کا سبب ہے اور رزق سے ثواب اخروی مراد ہے کہ گناہ اس کی محرومی کا سبب ہے اور ہو سکتا ہے کہ بعض صورتوں میں دنیوی رزق سے بھی محروم ہو جائے۔

فرمانِ مصطفیٰ : (صلی اللہ علیہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک دُرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دو حجتیں بھیجا ہے۔

کسی کے گھر میں مت جھانکئے

سوال: کیا جان بوجھ کرسی کے گھر میں جھانکنا شریعت میں منع ہے؟

جواب: جی ہاں۔ البتہ دروازہ پہلے ہی سے گھلا ہوا اور بے اختیار کسی کی نظر پڑ گئی تو حرج نہیں۔ افسوس! صد کروڑ افسوس! اب اس امر کی طرف اکثر مسلمانوں کی توجہ ہی نہیں۔ لوگ گھروں کے دروازوں میں بلا جھبجھ جھانکتے ہیں، حتیٰ کہ دروازہ گھلانہ ہو تو اچک اچک کر جھانکتے ہیں، دراڑ میں سے جھانکتے ہیں، کھڑکی میں سے جھانکتے ہیں، پردہ ہٹا کر جھانکتے ہیں اور اس بات کی مطلقاً پرواہ نہیں کرتے کہ کسی کے گھر میں جھانکنے کی شریعت میں مماعت ہے۔

آنکہ پھوڑ ڈالنے کا اختیار

سوال: اگر دستک دینے کے باوجود جواب نہ ملے تو کیا بھی گھر میں نہیں

جھانک سکتے؟

جواب: نہیں جھانک سکتے۔ حضرت سید نابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور تاجدارِ مدینۃ منورہ، سلطان مکرمؒ مصطفیٰ اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلام کا فرمان عبرت نشان ہے: ”جس نے اجازت ملنے سے

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آله و سلم) جو مجھ پر درود پاک پر حناء بھول گیا وہ جنت کا راست بھول گیا۔

پہلے ہی پرده ہٹا کر مکان کے اندر نظر کی اور گھر والوں کے ستر کو دیکھا اُس نے ایسا کام کیا جو اُس کیلئے حلال نہ تھا جب اُس نے دیکھا اگر کوئی بڑھ کر اُس کی آنکھ پھوڑ دے تو اس پر میں اُسے (یعنی آنکھ پھوڑنے والے کو) شرم نہ دلاؤں گا۔ اگر کوئی ایسے دروازے کے پاس سے گزر جس پر نہ کوئی پرده ہے اور نہ دروازہ بند ہے، الہذا اُس نے (بلا قصد) دیکھا تو اُس پر گناہ نہیں بلکہ خطا گھر والوں کی ہے۔

(سنن الترمذی ج ۴ ص ۳۲۴ حدیث ۲۷۱۶)

مُفَّقِّر شہیر حکیم الْأُمَّةٍ حضرتِ مفتی احمد یارخان علیہ رحمۃ الرحمٰن اس حدیث پاک کے الفاظ ”اُسے شرم نہ دلاؤں گا“ کے تحت فرماتے ہیں: یعنی آنکھ پھوڑ دینے والے کو نہ تو کوئی سزا دوں گا نہ ملامت کروں گا کیونکہ یہاں قصور اس جھانکنے والے کا ہے (یاد رہے!) احناف کے نزدیک یہ فرمانِ عالیٰ ڈرانے دھمکانے کے لیے ہے ورنہ اس آنکھ پھوڑنے والے سے آنکھ کا قصاص ضرور لیا جائے گا رب تعالیٰ نے فرمایا: **الْعَيْنِ بِالْعَيْنِ، آنکھ تو آنکھ کے بد لے میں پھوڑی جا سکتی ہے نہ کہ تاک جھانک کے عوض۔**

(مراجع ۵۵ ص ۲۵۷)

ضمن مصطفیٰ : (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واللہ علیہ) جس نے کتاب میں بھجو پروردہ پاکستانی توجہ بجکے برائماں اس کتاب میں لکھا ہے کافر میں ایس کیلئے استفار کرتے رہیں گے۔

گفتگو میں نگاہ کہاں ہو؟

سوال: کیا گفتگو کرتے ہوئے نظر پنجی رکھنی ضروری ہے؟

جواب: اس کی صورتیں ہیں مثلاً مرد کا مخاطب (یعنی جس سے بات کر رہے ہیں وہ) آمر ہوا اور اس کو دیکھنے سے شہوت آتی ہو (یا اجازت شرعی سے مرد اجنبیہ سے یا عورت اجنبی مرد سے بات کر رہی ہو) تو نظر اس طرح پنجی رکھ کر گفتگو کرے کہ اس کے چہرے بلکہ بدن کے کسی عضو حشی کہ لباس پر بھی نظر نہ پڑے۔ اگر کوئی مانع شرعی (یعنی شرعی رُکاوٹ) نہ ہو تو مخاطب کے چہرے کی طرف دیکھ کر بھی گفتگو کرنے میں شرعاً کوئی حرج نہیں۔ اگر زگاہوں کی حفاظت کی عادت بنانے کی نیت سے ہر ایک سے پنجی نظر کرنے کا معمول بنائے تو بہت ہی اچھی بات ہے کیوں کہ مُشاہدہ یہی ہے کہ فی زمانہ جس کی پنجی نگاہیں رکھ کر گفتگو کرنے کی عادت نہیں ہوتی اُسے جب امر دیا جنبیہ سے بات کرنے کی نوبت آتی ہے اس وقت پنجی نگاہیں رکھنا اس کیلئے سخت دشوار ہوتا ہے۔

نگاہِ مصطفیٰ کی ادائیں

سوال: سرکارِ مذینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واللہ علیہ کے نظر فرمانے کے مختلف انداز بتا دیجئے۔

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ و آله و سلم) جس کے پاس میر اذکر ہوا اور اس نے مجھ پر درپر دبپاک نہ پڑھا تھیں وہ بدجنت ہو گیا۔

جواب: حضرت سید نامہ بن عیسیٰ ترمذی علیہ رحمۃ اللہ القوی نقل فرماتے

ہیں: جب سرکارِ دو عالم، نورِ مجسم، شاہ بن آدم، رسولِ مُحَمَّد صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کسی طرف توجہ فرماتے تو پورے مُتوَجِّہ ہوتے، مبارک نظریں پیچی رہتی تھیں، نظر شریف آسمان کے بجائے زیادہ تر زمین کی طرف ہوتی تھی، اکثر آنکھ مبارک کے گنارے سے دیکھا کرتے تھے۔ (۱) مذکورہ حدیث پاک میں یہ الفاظ ”پورے مُتوَجِّہ ہوتے“ اس کا مطلب یہ ہے کہ نظر چراتے نہیں تھے۔ اور یہ بات کہ ”مبارک نظریں پیچی رہتی تھیں“ یعنی جب کسی چیز کی طرف دیکھتے تو اپنی نگاہ پست (یعنی پیچی) فرمایا کرتے تھے۔ بلا ضرورت ادھر ادھر نہ دیکھا کرتے تھے، بس ہمیشہ عالم الغیب جَلَ جَلَلَہ کی طرف مُتوَجِّہ رہتے، اُسی کی یاد میں مشغول اور آخرت کے معاملات میں غور و تفکر فرماتے رہتے۔ (۲) اور یہ الفاظ ”آپ کی نظریں آسمان کی نسبت زمین کی طرف زیادہ رہتی تھیں“ یعنی یہ حد درجہ دینہ

(۱) الشمايل للترمذی ص ۲۳ رقم ۷ (۲) المواهب اللذئیة و شرح الزرقانی علی

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبین اور دس مرتبہ شام درود پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

شرم و حیا کی دلیل ہے، حدیث میں جو یہ آیا ہے کہ: خاتمُ الْمُرْسَلِينَ، رَحْمَةُ لِلْعُلَمَاءِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ جب گفتگو کرنے پڑتے تو اپنی نگاہ شریف آسمان کی طرف زیادہ اُٹھاتے تھے۔ (۱) یعنی یہ نظر کا اُٹھانا انتظارِ وحی میں ہوتا تھا ورنہ نظر مبارک کا زمین کی طرف رکھنا روز مرّہ کے معمولات میں تھا۔ (۲)

جس طرف اٹھ گئی دم میں دم آ گیا

اس نگاہِ عنایت ہے لاکھوں سلام

جشنِ ولادت کی برکت سے میری زندگی بدل گئی

اسلامی بہنو! ہم مسلمانوں کیلئے سلطان مدینہ منورہ،

شہنشاہِ مُکَرّمہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے یوم ولادت سے بڑھ کر کون سادوں ”یومِ انعام“ ہوگا؟ تمام نعمتیں انہیں کے طفیل تو یہیں اور یہ دن عید سے بھی بہتر کہ انہیں کے خداقہ میں عید بھی عید ہوئی۔ اسی وجہ سے پھر شریف کے دن روزہ رکھنے کا سبب ارشاد فرمایا:

فیہ ولادت یعنی اس دن میری ولادت ہوئی۔ (صَحِّحَ مُسْلِمٌ صَدِيقٌ)

(١) ابو داؤد ج ٢ ص ٣٢٢ حديث رقم ٢٨٣ (٢) اشعه ج ٢ ص ٥٢٦ ، مدارج النبوة ج ١ ص ٦

فاطمہ کے بارے میں حوالہ جاپ
قرآن مجید

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اس نے فرمود شریف نے پڑھا اس نے جفا کی۔

حدیث ۱۱۶۲ الحمد لله عزوجل تبلیغ قرآن و سنت کی عالمگیر

غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کی طرف سے دنیا کے بے شمار ممالک کے لاتعداد مقامات پر ہر سال عیدِ میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم شاندار طریقے پر منائی جاتی ہے۔ ربیع الاول و شریف کی ۱۲ اویں شب کو عظیم الشان اجتماعِ میلاد کا انعقاد ہوتا ہے اور عید کے روز مرحبا یا مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی دھومیں مچاتے ہوئے بے شمار جلوسِ میلاد نکالے جاتے ہیں جن میں لاکھوں عاشقانِ رسول شریک ہوتے ہیں۔

عیدِ میلاد النبی تو عید کی بھی عید ہے
بالیقین ہے عیدِ عیداں عیدِ میلاد النبی

جشنِ ولادت کی بھی خوب بہاریں ہے، ایسی ہی ایک بہار سنئے پڑتا نچہ ایک اسلامی بہن کا بیان کچھ یوں ہے کہ عام اڑکیوں کی طرح میں بھی فلمیں ڈرامے دیکھنے کی عادی، گانے سُننے کی شوqین اور شادی بیاہ میں بن سنوں کر بے پردہ شریک ہونے کی دلدادہ تھی۔ ”مرنے کے بعد میرا کیا بنے گا“ اس کا مجھے پا لکل بھی احساس تک نہ تھا! 2 سال پہلے مجھے بابُ المدینہ کراچی اپنے رشتہ داروں کے ہاں

غور مان صطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جو صحابہ پر روزِ یحود و شریف پڑھتے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

جانے کا اتفاق ہوا۔ ان کے گھر کے بالکل قریب اسلامی بہنوں کا سٹوں بھرا اجتماع ہوتا تھا، ایک اسلامی بہن کی دعوت پر میں بھی اجتماع میں چلی گئی۔ **الْحَمْدُ لِلّهِ عَزَّوَجَلَّ** اُس اجتماع نے میری سوچوں کا رُخ تبدیل کر کے رکھ دیا! پھر میں نے باب المدینہ کراچی میں ہی ریپیغ انور شریف کی بھاری میں دیکھیں تو دل نیکیوں کی طرف مزید مائل ہوا۔ **الْحَمْدُ لِلّهِ عَزَّوَجَلَّ** میں نے نماز پڑھنا شروع کر دی۔ **مَدَنِي انعامات** پر عمل اور شرعی پرداہ کرنا نصیب ہو گیا۔ دعوت اسلامی کامِ مَدَنِی کام کرتے کرتے تادم تحریر میں علا قائمی سطح پر **مَدَنِي انعامات** کی ذمے دار کی حیثیت سے سٹوں کی خدمت کرنے کی سعادت پار ہی ہوں۔

آنئی نئی حکومت سلّہ نیا چلے گا
عام نے رنگ بدلا ریح شپ ولادت
صلوٰا علی الحبیب! صلی اللہ تعالیٰ علی محمد
جشن ولادت دیکھ کر قبول اسلام

اسلامی بہنو! اللہ عزَّوَجَلَّ ہدایت دینے والا ہے، جب وہ کسی کو نوازا

فَرِمانِ مصطفىٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) مجھ پر کثرت سے ذرود پاک پر محظی تبارا مجھ پر ذرود پاک پر حنام تبارا گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

چاہتا ہے تو خود ہی اسباب بھی مُہیا کر دیتا ہے، جیسا کے ایک ماؤنٹ
خاتون کے لئے اسباب ہو جانے پر اس نے مدنی ماحول میں شُمُویّت
کی سعادت پائی۔ سبْحَنَ اللَّهِ! جشن ولادت کی بھی کیا خوب برکتیں
ہیں۔ اس کے ذریعے تو نہ جانے کتنوں کے بگڑے مقدار سنور جاتے
ہیں۔ ایک اسلامی بھائی نے بتایا کہ جشن ولادت میں مسجد کی سجاوٹ
سے مُتَاثِر ہو کر ایک کافرنے اسلام قبول کر لیا کہ واہ واہ! مسلمان
اپنے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت پر کس قدر اہتمام کے
ساتھ خوشیاں مناتے ہیں، مسلمانوں کو اپنے نبی سے کس قدر والہاہ
پیار ہے۔

جشنِ ولادت منانے والوں سے آقا خوش ہوتے ہیں

سَبْحَنَ اللَّهِ! خود شہنشاہِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بھی اپنا جشنِ
ولادت منانے والوں سے پیار کرتے ہیں چنانچہ میرے آقا اعلیٰ
حضرت، امام اہلسنت، مولینا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرَّحْمَن
کے فرمان کا خلاصہ ہے: بعض عاشقان رسول نے خواب میں جشنِ
ولادت کے عمل سے محبوب ربِّکم یَرَل عَزَّوَجَلَ وَصَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ و آله و سلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بخوبی لایا و جنت کا راست بخوبی گیا۔

خوش دیکھا اور فرماتے سناء: مَنْ فَرِحَ بِنَا فَرِحْنَا بِهِ یعنی جو ہماری خوشی کرتا ہے ہم اُس سے خوش ہوتے ہیں۔

(خلاصہ از فتاویٰ رضویہ ح ۱۵ ص ۵۲۲، ۵۲۳)

خوشیاں مناؤ بھائیو! سرکار آ گئے سرکار آ گئے شہر ابرار آ گئے
عید میلاد انہی سے ہم کو بے حد بیار ہے ان شاء اللہ دو جہاں میں اپنا بیڑا پار ہے

عشقِ مجازی کے متعلق سوال جواب

سوال: جونہ چاہتے ہوئے بھی بغیر کسی غیر شرعی حرکت کے اتفاقیہ عشق

مجازی میں مُبُلا ہو جائے کیا وہ کہہ گار ہے؟

جواب: نہیں۔ کیوں کہ اس میں اس کا اختیار نہیں۔

سوال: تو اب مریضِ عشق کو کیا کرنا چاہئے؟

جواب: صَبَرْ کر کے اُبُر کمانا چاہئے۔

سوال: واه! عشقِ مجازی کے ذریعے ثواب بھی کمایا جاسکتا ہے؟

جواب: کیوں نہیں۔ یہ بات یاد رکھئے کہ بے اختیار عشق ہو جانے کی صورت میں بھی ثواب پانے کیلئے شریعت کی پاسداری ضروری ہے۔ مثلاً اگر مرد کی کسی غیر عورت پر اچانک نظر پڑ گئی اور فوراً نظر ہٹالینے کے باوجود

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آله و سلم) جو مجھ پر ایک مرتبہ ذرود و شرف پڑتا ہے اللہ تعالیٰ اس کیلئے ایک قیراچ لکھتا دریک قیراچ احمد پہاڑتباہے۔

اگر وہ دل میں گڑگئی اور اس کے بعد نہ قصد اس کا تصوّر جمایا نہ ہی
 ارادۂ اُس کو دیکھا، نہ کبھی اُس سے ملاقات کی، نہ ہی فون پر بات کی،
 نہ اُس کو عشقیہ خط لکھا اور نہ ہی کبھی کوئی تھنہ بھجوایا۔ الغرض اُس ہو
 جانے والے غیر اختیاری عشقِ مجازی کو ایسا چھپا یا کہ کسی دوسرے پر
 کبھی خود اُس لڑکی کو بھی پتا نہ چلنے دیا تو ایسا ”عاشق صادق“، اگر عشق
 میں گھل گھل کر مر جائے تو شہید ہے۔ چنانچہ راحت العاشقین،
 مُرَادُ الْمُشْتَاقِينَ، شَمْسُ الْعَارِفِينَ، سِرَاجُ السَّالِكِينَ،
 خَاتَمُ النَّبِيِّينَ، جَنَابُ رَحْمَةِ الْعُلَمَاءِ صَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَآلِہ وَسَلَّمَ کا
 فرمانِ لنیشن ہے: جو کسی پر عاشق ہوا اور اُس نے پاکِ امنی
 اختیار کی اور عشق کو چھپا یا پھر اسی حال میں مر گیا تو وہ شہادت
 کی موت مرا۔ (تاریخ بغداد ج ۱۳ ص ۱۸۵ رقم ۱۲۰) یہ کیا آپ
 نے! عاشق صادق کیلئے یہ شرائط ہیں کہ پاکِ امنی اختیار کرے اور
 اپنے عشق کو چھپائے رکھے تب وہ عشق میں مر ا تو شہید ہے۔ دعوت
 اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینۃ کی مطبوعہ ۱۲۵۰ صفحات
 پر مشتمل کتاب، ”بہارِ شریعت“ جلد اول صفحہ ۸۵۹ پر صدر

فرمان مصطفیٰ : (صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آله وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر درود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اُس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

الشّريعة، بدرُ الطّريقه حضرت علامہ مولیانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی نے شہادت کی 36 اقسام بیان کی ہیں اُن میں 16 نمبر یہ ہے: (وہ بھی شہید ہے جو) عشق میں مرا بشرطیکہ پا کد امن ہوا اور حُصپا یا ہو۔

عاشق و معشوق شادی کر سکتے ہیں یا نہیں؟

سوال: تو کیا عاشق و ملکوٰ کو آپس میں شادی کی شرعاً ممکن نہ ہے؟

جواب: اگر کوئی مانع شرعی نہ ہو تو شادی کر سکتے ہیں۔ یاد رکھئے! شادی سے قبل ملاقات، خط و کتابت، فون پر گفتگو اور تھائے کالین دین وغیرہ حرام اور جہنم میں لے جانے والے کام ہیں۔ بعض عاشق و معشوق والدین سے چھپ کر ”کورٹ میرج“ کرتے ہیں اس طرح کرنے میں لازمی طور پر والدین کی دل آزاری اور خاص طور پر لڑکی کے والدین کی ذلت و رسائی ہوتی ہے اور لڑکا اگر لڑکی کا کفونہ ہو تو لڑکی کا والد یا والی کی اجازت کے بغیر کیا جانے والا نکاح اصلاً ہوتا ہی نہیں۔ (کفو کے بارے میں مزید سوال جواب چند صفحات کے بعد آرہے ہیں) اپنے مجازی عشق کے لئے معاذ اللہ عز و جل حضرت سید نا

فرمان مصطفیٰ : (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) محمد پر درود پاک کی کثرت کرو بے شک یقیناً ہمارے لئے طہارت ہے۔

یوسف علی نبینا وعلیه الصّلواة والسّلام اور زینجا کے قصے کو دلیل بنانساخت جہالت و حرام ہے۔ یاد رہے! عشق صرف زینجا ہی کی طرف سے تھا،
حضرت سیدنا یوسف علی نبینا وعلیه الصّلواة والسّلام کا دامن اس سے پاک تھا، ہر بھی معصوم ہے۔

غیر شرعی عشق مجازی کی تباہ کاریاں

سوال: آج کل عشق مجازی میں شریعت کی کافی خلاف ورزی کی جاتی ہے۔

اس کی وجہ؟

جواب: اس کی سب سے بڑی وجہ آج کل کے اکثر مسلمانوں میں اسلامی معلومات کی کمی اور سنتوں بھرے مذہنی ماحول سے دُوری ہے۔

اسی سبب سے ہر طرف گناہوں کا سیلاپ امنڈ آ پا ہے!

V.C.R.، T.V. اور انٹرنیٹ وغیرہ میں عشقیہ فلموں اور فسقیہ

ڈراموں کو دیکھ کر با عشق بازیوں کی مبالغہ آمیز اخباری خبروں نیز

ناؤلو، بازاری، یا هنامور، ڈائیسٹریکٹ فرمی عشقہ افسانوں کو بڑھ

کر سا کل جوا اور یونیورسٹیوں کے مختلف کالاسوا میڈیا پیغام کے سانچھ مر شستے

ذات ما، که اینکه خانه‌ای مانند آن به کار آپسی، تکفیر، کفراء، سکانیا نماید.

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آله و سلم) جس نے مجھ پر دی مرتبین اور دی مرتب شام درود پاک پڑھائے تب امت کو دن بیری خفاخت ملے گی۔

کراکش کسی نہ کسی کو کسی سے عشق ہو جاتا ہے۔ پہلے یک طرفہ ہوتا ہے
 پھر جب فریق اول فریق ثانی کو مطلع کرتا ہے تو بعض اوقات دو طرفہ
 ہو جاتا ہے۔ اور پھر عموماً گناہ و عصيان کا طوفان کھڑا ہو جاتا ہے۔ فون
 پرجی بھر کر بے شرمانہ بات بلکہ بے حجاباہ ملاقات کے سلسلے ہوتے
 ہیں، مکتوبات و سوغات کے تبادلے ہوتے ہیں، شادی کے ٹھیکی قوں و
 قرار ہو جاتے ہیں، اگر گھروالے دیوار بینیں تو بسا اوقات دونوں فرار
 ہو جاتے ہیں، بعدہ اخبار میں ان کے اشتہار چھپتے ہیں، خاندان کی
 آبرو کا سر بازار نیلام ہوتا ہے، کبھی ”کورٹ میرج“ کی ترکیب بنتی
 ہے تو معاذ اللہ عزوجلّ کبھی یوں ہی بغیر نکاح کے نیز
 ایسا بھی ہوتا رہتا ہے کہ بھاگتے نہیں بنتی تو خود گشی کی راہ لی جاتی ہے
 جس کی خبریں آئے دن اخبارات میں چھپتی رہتی ہیں۔ آپ کی عبرت
 کیلئے بروز پیر شریف ۹ جمادی الاولی ۱۴۲۶ھ
 (5.6.2006) کو اخبار جنگ کی طرف سے ”انٹرنیٹ“ پر لگنے والی
 ایک خبر منے والیوں کے نام نکال کر معمولی تصریف کے ساتھ پیش
 کرتا ہوں:

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرود پڑھو تمہارا دُرود مجھ تک پہنچتا ہے۔

تین جوان بہنوں کی اجتماعی خودگشی

پاکستان کے صوبہ پنجاب کے ایک شہر میں تین نوجوان بہنوں نے زہریلی گولیاں کھا کر اجتماعی خودگشی کر لی۔ 17 سالہ بہن فرست ایئر، 19 سالہ بہن تھرڈ ایئر اور 26 سالہ بہن ایم اے کی طالبہ تھی۔ رات گئے ان کا اپنی والدہ کے ساتھ پسند کی شادی اور معاشی مسائل پر جھگڑا ہوا تھا اور رثاء کے بیان کے مطابق تینوں بہنوں کے مابین تٹھ کلانی ہوتی رہتی تھی۔ والدہ ان کے رشتے اپنی پسند کے مطابق کرنا چاہتی تھی۔ گز شنبہ شب بھی معاشی مسائل اور ان کے رشتقوں کی وجہ سے ان کی اپنی والدہ کے ساتھ تھی ہوتی۔ رات کو تینوں نے ایک کمرے میں بند ہو کر زہریلی گولیاں کھالیں۔ انہیں طبی امداد کیلئے آسپتاں پہنچایا گیا۔ جہاں وہ تقریباً چھف گھنٹہ موت و حیات کی کشمکش میں مُبتلا رہنے کے بعد دم توڑ گئیں۔ تینوں یوہ ماں کے ساتھ رہائش پذیر تھیں۔ ان کی نعشوں کا پوسٹ مارٹم 8 گھنٹے بعد ہوا۔ تینوں بہنوں کو ہزاروں افراد کی موجودگی میں آہوں سکیوں میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ اخبار میں دیئے ہوئے ناموں سے اندازہ ہوا کہ یہ مسلمان تھیں

فرمانِ مصکف: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے مجھ پر دو مرتبہ ڈرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سورتین نازل فرماتا ہے۔

اس لئے دعا ہے، **یا اللہ عزوجل ہماری، ان تینوں مرحومہ بہنوں کی**
اور مدد نی آ قاصی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی تمام امت کی مغفرت فرم۔

امین بجاہِ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

ناکامانِ عشق کی خود کُشیاں

”روزنامہ نوائے وقت“ (کراچی 4 اگست 2004ء) کی دو مزید خبریں
ملاخظہ فرمائیے: {1} پسند کی شادی نہ ہونے پر ایک نوجوان نے زہر
پی لیا {2} مَحَبَّت میں ناکامی پر داؤ (سندھ) کے نوجوان نے
خودگشی کر لی۔ اس طرح کی اموات بھی بڑی حسرت ناک ہوتی ہے۔

عشقِ مجازی سے بچنے کا طریقہ

سوال: عشقِ مجازی کے اسباب اور اس سے بچنے کا طریقہ بیان کر دیجئے۔

جواب: عُریانی و فحاشی، مخلوٰ طلبیم، بے پردگی، فیم بینی، ناویوں اور اخبارات
کے عشقیہ و فسقیہ مضامین کامطالعہ وغیرہ **عشقِ مجازی** کے اسباب
ہیں۔ لاشعوری کی عمر میں ایک ساتھ کھینے والے بچے اور بیچیاں بھی
بچپن کی دوستی کی وجہ سے اس میں مبتلا ہو سکتے ہیں۔ والدین اگر
ثُرع ہی سے اپنے بچوں کو غیروں بلکہ قریب ترین عزیزوں بلکہ سگے

فرمانِ مصطفیٰ : (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک دُرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دو حجتیں بھیجا ہے۔

بھائی بہنوں تک کی بچپوں کے ساتھ اور اسی طرح اپنی مُمیوں کو
دوسروں کے مُمیوں کے ساتھ کھیلنے سے باز رکھنے میں کامیاب ہو
جائیں اور بیان کردہ دیگر اسباب سے بچانے کی بھی سعی کریں تو
عشقِ مجازی سے کافی حد تک چھٹکارا مل سکتا ہے۔ بچوں کو بچپن ہی
سے اللہ عز و جل اور اس کے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی
محبت کا درس دینا چاہئے۔ اگر کسی کے دل میں حقیقی معنوں میں
محبت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جاگرزاں ہو گئی تو ان شاء
اللہ عز و جل عشقِ مجازی سے محفوظ ہو جائے گا۔

محبت غیر کی دل سے نکالو یا رسول اللہ

مجھے اپنا ہی دیوانہ بنا لو یا رسول اللہ

شادی کتنی عمر میں ہونی چاہئی؟

سوال: نکاح کتنی عمر میں کرنا چاہئے؟

جواب: والدین کو چاہئے کہ جوں ہی اولاد بالغ ہو ان کا نکاح کر دیں۔ اس
ضمن میں دو فرائیں مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم مُلاحظ فرمائیے:
{1} جس کے گھر لڑکا پیدا ہو وہ اُس کا پچھا نام رکھے، نیک ادب

فرمان مصطفیٰ : (صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آله و سلم) جب تم مرسلین (علیہ السلام) پر رُزو داک پڑھو تو مجھ پر کچی پڑھو بے شک میں تمام جہانوں کے رب کار رسول ہوں۔

سکھائے اور جب بالغ ہو پھر اس کا نکاح کر دے۔ اگر اس کا نکاح
بلوغت کے وقت (یعنی بالغ ہو جانے کے باوجود) نہ کیا اور وہ کسی گناہ کا
مرتکب ہوا تو اس کا گناہ بای پیر ہو گا۔

(شعب الأيمان للبيهقي ج ٢ ص ٣٠ حديث ٨٦٦)

مُفَسِّر شہیر حکیم الامّت حضرت مفتی احمد یارخان علیہ رحمۃ الرّحمن الحکیمان اس حدیث پاک کے الفاظ ”اس کا گناہ باپ پر ہوگا“ کے تحت فرماتے ہیں: یہ اس صورت میں ہے کہ بچہ غریب ہو خود نکاح کرنے پر قادرنہ ہوا اور اگر باپ امیر ہوا اور اولاد کا نکاح کر سکتا ہے مگر لاپرواہی یا امیر (گھرانے کی لڑکی) کی تلاش میں نکاح نہ کرے، تب بچہ کے گناہ کا وبال اُس لاپرواہ باپ پر ہوگا۔ (مراۃ ح ۵ ص ۳۰) {”تورات“ میں لکھا ہوا ہے جس کی لڑکی بارہ سال کی ہو گئی اور وہ اس کا نکاح نہ کرے اگر وہ لڑکی کسی گناہ کو پہنچی تو اس کا گناہ باپ پر ہوگا۔ (شعبہ ۳۱ صفحہ ۵۵ جلد ۵ المذاہج مراۃ ح ۸۶۶۹ حدیث ۲۰۲ ص ۳۰۲) پر اس حدیث پاک کے الفاظ ”جس کی لڑکی بارہ سال کی ہو گئی اور وہ اس کا نکاح نہ کرے“ کے تحت فرماتے ہیں: یعنی گفو ملتا ہوا رئیس

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ و آله و سلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا درود مجھ پر رُز و شریف نہ پڑھنے لوگوں میں وہ کنون ترین شخص ہے۔

نکاح کر دینے پر قادر ہو پھر بھی محض دولتمند کی تلاش میں لاپرواہی سے نکاح نہ کرے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رب تعالیٰ توفیق دے تو اڑکی کا نکاح بارہ سال کی عمر سے پہلے ہی کر دے اب تو پچیس تین سال تک کی اڑکیاں گھروں میں بیٹھی رہتی ہیں، نہ بی اے (پاس کیا ہوا) لاکھ پتی ملتا ہے نہ نکاح ہوتا ہے۔ رب تعالیٰ مسلمانوں کی آنکھیں کھولے۔ اور ”اس کا گناہ باپ پر ہوگا۔“ کے تحت فرماتے ہیں: یعنی اس کا گناہ باپ پر بھی ہے کیونکہ وہ اس کا سبب بنا۔ (مراہ حج ۳۱) افسوس! آج کل دنیوی رسم و رواج کی وجہ سے شادیوں میں غیر معمولی تاخیر کی جاتی ہے جس کی وجہ سے عشقی مجازی بھی پروان چڑھتا اور بے شمار گناہوں کا سلسلہ چلتا ہے۔ کاش! کوئی ایسا مدنی رواج قائم ہو جائے کہ بچہ اور بچی ہوں ہی بیوں غست کی دلہنیز پر قدم رکھیں ان کے زکاح ہو جایا کریں کہ ان شاء اللہ عز و جل اس طرح ہمارا معاشرہ بے شمار برا ایسوں سے بچ جائیگا۔

حَنْ اَكْرَسِي عَوْرَتْ پِرْ عَاشِقْ ہو جائے تو.....؟

سُوال: حن اَكْرَسِي عَوْرَتْ پِرْ عَاشِقْ ہو جائے اور قم وغیرہ دے تو کیا کرے؟

غدیر کے بارے میں حوالہ جات
فاطمہ (علیها السلام) اس شخص کی ناک آبودھو، حس کے پاس بیڑ کرہوا وہ مجھ پر رُزو پاک نہ پڑھے۔

جواب: امام اہل سنت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے ایک ایسی عورت کے متعلق پوچھا گیا جسے حنفیوں پر غیرہ دے جاتا تھا تو ارشاد فرمایا: ”وہ حنفی کچھ اس عورت کو دیتا ہے اس کا لینا حرام ہے کہ وہ زنا کی رشوت ہے۔“ (فتاویٰ رضویہ ج ۲۳ ص ۵۶۶)

حنفی اگر عورت کو زبردستی تحفہ دے تو.....؟

سوال: اگر وہ حنفی عورت کو زبردستی رقم دے تو کیا کرے؟

جواب: اگر وہ لینے پر مجبور کرے (تو) لے کر فقراء پر تصدق (یعنی خیرات) کر دیا جائے اپنے صرف (یعنی استعمال) میں لانا حرام ہے۔ (ایضاً ص ۵۶۷)

عاشق و معشوق کے تھفے کا حکم شرعاً

سوال: عاشق و معشوق آپس میں ایک دوسرے کو تھائف دیتے ہیں ان کا کیا حکم ہے؟

جواب: (یہ رشوت ہے اور)، گناہ کبیرہ، قطعی حرام اور جہنم میں لیجانے والا کام ہے۔ **البَحْرُ الرَّائق** میں ہے: ”عاشق و معشوق آپس میں ایک دوسرے کو جو تھائف دیتے ہیں وہ رشوت ہے، ان کا واپس کرنا واجب ہے اور وہ ملکیت میں داخل نہیں ہوتے۔“ (البَحْرُ الرَّائق ج ۲ ص ۳۳۱)

غیر مان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آله و سلم) جس نے مجھ پر روزگار دوبارہ روپاک پڑھا اس کے دوسراں کے گناہ متعاف ہوں گے۔

ناجائز تحفے لوٹانے کا طریقہ

سوال : اس طرح کے تھائف جس سے لئے تھے وہ فوت ہو گیا ہو تو کیا کرے؟

کیا توبہ کر لینے سے رکھنا ناجائز ہو جائیگا؟

جواب : رشوت کے مال کا حکم بیان کرتے ہوئے میرے آقا علی

حضرت، امام اہلسنت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرَّحْمَن

فرماتے ہیں: ”جو مال رشوت یا تَفَنَّی (یعنی گانے یا اشعار پڑھ کر) یا

چوری سے حاصل کیا اس پر فرض ہے کہ جس جس سے لیا ان پر واپس

کردے، وہ نہ رہے ہوں ان کے ورثا کو دے، پتا نہ چلتے تو فقیروں پر

تصدُّق (خیرات) کرے، خرید و فروخت کسی کام میں اس مال کا

لگانا حرام قطعی ہے، بغیر صورتِ مذکورہ کے کوئی طریقہ اس کے وباں

سے سُبکد و شی کا نہیں۔ یہی حکم سود و غیرہ عُنُود و فاسدہ کا ہے فرق صرف

انتا ہے کہ یہاں (یعنی مٹلا سود) جس سے لیا با شخص اپنیں واپس کرنا

فرض نہیں بلکہ اسے اختیار ہے کہ اسے واپس دے خواہ ابتداء

تصدُّق (یعنی خیرات) کر دے۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۲۳ ص ۱۵۵) علیٰ حضرت

، امام اہلسنت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مزید ایک مقام پر ارشاد فرماتے ہیں: ”

فرمانِ مصکفی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) مجھ پر ڈر و در شریف پر حضرت پر رحمت بھیج گا۔

اگر (ناپنے گانے والی کو رقم دینے کا) اصل مقصود آشنا تی (حجت) بڑھانا اور
اپنی طرف لبھانا (مال کرنا) ہے تو یہی شک رشوت قرار پائے گا اور اسی حکم
مغضوب میں داخل ہو جائے گا۔“ (فتاویٰ رسولیہ ص ۵۰۹)

آمرَد کو تحفہ دینا کیسا؟

سوال: مرد کا شہوت کی وجہ سے آمرَد سے دوستی رکھنا اور اُس کو مزید ہلانے
کیلئے تحفہ و دعوت کا سلسلہ رکھنا کیسا ہے؟

جواب: ایسی دوستی ناجائز و حرام ہے بلکہ فقہائے کرام رَحْمَهُمُ اللَّهُ السَّلَام
فرماتے ہیں: ”آمرَد کی طرف شہوت سے دیکھنا بھی حرام ہے۔“
(تفسیرات احمدیہ ص ۵۵۹) اور شہوت کی وجہ سے آمرَد کو تحفہ دینا یا
اس کی دعوت کرنا بھی حرام اور جنّم میں لیجانے والا کام ہے۔

عورت نامِ حرم کو تحفہ دے سکتی ہے یا نہیں؟

سوال: اسلامی بہن اپنے نامِ حرم رشتہ دار مثلاً بہنوی، خالو، پھوپھا وغیرہ کو نیت
صالح کے ساتھ کسی محرم کے ذریعے تخفہ بھجو سکتی ہے یا نہیں؟

جواب: نہیں بھجو سکتی۔ تخفہ کی تاثیر عجیب ہوتی ہے۔ حدیث پاک میں ہے
کہ ”تحفہ حکیم (یعنی عالم دوانا) کو انداز کر دیتا ہے۔“ (الْفِرْدُوسُ بِمَا نُورَ

فرمانِ مصطفیٰ : (صلی اللہ علیہ و آله و سلم) جس نے مجھ پر ایک دُرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دو حجتیں بھیجا ہے۔

الخطاب ج ۳ ص ۳۳۵ حدیث ۲۹۶۹ ایک اور حدیث مبارک میں ہے:

”تَخْدِيْدُ مَحَبَّتِ بُرْرَهْ گِي۔“ (المسنون الگبری للبیهقی ج ۲ ص ۲۸۰)

حدیث ۱۱۹۲۶) بہر حال عورت کو اپنے نامحرم رشتے دار کے دل میں مَحَبَّت کی جڑیں اُستو ارکرنے کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔

سوال : بعض عشقی مزاج لوگ بے باکی کے ساتھ حضرت سید نا یوسف علی

نَبِيَّنا وَ عَلِيهِ الصَّلَاةُ وَ السَّلَامُ اور زیخا کا حوالہ دیتے ہیں ان کو کیا جواب دیا

جائے؟

جواب : یقیناً وہ عاشقان نادان سخت خطا پر ہیں۔ اپنے نفس کی شرارت کے

مُعاملے میں شیطان کی باتوں میں آ کر بے سوچ سمجھے کسی بھی نبی علیہ

الصلوٰۃ والسلام کے بارے میں زبان کھولنا ایمان کیلئے انتہائی خطرناک

ہوتا ہے۔ یاد رکھے! نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ادنی گستاخی بھی

کفر ہے۔ حضرت سید نا یوسف علی نَبِيَّنا وَ عَلِيهِ الصَّلَاةُ وَ السَّلَامُ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ کے نبی تھے اور ہر نبی معصوم۔ نبی سے ہرگز کوئی مذموم حرکت

صاد نہیں ہو سکتی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ تبارک وَ تعالیٰ پارہ 12 سورہ

یوسُف کی آیت نمبر 24 میں ارشاد فرماتا ہے:

فرمانِ مصطفیٰ : (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جو مجھ پر رود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راست بھول گیا۔

وَلَقَدْ هَمَتْ بِهِ وَهُمْ بِهَا لَوَّاَنُ ترجمہ کنز الایمان: اور بیشک

سَرَابُرْهَانَ سَرَابِهٖ طٰبٰ

عورت نے اس کا ارادہ کیا اور وہ بھی

عورت کا ارادہ کرتا اگر اپنے رب کی

(پ ۱۲ یوسف ۲۳)

دلیل نہ دیکھ لیتا۔

صدرِ الافاضل حضرت علام مولینا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ رحمۃ اللہ الحادی فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے انیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے نفووس طاہرہ کو اخلاقِ ذمیسہ و افعالِ رذیلہ (یعنی نذموم اخلاق اور ذلیل کاموں) سے پاک پیدا کیا ہے اور اخلاقِ شریفہ طاہرہ مقدّسہ پر ان کی خلقتو فرمائی ہے اسلئے وہ ہرنا کردنی (یعنی ہر بُرے فعل سے باز رہتے ہیں۔ ایک روایت یہ بھی ہے کہ جس وقت زیلخا آپ علیہ السلام کے درپے ہوئی اُس وقت آپ علیٰ نِسْنَا وَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَ السَّلَامُ نے اپنے والد ماجد حضرت سیدنا یعقوب علیٰ نِسْنَا وَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَ السَّلَامُ کو دیکھا کہ اُنکشت مبارک دندانِ اقدس کے نیچے دبا کر احتجتاب (یعنی باز رہنے) کا اشارہ فرماتے ہیں۔

(خزانِ العرفان ص ۳۸۰) حقیقت یہی ہے کہ عشق صرف زیلخا کی طرف سے تھا حضرت سیدنا

ضمن مصطفیٰ : (صلی اللہ علیہ و آله و سلم) جس نے کتاب میں بھجو درود پاک کیا تو جب تک برا نام اس کتاب میں لکھا رہے گا فرمائے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

یوسُف عَلَى نَبِيَّنَا عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ كَادَ مِنْ إِسْكَانٍ

تھا۔ پارہ 12 سورہ یوسف آیت نمبر 30 میں شرفاً مصر کی

بعض عورتوں کا قول اس طرح نقل کیا گیا ہے:

وَقَالَتْ نُسُوْةٌ فِي الْمَدِيْنَةِ اُمْرَأٌ ترجمہ کنز الایمان: اور شہر میں کچھ

الْعَزِيزُنْ تُرَاوِدُ فَتَّاهَا عَنْ نَفْسِهِ عورتیں بولیں کہ عزیز کی بی بی لاپنے

قَدْ شَغَّفَهَا حُبًا طِإِنَّا لَنَذِرُهَا نوجوان ہے کا دل لہاتی ہے، پیش ان

فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ۝ کی محبت اس ہے کے دل میں پیرگئی

ہے، ہم تو اسے صریح خود رفتہ ہے

(پ ۱۲ یوسف ۳۰)

پاتے ہیں۔

حُجَّةُ الْاسْلَام حضرت سیدنا امام محمد بن محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الاولی

فرماتے ہیں: ”رُلِیخا کو رغبت تھی مگر حضرت سیدنا یوسف علی نبیتا

وَعَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ طاقت و قدرت رکھنے کے باوجود اس (یعنی رُلِیخا

کی طرف رغبت) سے باز رہے۔ اللہ عزوجل نے قرآن کریم میں

لہینہ

۱۔ یعنی رُلِیخا، ۲۔ یعنی حضرت یوسف، ۳۔ یعنی حضرت یوسف، ۴۔ یعنی رُلِیخا، ۵۔ یعنی سماگی، ۶۔ یعنی رُلِیخا کو، کے

یعنی عشق میں بے قرار

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ و آله و سلم) جس کے پاس میر اذکر ہوا اور اس نے مجھ پر درپر دبپاک نہ پڑھا جتھیں وہ بدجنت ہو گیا۔

آپ علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بازر ہنے کے عمل کو خوب

(احیاء العلوم ج ۳ ص ۱۲۹)

سر اہا۔“

رُلیخا کی داستان

سوال: ”رُلیخا کی داستان“ بھی سناد تھے تاکہ حضرت سید نا یوسف علی

نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بارے میں پھیلائی جانے والی غلط

فہمیوں کا بھی ازالہ کیا جاسکے۔

جواب: رُلیخا کا قصہ بڑا عجیب ہے، حجّۃ الاسلام حضرت سید نا امام محمد بن محمد

غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی کی تفسیر ”سورہ یوسف“ میں بیان کردہ انتہائی

طویل قصے کو سمیٹ کر عرض کرنے کی سعی کرتا ہوں: رُلیخا ایک مغربی

بادشاہ طیبوس کی انتہائی خوبصورت شہزادی تھی۔ نوبرس کی عمر میں اس

نے جب خواب میں پہلی بار حضرت سید نا یوسف علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ

والسلام کا دیدار کیا تو اسی وقت آپ علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام کی

دیوانی ہو گئی۔ حسن یوسف علیہ السلام کی بھی کیا بات ہے؟ جب آپ علیہ

السلام کو بازارِ مصر میں لایا گیا تو اللہ عزوجل نے حقیقی حسن

فِرَمَانِ مصطفیٰ : (سُلِّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) جس لے مجھ پر دی مرتبین اور دی مرتب شام درود پاک پڑھائے تیامت کے دن بیری خفاخت ملے گی۔

یوسُف سے پرده اٹھا دیا، لوگ دیدار کیلئے بے قرار ہو کر دوڑ پڑے اس اڑِ حام (اور دھکا پول) میں 25 ہزار مرد و عورت ہلاک ہو گئے۔ حسن یوسُف کی تاب نہ لا کر (مزید) پانچ ہزار مرد اور 360 کنواری عورتوں نے دم توڑ دیا۔ زیجا جو کہ بُت پرست تھی اُس نے حضرت سیدنا یوسُف علی نبیتنا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو پانے کیلئے بہت جتن کئے تھی کہ مُرُوزِ زمانہ کے سبب بوڑھی، انڈھی اور کنگلی ہو گئی۔ جب حضرت سیدنا یعقوب علی نبیتنا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام مصر تشریف لائے تو حضرت سیدنا یوسُف علی نبیتنا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے شکروں سمیت استقبال کیلئے نکلے۔ زیجا بھی ایک عورت کا ہاتھ پکڑے راہ میں کھڑی تھی اور اُس سے کہہ رکھا تھا جوں ہی حضرت سیدنا یوسُف علی نبیانا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام گزریں مجھے خبر کر دینا۔ اُس نے جب خبر دی تو زیجا نے حضرت سیدنا یوسُف علی نبیانا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو پکارا۔ مگر آپ علی نبیانا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی توجہ شریف نہ گئی۔ اُسی وقت حضرت سیدنا جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام آئے اور سیدنا یوسُف علی نبیانا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی سواری کے چُر کی لگام

فاطمہ کے بارے میں حوالہ جات
قرآن مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے ذرود شریف نے پڑھا اُس نے جفا کی۔

تھام کر کہا: اُتر یئے اور اس عورت کو جواب دیجئے۔ آپ علیٰ نَبِيَّاً وَعَلِيًّاً
الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ نَزَّلَهُ اَنْتَ كَرَأْتُ اُسَّ سَعَيْدَ فَرَمَيْتَ مَا يَا: تو کون ہے؟ زُلِيجَانَ
اپنے سر پر خاک ڈالی اور کہنے لگی: میں وہی زُلِيجَانَ ہوں جس نے اپنے
تن من سے تیری خدمت کی آپ علیٰ نَبِيَّاً وَعَلِيًّاً الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ نَزَّلَهُ
مُحَكَّمٌ رَبُّ الْعِزَّةِ زُلِيجَانَ سے اُس کی حاجت دریافت کی، اُس نے
نکاح کا مطالبہ کیا۔ فرمایا: میں تجوہ کافرہ سے کیسے نکاح کر سکتا ہوں!
اللَّهُ أَعْزَزُ وَجْهَكَ لَكَ شانِ دِيْكَھَ! حضرت سید ناجی جریلِ امین علیہ
الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ نَزَّلَهُ زُلِيجَانَ کو مُحْجَوًا تو گیا تو ہوا هبہاب (یعنی جوانی) اور بے
مثال حُسن و جمال لوٹ آیا، بُت پرستی سے توبہ کر کے وہ مومہ
ہو گئیں۔ حضرت سید نایق قوب علیٰ نَبِيَّا وَعَلِيًّا الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ نَزَّلَهُ
حضرت سید ناپولیوسُف علیٰ نَبِيَّا وَعَلِيًّا الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ سے ان کا نکاح
پڑھادیا۔ کہتے ہیں، حضرت سید ناپولیوسُف علیٰ نَبِيَّا وَعَلِيًّا الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ لانے کے
بعد جب حضرت سید ناپولیوسُف علیٰ نَبِيَّا وَعَلِيًّا الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ کی زوجیت
میں داخل ہوئیں تو ان کا جنسی میلان دب گیا اور وہ عبادت و
ریاضت میں اس قدر مشغول ہوئیں کہ بہت بڑی عایدہ اور زادہ

غورمان صطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جو صحابہ پروردگار شریف پڑھتے گا میں قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں گا۔

بن گئیں۔ ایک روایت کے مطابق وہ آپ علی نبیا و علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت سراپا عظمت میں 73 برس رہیں اور ان کے بطن سے گیارہ بڑے پیدا ہوئے۔ (تفسیر سورہ یوسف مترجم ص ۹۲، ۹۳)

۱۸۲، ۲۳۷، ۳۹۳ مغلخاصاً (اللّٰہُ عَزَّوَ جَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مفترت ہو۔

امین بِحَاجَةِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

عاشقانِ نادان کا رد ہو گیا!

اس حکایت سے اظہرُ مِن الشَّمْسِ وَ ابَيْنُ مِن الْأَمْسِ یعنی سورج سے زیادہ روشن اور روزگرنش سے زیادہ قابل یقین ہو گیا کہ آج کل کے جو عاشقانِ نادان اپنے گناہوں بھرے سڑے ہوئے عشق کو دُرست ثابت کرنے کیلئے معاذ اللہ عزوجل حضرت سیدنا یوسف علی نبیا و علیہ الصلوٰۃ والسلام اور زیلخا کے واقعے کو آڑ بنا تے ہیں وہ بہت بڑی بھول کر رہے ہیں۔ سورہ یوسف میں صرف زیلخا کی طرف سے عشق کا تذکرہ ہے مگر کہیں بھی کوئی اشارہ تک نہیں ملتا کہ معاذ اللہ عزوجل حضرت سیدنا یوسف علی نبیا و علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی اُس

فَرَّ مَنِ مُصْكِنُهُ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) مجھ پر کثرت سے ذرود پاک پر حسوبے تک تمہارا مجھ پر ذرود پاک پر حتما تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

کے عشق میں شریک تھے۔ لہذا جو لوگ حضرت سید نا یوسف علی
نَبِيَّا وَعَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ کو بھی عشق میں شریک ٹھہرا تے ہیں وہ اس
سے توبہ کریں۔ اللہ عز وجل کے نبی علیہ السلام کی شان یہت عظیم ہوتی
ہے اور وہ گناہوں سے معصوم ہوتے ہیں۔“

يَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ہمیں اپنی مَحَبَّت اور اپنے پیارے حبیب صَلَّی اللَّہ
تعالیٰ علیہ وَاللَّمَ کی تھی پکی الفت نصیب فرم۔ يَا اللَّهُ! عَزَّ وَجَلَ دنیا کی
چاہت ہمارے دل سے نکالدے۔ يَا اللَّهُ! عَزَّ وَجَلَ جو مسلمان
گناہوں بھرے ”عشقِ مجازی“ کے جاں میں پھنسے ہوئے ہیں انہیں
رہائی دیکر اپنے مَدَنیِ محبوب صَلَّی اللَّہ تعالیٰ علیہ وَاللَّمَ کی زلفوں کا اسیر بنا
دے۔ امین بِجَاهِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ صَلَّی اللَّہ تعالیٰ علیہ وَاللَّمَ

مَحَبَّت غیر کی دل سے نکالو یا رسول اللَّہ

محھے اپنا ہی دیوانہ بنا لو یا رسول اللَّہ

سوال: اگر صفتِ مخالف (مثلاً لڑکے پر کوئی لڑکی) عاشق ہو کر پیچھے پڑ جائے تو کیا
کرنا چاہئے؟

جواب: ہرگز ہرگز اس کی طرف مُتَوَجِّہ نہیں ہونا چاہئے کہ اگر شیطان کو انگلی

فرومانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ و آله و سلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بخوبی لایا و جنت کا راست بخوبی گیا۔

دی تو وہ ہاتھ کپڑ لیگا اور پھر گناہوں سے پچنا و شوار ہی نہیں شاید ناممکن ہو جائے گا۔ فوراً کہیں مناسب جگہ اپنی شادی کی ترکیب بنالی جائے کہ اس طرح بھی اکثر عشقی مجازی سے جان چھوٹ جاتی ہے۔

برقع پوش اُعراءٰ

نظر کی حفاظت کرنے والے ایک خوش نصیب خوبصورت نوجوان کی ایمان افروز حکایت ملا کظہ فرمائیے چنانچہ حجۃ الاسلام حضرت سیدنا سیدنا امام محمد بن محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی نقل کرتے ہیں: حضرت سیدنا سلیمان بن یسار علیہ رحمۃ اللہ العفار انتہائی متفقی و پرہیزگار، بے حد خوبرو اور حسین نوجوان تھے۔ سفرِ حج کے دوران مقامِ الواء پر ایک بار اپنے خیمے میں تھا تشریف فرماتھے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا رفیق سفر کھانے کا انتظام کرنے کیلئے گیا ہوا تھا۔ ناگاہ ایک برقع پوش اُعراءٰ (یعنی دیپھانی عورت) آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے خیمے میں داخل ہوئی اور اُس نے چہرے سے نقاب اٹھادیا! اُس کا حسن یہ تھا زیادہ فتنہ برپا کر رہا تھا، کہنے لگی: مجھے کچھ دیجئے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سمجھے شاید روٹی مانگ رہی ہے۔ کہنے لگی: میں وہ چاہتی ہوں جو بیوی اپنے شوہر سے چاہتی ہے۔

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آللہ علیہ) جو مجھ پر ایک مرتبہ ذرود شرف پڑتا ہے اللہ تعالیٰ اس کیلئے ایک قیراچ لکھتا دریک قیراچ احمد پہاڑ تھا ہے۔

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے خوف خدا عزوجل سے لرزتے ہوئے فرمایا:

”تجھے میرے پاس شیطان نے بھیجا ہے۔“ اتنا کہنے کے بعد آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنا سر مبارک گھٹنوں میں رکھا اور بآواز بلند رو نے لگ۔ یہ منظر دیکھ کر بُرُّق پوش اعراۃ یہ گھبرا کر تیز تیز قدم اٹھائے خیے سے باہر نکل گئی۔ جب آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا رفیق آیا اور دیکھا کہ رو رو کر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے آنکھیں سُجادی ہیں اور گلا بھادیا ہے، تو اُس نے سبب گرید ریافت کیا آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اولاد الالمول سے کام لیا مگر اُس کے پیغمبیر اصرار پر حقیقت کا اظہار کر دیا تو وہ بھی پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا۔ فرمایا: تم کیوں روتے ہو؟ عرض کی: مجھے تو زیادہ رونا چاہئے کیوں کہ اگر آپ کی جگہ میں ہوتا تو شاید صبر نہ کر سکتا (یعنی شاید گناہ میں پڑ جاتا)۔ دونوں حضرات رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ روتے رہے یہاں تک کہ مگھہ مکرّمہ زادہ اللہ شرفاً تعظیماً میں حاضر ہو گئے۔ طواف دُسُتی وغیرہ سے فارغ ہونے کے بعد حضرت سید ناسلیمان بن یسار علیہ رحمۃ اللہ انفار حطیم کعبہ میں چادر سے گھٹنوں کے گرد گھیر ابادھ کر بیٹھ گئے۔ اتنے میں اونگھ آگئی اور عالمِ خواب میں پہنچ گئے، ایک

ضمن مصطفیٰ : (صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آله و سلم) جس نے کتاب میں بھجو پروردہ پاک الحکایۃ جب تک بے امام اس کتاب میں لکھا رہے گئے فرمائے اس کیلئے استغفار تریں گے۔

حسن و جمال کے پیکر، مُعَطَّر مُعْطَر خوش لباس دراز قدبوگ نظر آئے،
 حضرت سید ناسیمان بن یسأر علیہ رحمة اللہ الغفار نے پوچھا: آپ کون
 ہیں؟ جواب دیا: میں (اللہ عزوجل کا نبی) یوسف ہوں۔ عرض کی: یا یعنی
 اللہ! عزوجل وعلی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام رُجیخا کے ساتھ آپ کا تھے
 بھی ایک عجیب واقعہ ہے۔ فرمایا: مقامِ أبواء پر اعرابیہ کے ساتھ
 ہونے والا آپ کا واقعہ عجیب تر ہے۔ (إحياء العلوم ج ۳ ص ۳۰ املحدنا)
**اللہ عزوجل کی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صدقے
 ہماری مغفرت ہو۔**

امین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والسلام
 دیکھا آپ نے! حضرت سید ناسیمان بن یسأر علیہ رحمة اللہ الغفار نے
 خود چل کر آنے والی مرقع پوش اعرابیہ کو بھی ٹھکرا دیا بلکہ خوف خدا
 عزوجل سے رونا دھونا چاہدیا، جس کے نتیجے میں حضرت سید نا یوسف علی
 نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام نے خواب میں تشریف لا کر آپ رحمة اللہ تعالیٰ علیہ کی
 حوصلہ افزائی فرمائی۔ بہر حال دنیا و آخرت کی بھلائی اسی میں ہے کہ جنس
 خالف لا کھدل نہمائے اور گناہ پر اکسائے مگر انسان کو چاہئے کہ ہرگز

فَرْمَانِ مَصْكَافِيٍّ : (صلی اللہ علیہ وَاٰلہ وَاٰسٰہ) مجھ پر دُر دپا کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

شیطان کے دامِ تزویر (تزویر، یعنی دھوکے) میں نہ آئے، ہر صورت میں اُس کے چنگل سے خود کو بچائے اور خوب اجر و ثواب کمائے۔

سوال: اگر کسی سے عشق ہو جائے، بدنگاہی وغیرہ گناہوں کا سلسلہ بھی ہوا اور شادی کی ترتیب بھی ممکن نہ ہو، تو اس سے کس طرح چھٹکارا حاصل کرے؟

جواب: واقعی یہ معاملہ بڑا صبر آزمائے۔ اس دوران جو بھی گناہ ہوئے ہوں ان سے سچے دل سے توبہ کر کے اس عشق سراپا فتنے سے نجات کیلئے اللہ غفار عز و جل کے عالی دربار میں گڑگڑا کر دعا مانگے، اُس کو دیکھنے سے بچے، بلکہ اگر اُس کی تصویر، تحفہ یا کوئی اور نشانی اپنے پاس ہو تو اسے بھی نہ دیکھئے اور فوراً وہ اشیا اپنے سے الگ کر دے، اُس کا فون نہ سُنے، اُس کا عشقیہ مکتوب نہ پڑھے، حتیٰ کہ اُس کے تصوئر سے بھی ہر ممکن صورت میں پیچھا چھڑائے۔ اپنے آپ کو دینی کاموں میں ایک دم مشغول کر دے۔ اللہ عز و جل اور اُس کے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی محبّت اپنے دل میں بڑھائے۔ اور بارگاہ رسالت میں استغاثہ (یعنی فریاد) پیش کرے:

فَرِمانِ مصطفىٰ : (سُلْطَانِ الْعَالَمِ) جس لے مجھ پر دی مرتبین اور دی مرتبہ شام درود پاک پڑھائے تیامت کے دن بیری خفاخت ملے گی۔

مَحَبَّتْ غَيْرِ كَيْ دَلْ سَے نَكَالُ يَا رَسُولَ اللَّهِ

مَحَبَّهُ أَپَنَا هِيَ دِيَانَه بَنَالُو يَا رَسُولَ اللَّهِ

عشق بازی سے پیچھا چھڑانے کا روحانی علاج

سوال : عشق بازی سے پیچھا چھڑانے کیلئے کوئی وظیفہ بھی بتا دیجئے۔

جواب : گزشتہ سوال کے جواب کی ابتداء میں جومد نی پھول پیش کئے اس کے

ساتھ ساتھ بے شک قرآنی آیات یہ مشتمل یہ ”عمل“ بھی کر لیا جائے:

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَنَكَ إِنِّي كُنْتُ
مِنَ الظَّالِمِينَ - أَلَّهُمَّ تُوْرِّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ -

لَا تَأْخُذْنَا سَنَةً وَلَا نُوْرًّ - باوضوتین 3 بار پڑھ کر (اول و آخر

ایک بار دُرود شریف) پانی پر دم کر کے پی لے۔ عمل 40 دن تک کرے۔

عورت ناغے کے دنوں میں نہ کرے پاک ہو جانے کے بعد جہاں

سے چھوڑا تھا وہیں سے گنتی شروع کرے۔ نماز کی پابندی خر وری

أشد ضروری ہے۔

عبدالله بن مبارک کی توبہ کا سبب

سوال : کیا حضرت سیدنا عبد اللہ بن مبارک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بھی عشق مجازی میں

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آله و سلم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرود پڑھتا را ذرود مجھ تک پہنچتا ہے۔

مُبْتَدَا رَهْ كَچَے ہیں؟

جواب: جی ہاں۔ مگر انہوں نے عبرت حاصل کر کے توبہ کی اور بُندَدَ رَجَات

پائے چُنانچہ حضرت سیدنا عبد اللہ بن مبارک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا واقعہ

کچھ یوں ہے کہ ابتداءً آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک عام سے نوجوان تھے

، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو ایک کنیز سے عشق ہو گیا تھا اور معاملہ کافی طول

پکڑ چکا تھا۔ سخت سرد یوں کے موسم میں ایک بار دیدار کے انتظار میں

اس کنیز کے مکان کے باہر ساری رات کھڑے رہے یہاں تک کہ صح

ہو گئی۔ رات بے کار گزرنے پر دل میں ملامت کی کیفیت پیدا ہوئی اور

اس بات کا شدت سے احساس ہوا کہ اس کنیز کے پیچھے ساری رات

بر باد کر دی مگر کچھ ہاتھ نہ آیا، کاش! یہ رات عبادت میں گزاری ہوتی۔

اس تصوّر سے دل کی دنیا زیر وزیر ہو گئی اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے

قلب میں مدنی انقلاب برپا ہو گیا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے خالص

توبہ فرمائی، کنیز کی مَحَبَّت سے جان پھرہ ائی، اپنے پروردگار عز و جل

سے لوگائی اور قلیل ہی عرصے میں ولایت کی اعلیٰ منزل پائی اور اللہ

غَرَّ وَ جَلَّ نے شان اس قدر بڑھائی کہ

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے مجھ پر دوس مرتبہ ڈر د پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سورتین نازل فرماتا ہے۔

سانپ مَگَس رانی کر رہا تھا

ایک بار والدہ ماجدہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تلاش میں
نکلیں تو ایک باغ میں گلُبُن یعنی گلاب کے پودے کے نیچے آپ رحمۃ
اللہ تعالیٰ علیہ کو اس طرح مُخوب (یعنی سوتا) ملاحظہ کیا کہ ایک سانپ منہ میں
نرگس کی ٹہنی لئے مگس رانی کر رہا ہے یعنی آپ کے وجود مسعود پر سے
مکھیاں اڑا رہا ہے۔ (تذكرة الاولیاء ج ۱ ص ۱۶۶) اللہ عزوجل کی ان
پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

امین بجاهِ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

خوش نصیب عابد کی ثابت قدمی

سوال: ”اسرائیلیات“ میں سے امتحان میں مبتلا ہونے والے کسی مرد کی ثابت قدمی
کا ایمان افروز واقعہ بتا دیجئے جس سے عبرت اور صبر کی قوت ملے۔

جواب: جو مسلمان امتحان سے جی نہیں چڑھتا، نفسانی شہوت کو پائے تحارت سے
ٹھکراتا، کیسی ہی صبر آزمگھڑی آئے اُس سے نہیں کھبراتا، رضاۓ رب
العزت عزوجل پانے کیلئے بڑی سے بڑی مصیبت کو گلے سے لگاتا اور
شیطان و نفس سے ہر حال میں ٹکرایا جاتا ہے وہ بارگاہ خداوندی عزوجل سے

فرمانِ مصطفیٰ : (صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آله و سلم) جس نے مجھ پر ایک دُرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دو حجتیں بھیجا ہے۔

دَرَجَاتٍ عَالِيَّهُ يَأْتِي اُور شان و شوکت کے ساتھ جَنَّتُ الْفَرِّ دوس میں
جاتا ہے۔ چنانچہ حضرت سیدنا کعب الْحَبَار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیان کردہ
ایک حکایت کو منظرًا عرض کرنے کی کوشش کرتا ہوں : بنی اسرائیل
میں ایک عَابِد تھے جو کہ صَدِّيق (یعنی اول دَرَجے کے ولی) کے
منصب پر فائز تھے۔ شان یہ تھی کہ خانقاہ پر بادشاہ حاضر ہو کر حاجت
دریافت کرتا مگر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیم میمع فرمادیتے۔ اللہ عز و جل کی
طرف سے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیکے عبادت خانے پر انگور کی بیل گلی
ہوئی تھی جو ہر روز ایک انوکھا انگور اگاتی تھی کہ جب آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ
علیہ اُس کی طرف اپنا مبارک ہاتھ آگے بڑھاتے تو اُس میں سے پانی
اُبل پڑتا جسے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نوش فرمائیتے۔

ایک دن مغرب کے وقت ایک جوان لڑکی نے دروازے
پر دستک دیکر کہا، اندھیرا ہو گیا ہے، میرا گھر کافی دُور ہے، مجھے رات
گزارنے کیلئے اجازت دے دیجئے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ترس کھا
کر اسے اپنی خانقاہ میں پناہ دیدی۔ رات جب گھری ہوئی تو وہ ایک
ڈم گلے پڑ گئی کہ میرے ساتھ ”کالا منہ“ کرو!!! یہاں تک کہ

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ علیٰ علیہ وآلہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بخوبی گیا وہ جنت کا حرام بخوبی گیا۔

معاذ اللہ مغروج! اُس نے اپنے کپڑے اُتار دیئے! آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ
علیہ نے فوراً آنکھیں بند کر لیں اور اُس کو کپڑے پہننے کا حکم دیا مگر وہ
مانی بلکہ برابر مطابق کرتی رہی۔

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مُضطرب (مضطرب - رب) ہو کر اپنے نفس
سے پوچھا، اے نفس! تو کیا چاہتا ہے؟ اُس نے کہا، خدا کی قدم!
میں تو اس نادر موقع سے فائدہ اٹھانا چاہتا ہوں۔ فرمایا، تیرا ناس ہو!
کیا تو میری عمر بھر کی عبادت ضائع کرنے کا امیدوار ہے؟ کیا
تو طالبِ عذاب نار ہے؟ کیا تو دوزخ کے گندھک کے لباس کا
خواستگار ہے؟ کیا تو جہنم کے سانپوں اور بچھوؤں کا طلبگار ہے؟ یاد
رکھ! زانی کو منہ کے بل گھیٹ کر جہنم کے گھرے غار میں جھونک دیا
جائے گا۔ مگر اُس بد نیت لڑکی کے ساتھ ساتھ نفس نے بھی اپنی تحریک
برابر جاری رکھی۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے نفس سے فرمایا: چل
پہلے تجربہ (تجربہ - ربہ) کر لے کہ آیا تو دنیا کی معمولی آگ بھی
برداشت کر سکتا ہے یا نہیں! یہ کہہ کر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جلتے
ہوئے چراغ پر ہاتھ رکھ دیا! مگر وہ نہ جلا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے

ضمن مصطفیٰ : (صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آله و سلم) جس نے کتاب میں بھجو پروردہ پاکستانی توجہ بخوبی ایام اس کتاب میں لکھا رہے گئے فرمائے اس کی استفایہ کرتے رہیں گے۔

جلال میں آ کر پکارا، اے آگ! تجھے کیا ہو گیا ہے تو کیوں نہیں جلاتی؟ اس پر آگ نے پہلے انگوٹھا جلا دیا، پھر انگلیوں کو چھلا دیا تھی کہ ہاتھ کا سارا پنجہ کھا گئی! یہ در دنیز منظر دیکھ کر اس لڑکی پر ایک دم خوف طاری ہو گیا، اس کے مونہ سے ایک زور دار چین گندہ ہو کر فضا کی پہنچ یوں میں گم ہو گئی، وہ دھڑام سے گری اور اس کی رُوح قفسِ عُنصُری سے پرواز کر گئی۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فوراً اس کی بَرَہْنَہ (ب، بـ، نـ) لاش پر چادر اڑھادی۔

صحیح دم ابلیس نے چلا کر اعلان کیا: ”اس عَابِد نے فلانہ بنت فلاں کے ساتھ رات کو زیادتی کر کے اس کو قتل کر دیا ہے۔“ یہ خبر وحشت اثر سُن کر بادشاہ آگ بگولہ ہو کر سپاہیوں کے ساتھ عَابِد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خانقاہ پر آپنچا۔ جب وہاں سے لڑکی کی بَرَہْنَہ لاش برآمد ہو گئی تو عَابِد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے گلے میں زنجیر ڈالکر گھسیٹ کر باہر نکالا گیا اور پھر سپاہیوں نے خانقاہ کی اینٹ سے اینٹ بجادا۔ وہ عَابِد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ صبر و شکریا تی (شـ۔ کے۔ بـی) کا دامن تھا مے رہے یہاں تک کہ انہوں نے اپنا جلا ہوا ہاتھ بھی کپڑے میں چھپاے

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ و آلسالم) جس کے پاس میر اذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر درپر دوپاک نہ پڑھا تھیں وہ بد بخت ہو گیا۔

رکھا اور کسی پر ظاہر نہ ہونے دیا! اُس وقت دستور یہ تھا کہ زانی کو آرے سے چیر کر دوٹکڑے کر دیا جاتا تھا۔ پٹانچ پا بادشاہ کے حکم سے عابد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے سر پر آرہ رکھ کر اُن کے بدن کے دو پر کالے کر دیئے گئے۔ **عَابِدٍ** کی وفات ہو جانے کے بعد اللہ عزوجل نے اُس عورت کو زندہ کیا اور اُس نے ازابتہ اتنا انتہا ساری رُوداد سنائی۔ جب آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ہاتھ سے کپڑا ہٹایا گیا تو لڑکی کے بیان کے مطابق واقعی وہ جلا ہوا تھا اس کے بعد لڑکی حسب سابق پھر مردہ ہو گئی۔ حیرت انگیز حقیقت سُن کر لوگوں کے سر عقیدت سے جھک گئے اور خوش نصیب عابد کی اس دردناک رحلت پر سمجھی تأسف و حسرت کرنے لگے۔ جب ان کیلئے قبر کھودی گئی تو اُس سے مشک و عنبر کی لپٹیں آنے لگیں۔ جوں ہی دونوں کے جنازے لائے گئے تو آسمان سے صدا آنے لگی:

إِصْبِرُوا حَتَّىٰ تُصْلَىٰ عَلَيْهِمَا الْمَلَائِكَةُ

یعنی صبر کرو یہاں تک کہ ان پر فرشتے نماز جنازہ پڑھ لیں۔

توفین کے بعد اللہ رب العالمین جل جلالہ نے خوش نصیب

فرمانِ مصطفیٰ : (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جسے مجھ پر دی مرتبین اور دی مرتب شام درود پاک پڑھائے تب امت کو دن بیری خفاقت ملے گی۔

عَابِدٌ کی قَبْرٌ پِرْ چنیلی کوَا گایا۔ لوگوں نے مزارِ پُر انوار پر ایک کشہ

آؤزیں اپا یا جس میں کچھ اس طرح مضمون ہا:

بسم اللہ الرحمن الرحيم ط اللہ عزوجل کی طرف سے اپنے
بندے اور ولی کی طرف۔ میں نے اپنے فرشتوں کو جمع فرمایا، جبریل
(علیہ الصلوٰۃ والسلام) نے خطبہ سنایا اور میں نے پچاس ہزار دلہنوں
کے ساتھ جَنَّتُ الفردوس میں اس (اپنے ولی) کا نکاح فرمایا۔
میں اپنے فرماں برداروں اور مُقرَّبوں کو وایسے ہی انعاموں سے نوازا تا
ہوں۔

اللہ عزوجل کی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صدقے
ہماری مغفرت ہو۔

امین بِجَاهِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

انبیائے کرام پر بھی امتحانات آئے

دیکھا آپ نے! عورت کا قنه کتنا خطرناک ہوتا ہے! مردوں شیطان
اس کے ذریعے اولیاء الرحمن پر بھی حملے کرتے نہیں پوچھتا مگر خداۓ
ڈوالجلال تبارک و تعالیٰ کی مدد جن کے شامل حال ہوتی ہے وہ

فاطمہؓ کے بارے میں حوالہ جاتؓ
قرآن مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اس نے ذری دشیریف نہ پڑھا اس نے جفا کی۔

ابلیسِ خسیس کے جال میں نہیں چھپتے۔ اس حکایت سے شاید کسی کو یہ
وَسُوَّسَ سَأَمْسَكَ كَهْرَبَةً بُرُّجَ رَحْمَةً اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ
پر اس قدر گندے گھنونے کام اور قتلِ مسلم کا جھوٹا الزام کیسے لگا دیا گیا
اور پھر بے چارے کوبے دردی کے ساتھ آرے سے کیوں چیر دیا گیا؟“
ان وَسُوَّسَوْں کا جواب یہ ہے کہ خدا نے حَثَانَ وَمَنَانَ عَزَّ وَجَلَ اپنے
بندوں کا امتحان لیتا ہے اور ثابت قدم رہنے والوں کو محض اپنے لطف و
کرم سے انعامات عظیمه اور درجاتِ رفیعہ مرحمت فرماتا ہے۔ اس
طرح کے امتحانات کے واقعات سے ہماری تاریخ بھری پڑی ہے۔
حضرت سید ناؤؑ کریماً علی نبیتِ نبیت و علیہ الصلوٰۃ والسلام کو آرے سے چیر
دیا گیا! آپ کے فرزدِ ارجمند حضرت سید ناہیجی علی نبیت و علیہ الصلوٰۃ
والسلام کو بھی بے دردی کے ساتھ شہید کیا گیا نیز مُتَعَدِّد اعیاے
کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کوئی اسرائیل نے شہید کر دیا، کر بلا کا دردناک
واقعہ نیک بندوں پر مصالب و آلام کے پھاڑٹوٹنے کے حوالے سے
انتہائی مشہور ہے۔ لہذا ہم میں سے کبھی کسی پر امتحان آن پڑے تو
دامنِ صبر نہیں چھوڑنا چاہئے۔ **اللّٰهُ رَحْمَنٌ عَزَّ وَجَلَ کَرِیضَہِ رَضَاءٍ**

غور مان صطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جو صحابہ پروردش ریف پڑھتے گا میں قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں گا۔

رہنے ہی میں دونوں جہان کی کامیابی ہے۔ اور یہ بھی یاد رکھئے کہ
امتحان جتنا سخت ہوتا ہے سندھی اُتنی ہی اعلیٰ ملتی ہے۔ اللہ تبارک
و تعالیٰ پارہ 20 سورۃ العنكبوت کی ابتدائی آیات کریمہ میں
ارشاد فرماتا ہے:

اللَّهُ أَحَسِبَ النَّاسُ أَنْ يُشْرِكُوا ترجمہ کنز الایمان: کیا لوگ اس
گھمنڈ میں ہیں کہ اتنی بات پر چھوڑ
آنِ یَقُولُوَا أَمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُونَ ۝ دیے جائیں گے کہ کہیں، ہم ایمان
لائے اور ان کی آزمائش نہ ہوگی! اور بے
شک ہم نے ان سے اگلوں کو جانچا۔
وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ
(پ ۲۰ العنكبوت ۱۔ ۳)

مُفْسِر شہیر حکیم الامم حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الرحمان
فرماتے ہیں: مسلمانوں کا بقدر قوت ایمانی کے امتحان لینا، قانون
اللہ ہے۔ یماری، نادری، غربت، مصیبت، یہ سب رب کی (طرف
سے) آزمائشیں ہیں جن سے مخلص و منافق ممتاز ہو جاتے ہیں۔ (یعنی
ان کا فرق واضح ہو جاتا ہے) مومن راضی بر ضار ہوتا ہے۔ کہ کوئی اللہ
عَزَّوَجَلَّ کا بندہ آرے سے چیرا گیا، بعض لوہے کی گنجیوں سے

فِرَمَانِ مَصْكُوفٍ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَحْبُورٌ كَثُرَتْ سَعْيَهُ دُرْدَنَهُ بَلْ كَثُرَتْ سَعْيَهُ دُرْدَنَهُ لَهُمَا كُلَّهُ مَغْفِرَتْ هُنَّ.

پُر زے پُر زے کئے گئے، بعض کو آگ میں ڈالا گیا، بعض کو حکم دیا گیا
کہ اپنے بچے کو اپنے ہاتھ سے ذبح کرو گروہ حضرات استقامت کے
(نور العرفان ص ۱۳۲)

وہ عشقِ حقیقی کی لذت نہیں پاس سکتا
جو رنج و مصیبت سے دو چار نہیں ہوتا

عشقِ مجازی نے تباہی مچائی ہے

آہ! بہت نازک دور ہے، مخلوط تعلیم وغیرہ کے باعث شرم و حیا کا تصور
میٹتا جا رہا ہے، عشق بازی عام ہے، تباہی بھی ہوئی ہے، سگِ مدینہ عفی
عنہ کے نام پر آنے والے مکتوبات میں ایسی ایسی حیا سوز تحریرات
ہوتی ہیں کہ غیرت مند آدمی پڑھ کر شرم سے پانی پانی ہو جائے۔ یہ
عاشقانِ نادان بسا اوقات بلا تکلف ایک دوسرے کے نام و پتے
وغیرہ بیان کر کے اپنی اور صرفِ مخالف کی آبرو کی خوب دھجیاں پکھیر
رہے ہوتے ہیں! اس طرح کے بے حیا عاشقوں کی تحریروں کی چند
مثالیں حاضرِ خدمت ہیں مگر ان کو پڑھ کر صرف انہیں کو جھٹکا لے گا جن
کو حیا سے کوئی حصہ نصیب ہوا ہو، باقی جن بے چاروں کو شرم و حیا کی

فرومانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ و آله و سلم) مجھ پر درود پاک پڑھنا بخوبی گایا و جنت کا راست بخوبی گیا۔

ہوا بھی نہ لگی ہوگی وہ تو بس یونہی پڑھ کر گزر جائیں گے، شاید ان کو ان کلمات کے اندر کوئی بُرانی کا پہلو بھی نظر نہیں آئے گا!

عاشقوں کے جذبات کے سات حیا سوز کلمات

(اس طرح کے مضمایں فقرے مجھے بھیجے جانے والے مکتوبات میں بکثرت ہوتے ہیں)

1} { میں نے فلاں سے مَحَبَّت کی ہے کوئی گناہ تو نہیں کیا۔ (معاذ اللہ المغَرُورَ جَلَّ

2} { فلاں لڑکی سے مجھے والہانہ عشق ہو گیا ہے، وہ نہ ملی تو میں حرام کی موت

مرجاو نگا۔ (یعنی معاذ اللہ المغَرُورَ جَلَّ خود کشی کر لوں گا)

3} { فلاں لڑکی کو میں بچپن سے چاہتا ہوں مگر دو مہینے ہوئے ہیں والدین نے اُن کی

دوسری جگہ شادی کر دی ہے دُعا کریں اُس کو کُلُّاً ق ہو جائے ورنہ میں دوہما کو

اس دُنیا میں نہیں رہنے دوں گا جس نے میری مَحَبَّت مجھ سے چھین لی ہے۔

4} { ”اُس“ کی یاد بہت ترپاتی ہے یہ معلوم ہے کہ شراب حرام ہے مگر غم

مٹانے کیلئے تھوڑی سی پی لیتا ہوں۔

5} { میری مَحَبَّت اگر مجھے نہ ملی اور کسی دوسری جگہ لڑکی کی شادی ہو گئی تو وہ

دن میری زندگی کا آخری دن ہو گا!

6} { ہر وقت اُس کی یاد میں کھویا رہتا ہوں، کچھ بھی اچھا نہیں لگتا۔

غُرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آله و سلم) جو مجھ پر ایک مرتبہ ذرود و شرف پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کیلئے ایک قیراط اج لکھتا درایک قیراط احادیث پڑھتا ہے۔

7} آپ کو حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا واسطہ مجھے میری محبوبہ دلادیں۔

عاشقات کے جذبات کے 12 حیا سوز کلمات

1} فُلاں لڑکے سے مجھے عشق ہو گیا ہے، ان کی یاد میری زندگی ہے، اگر وہ مجھے نہ ملے تو میں خود کشی کر لوں گی۔

2} اگر ”کالج فرینڈ“ سے میری شادی نہ ہوئی تو ”کورٹ میرج“ کر لوں گی آپ ہمارے والدین کو لکھیں کہ ہماری شادی کروادیں۔

3} اُن کی یادوں میں رچ بس چکی ہے، نہ کھانا اچھا لگتا ہے نہ پینا، اسی وجہ سے طبیعت میں چڑھتا پن پیدا ہو گیا ہے، والدین سے بھی گستاخی کر جاتی ہوں۔

4} فُلاں کو میں دل و جان سے چاہتی ہوں مگر اُس کو پتا نہیں کہ میں اُسے چاہتی ہوں، اُس سے اظہار بھی نہیں کر سکتی کوئی ایسا عمل بتائیے کہ اُس کو میری محبت کا پتا چل جائے اور وہ میرا ہو جائے۔

5} ہم دونوں ایک دوسرے کو بہت چاہتے ہیں، فون پر ہماری گفتگو ہوتی رہتی ہے، کبھی کبھی اپنے گھر والوں کو چکمہ دیکر سہیلی کا بہانہ بنا کر گھر سے نکل کر اُس سے ملنے بھی چلی جاتی ہوں، میں اُسے اپنا بنانا چاہتی ہوں

ضریبِ حکایت: (صلی اللہ علیہ و آله و سلم) جس نے کتاب میں بھجو پورا پاک کتاب توجہ بخوبی ایسا کیا کہ اس کی وجہ سے اس کی امتیازات کو فرمائے۔

مگر گھروالے نہیں مانتے۔

6} فلاں سے بہت مَحَبَّت کرتی ہوں، اُس نے شادی کے بڑے وعدے کیے مگر اب مگر گیا ہے۔ کچھ کیجئے، اُس کو سمجھا یئے۔

7} مجھے ان سے اتنی مَحَبَّت ہو گئی ہے کہ انکو ایک دن نہ دیکھوں (یعنی معاذ اللہ عز و جل بدنگاہی نہ کروں) تو دل کو چین نہیں ملتا۔ کاش! وہ مجھے جائیں۔

8} اب صَبْر کا پیانہ لبریز ہو چکا ہے، میں ان کے بغیر نہیں جی سکتی، اگر وہ نہ ملے تو جان دے دوں گی۔ (یعنی معاذ اللہ عز و جل خود کشی کروں گی)

9} میں اپنے محبوب کو بہت چاہتی ہوں ایسا تعویذ دیں کہ وہ بھی مجھ سے مَحَبَّت کرنے لگ جائے۔ (معاذ اللہ عز و جل)

10} ہر صورت میں مجھے میرا محبوب چاہئے۔

11} وہ دل و دماغ میں بس چکا ہے اب کسی اور کا تصوُّر بھی نہیں کر سکتی۔

12} چار سالوں سے ہم ایک دوسرے سے ملتے رہے وہ میری مَحَبَّت کا دم بھرتا رہا مگر اب وہ مجھ سے دور ہو چکا ہے اُس نے میری خوشیوں کو چکنا پُور کر دیا۔

فَرْمَانِ مُصْكَفِيٍّ : (صلی اللہ علیہ و آله و سلم) مجھ پر دُر دپا کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

عشق میں ہونے والی شادیوں کے بارے میں سوال جواب کورٹ کی شادی

سوال : عشق مجازی کرنے والے بعض نوجوان گھر والوں کی مخالفت کے باوجود

کورٹ میں جا کر شادی کر لیتے ہیں۔ کیا ایسا کرنا مناسب ہے؟

جواب : ہرگز مناسب نہیں بلکہ لڑکا اگر لڑکی کا گفونہ ہو اور لڑکی نے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کیا ہو تو یہ نکاح ہی باطل ٹھہرے گا! بالفرض گفونہ مل گیا اور نکاح بھی مُنعقد ہو گیا تب بھی کورٹ میں جا کر شادی کرنے والوں سے ماں باپ کی سخت دل آزاری ہوتی، اہل خاندان کے ماتھے پر کنک کا ٹیکا لگ جاتا اور دیگر بھائی بہنوں کی شادیوں میں رکاوٹیں کھڑی ہو جاتی ہیں۔ نیز ایسا کرنے سے اکثر غیبتوں، تہتوں، عیب دریوں، بدگمانیوں اور دل آزاریوں وغیرہ وغیرہ گناہوں کا دروازہ گھل جاتا ہے لہذا ہرگز ایسا قدم نہیں اٹھانا چاہئے۔

سوال : ولی کے کہتے ہیں؟

جواب : لفظ ولی کے لغوی معنی دوست، اور مددگار کے ہیں عرف عام میں اللہ عز و جل کے محبوب بندے کو ولی کہا جاتا ہے۔

فِرَمَانِ مصطفیٰ : (سُلْطَانِ الْعَالَمِ الْأَكْبَرِ) جس لے مجھ پر دی مرتبین اور دی مرتبہ شام درود پاک پڑھائے تیامت کے دن بیری خغاوت ملے گی۔

مگر اصطلاح فقه میں ولی سے مراد لئے جانے والے معنی یا لکل مختلف ہیں۔ اصطلاح فِقہ میں ولی اس عاقل بالغ شخص کو کہتے ہیں جسے دوسرے کی جان یا مال پر مخصوص قدرت یعنی ”اتھارٹی“ حاصل ہو۔ بہارِ شریعت میں ہے: ”ولی وہ ہے جس کا قول دوسرے پر ناقہ ہو، دوسرا چاہے یا نہ چاہے۔“ (بہارِ شریعت حصہ ۷ ص ۳۲)

سوال: رشتہداروں میں ولی کون کھلائے گا؟ یعنی قرابت کی بنیاد پر جس نکاح کے معاملات میں ولی قرار دیا گیا ہے اس کی تفصیل ہے؟

جواب: قرابت کی وجہ سے ولایت عصَبَہ بِنَفْسِہ (رشتہداروں کی ایک قسم کا نام ہے یہ ہوتے ہیں کہ جن سے رشتہداری قائم ہونے کے لئے کسی عورت کا وابطہ نہیں آتا جیسا کہ پچھا۔ جبکہ ماموں کی رشتہداری ماں کے واسطے سے ہے) کے لئے ہے ان میں ترجیح (یعنی ایک کو دوسرے پر فوکیت دینے) کے لئے یہاں بھی اسی ترتیب کا لاحاظہ رکھا گیا ہے جو وراثت میں معتبر ہے یعنی ان رشتہداروں میں سے جو سب سے نزدیکی وَ رَجَه یعنی رشتہ رکھنے والی اَقْرَبُ (قریب ترین اور مُقدَّم ولی) قرار دیا جاتا ہے اور اَقْرَبُ (سب سے مُقدَّم) کے ہوتے ہوئے اَبْعَدُ (دُوری والا) ولی اپنے حق کا استعمال کرنے سے محروم رہتا ہے۔ یوں درجے

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آله و سلم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرود پڑھتا را ذکر و مدح جسکے پہنچتا ہے۔

کے اعتبار سے ایک وقت میں صرف ایک ہی ولی ہو سکتا ہے ہاں اگر ایک سے زائد افراد ایک ہی درجے میں آتے ہوں تو معنید دافر اد بھی ولی کی الہیت پر فائز ہو سکتے ہیں اس کی گنجائش ہے۔ جس عورت کا عاقل بالغ بیٹا یا پوتا نیچ تک نہ ہو اس کا ولی باپ ہے باپ نہ ہو تو دادا ولی ہے۔ اور اگر بیٹا موجود ہو تو بیٹا ہی سب سے مقدم ولی ہے بیٹا نہ ہو تو پوتے کا دوسرا نمبر ہے نیچے تک۔ اس کے بعد باپ پھر دادا ولی ہو گا۔ دادا نہ ہو تو پر دادا ولی ہو گا اور تک اگرچہ کئی پشت اور پر کا دادا ہو اس کے ہوتے ہوئے کوئی ولی نہیں ہو سکتا۔

سوال: یہ پانچ رشتے جو بیان کئے گئے اگر یہ نہ ہوں تو پھر ولی کون ہو گا؟ اور کیا ماں بھی ولی ہو سکتی ہے؟

جواب: ان پانچ رشتے داروں کے بعد بھائی پھر چاپھر چاپھر اعصابہ رشتہ دار اپنی تفصیل کے ساتھ ولی بنیں گے ان کی تفصیل کے لئے دیکھیے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ بہار شریعت حصہ 7 صفحہ 43۔ جب عَصَبَہِ بِنَفْسِیہ کی فہرست میں شامل کوئی بھی رشتہ دار نہ ہو تو پھر ماں ولی ہو گی ماں بھی نہ ہو تو پھر دادی پھر نانی و غیرہ لک ولی ہوں گی اس مقام پر

فِرْمَانِ مَصْكَفٍ: (سُلْطَانِي عَلَيْهِ الْحَمْدُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ) جس نے مجھ پر دوس مرتبہ ڈرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سورتیں نازل فرماتا ہے۔

بھی رشته داروں کی ایک طویل فہرست ہے اس فہرست کی تفصیل کے لئے بھی بہار شریعت حصہ 7 صفحہ 42 تا 52 کامطاً اللہ کجھے۔

گفو کسے کہتے ہیں؟

سوال: گفو کسے کہتے ہیں؟

جواب: محاورہ عام (یعنی عام بول چال) میں فقط ہم قوم کو گفو کہتے ہیں اور شرعاً وہ گفو ہے کہ نسب یا نہب یا پیشے یا چال چلن یا کسی بات میں ایسا کم نہ ہو کہ اس سے نکاح ہونا اولیاء زن (یعنی عورت کے باپ دادا وغیرہ) کے لئے عرفاً باعثِ نگ و عار (یعنی شرمندگی و بدناہی کا سبب) ہو۔ (فتاویٰ مک العلماء ص ۲۰۶) صدر الشّریعہ، بدُر الطّریقہ حضرت علامہ مولینا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی بہار شریعت میں فرماتے ہیں: کفائت (یعنی کفوہ ہونے) میں چھ چیزوں کا اعتبار ہے: (1) نسب (سلسلہ خاندان) (2) اسلام (3) حرفہ (پیشہ) (4) حُرّیت (آزاد ہونا) (5) دیانت (دینداری) (6) مال۔ (بہار شریعت حصہ ۷ ص ۵۳)

فرمانِ مصطفیٰ : (صلی اللہ علیہ و آله و سلم) جس نے مجھ پر ایک دُرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دو حجتیں بھیجا ہے۔

کُفوٰ کی تمام شرائط کی وضاحت

(1) نسب کا بیان

سوال: نسب میں کفو ہونے سے کیا مراد ہے؟

جواب: نسب میں کفو ہونے سے مراد یہ ہے کہ باعتبار عرف لڑکی کے مقابلے میں لڑکے کا نسب یا تواعلیٰ ہو یا برابر اور اگر کچھ کم ہو بھی تو اتنا کم نہ ہو کہ لڑکی کے اولیاء (یعنی باپ دادا وغیرہ) کے لئے عار (ذلت) کا باعث بنے۔ نسب کے اعلیٰ (عمدہ) و ادنیٰ (کم تر) یا برابر حیثیت کے ہونے میں کچھ تفصیل ہے:

(1) قریش میں جتنے خاندان ہیں وہ سب باہم (یعنی آپس میں) کفو ہیں۔ یہاں تک کہ ”قریشی غیر ہاشمی“، ہاشمی کا کفو ہے۔ فتاویٰ رضویہ میں ہے: ”سید اُنی کا نکاح قریش کے ہر قبیلے سے ہو سکتا ہے خواہ علوی ہو یا عباسی یا جعفری یا صدیقی یا فاروقی یا عثمانی یا اُموی۔“ (فتاویٰ رضویہ ج ۱۱ ص ۱۶۷) (2) کوئی ”غیر قریشی“، قریش کا کفو نہیں (3) قریش کے علاوہ عزَب کی تمام قومیں ایک دوسرے کی کفو ہیں۔ انصار و مہاجرین سب اس میں برابر ہیں (4) عَجَمِيُّ النَّسْل

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جب تم علین (بیوی اسلام) پر زد پا پڑھو تو مجھ پر بھی پڑھو بے شک میں تمام جوان کے کرب کا رسول ہوں۔

عَرَبِيٰ کا گُفو نہیں مگر عَالِمٰ دین کہ اس کی شرافت نسب کی شرافت پر فوکیت رکھتی ہے۔ (بہار شریعت حصہ ۵۳ ص ۵۳) عَجَمٰ کی قوموں (یعنی غیر عربیوں) میں نسب کے علاوہ باقی اُمور کا کفاءت میں لحاظ کیا جائے گا اور عجمی قوموں (کو رذیل یعنی گھٹیا قرار دینے) کا اکثر مدار (یعنی دار و مدار) پیشیوں (یعنی دھندے روزگار) پر ہے (فتاویٰ امجدیہ ح ۲۲ ص ۱۳۲) لہذا عُرف میں کسی قوم کو اس کے پیشے کی بنا پر کم حیثیت کا سمجھا جاتا ہو تو یہ بات بھی لڑکے کے کفونہ ہونے کا باعث ہوگی۔

(فتاویٰ فیض الرسول ح ص ۵۰)

عَجَمٰ کا اور عَرَبِيٰ لڑکی

سوال: عجمی (یعنی غیر عربی) عَرَبِیٰ کا گُفو ہے یا نہیں؟

جواب: عجمیوں میں سے عَالِمٰ دین کے علاوہ کوئی اور عَرَبِیٰ کا گُفو نہیں۔ صدر الشریعہ، بدُرُ الطَّریقہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ بہار شریعت حصہ ۷ صفحہ ۵۳ پر فرماتے ہیں: قریش میں جتنے خاندان ہیں وہ سب باہم (یعنی آپس میں) گُفو ہیں، یہاں تک کہ ”قرشی غیر ہاشمی“ ہاشمی

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ و آله و سلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا رودہ مجھ پر زور دو شریف نہ پڑھنے لوگوں میں وہ کوئی تین شخص ہے۔

کا گفو ہے اور کوئی ”غیر قرشی“، قریش کا گفو نہیں۔ قریش کے علاوہ عرب کی تمام قومیں ایک دوسرے کی گفو ہیں، انصار و مہاجرین سب اس میں برابر ہیں، عجمیُ النسل (یعنی غیر عربی) عربی کا گفو نہیں مگر عالمِ دین کہ اس کی ”شرافت“، نسب کی شرافت پر فویت رکھتی ہے۔ (فتاویٰ قاضی خان ج ۱ ص ۱۲۳، عالمگیریج اص ۹۱، ۲۹۰)

عالم کی ایک بہت بڑی فضیلت

میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، مولینا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمة الرَّحْمَن فتاویٰ رضویہ جلد ۱۱ صفحہ ۷۱۳ پر فرماتے ہیں: ”فتاویٰ خجیریہ“ میں ہے کہ حضرت ابن عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: ”علماء کو عام مومنین پر سات سو (700) درجات برتری ہے اور ہر دو درجوں میں پانسو (500) سال کا سفر ہے۔“ اور اس پر اجماع ہے اور تمام علمی گذب، قرشی پر عالم کے تقدّم (فویت) میں متفق ہیں، جبکہ اللہ عزوجل نے اپنے ارشادِ ہلٰ یسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ ط، کیا عالم اور جاہل برابر ہیں، (پ ۲۳ الزمرہ) میں قرشی اور غیر قرشی کی کوئی تفریق (یعنی علیحدگی) نہیں فرمائی۔

(فتاویٰ خیریہ ج ۲ ص ۲۲۳) اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے

ہیں: قُلْتُ (یعنی میں کہتا ہوں)، ہم عالم کو دین کا عالم اور دین دار عالم“ سے مُقَيَّد کریں گے کیوں کہ حقیقتہ عالم یہی ہے جبکہ گمراہ (بد نہ ہب) علماء تو جاپلوں سے بدتر ہیں۔ مزید جلد 11 ہی کے صفحہ 714 پر فرماتے ہیں: وہ عالم اس قید سے بھی مُقَيَّد ہونا ضروری ہے کہ وہ انتہائی حقری اور کمرت مشہور نہ ہو، جیسا کہ جولاہ، نائی، موچی، چڑار نگنے والا اور ان کی مثل، کیونکہ دار و مدار اس بات پر ہے کہ علاقے کے عرف میں وہ حقری شمار نہ ہو، جیسا کہ اکابر علماء نے تصریح فرمائی ہے۔ مُحَقِّق علی الاطلاق نے ”فَقْحُ الْقَدِير“ میں فرمایا کہ اہل عرف کا ناقص سمجھنا سبب ہے لہذا حکم کا دار و مدار اس پر ہی ہو گا۔ مزید صفحہ 715 پر فرماتے ہیں: جولاہ، دھوپی، نائی اور موچی کی عار (عیوب و خامی) علم کی وجہ سے ختم نہیں ہوتی، بال جب یہ لوگ قدیم (یعنی عرصہ دراز) سے یہ کام چھوڑ چکے ہوں اور لوگ معزز زانداز میں ان سے مانوس ہو چکے ہوں اور لوگوں کے دلوں میں ان کا وقار اور عام نگاہوں میں ان کی وقعت (عزّت) قائم ہو چکی ہو کہ اب بڑے لوگوں کی

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) اس شخص کی ناک آنڈہ جس کے پاس میرا ذکر ہوا وہ مجھ پر رُزو پاک نہ پڑے۔

غیر مان مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ و آله و سلم) جس نے مجھ پر روز بُخْد دوبار رُز دوپاک پڑھا اس کے دوسراں کے گناہ متعاف ہوں گے۔

لڑکیوں کیلئے عار (یعنی رسمی کا سبب) نہیں رہے تو اور بات ہے اُخ۔

میمن اور سیدہ کا کورٹ میرج

سوال: اگر سپریزادی نے باپ سے چھپ کر راضی خوشی کے ساتھ کسی میمن

لڑکے سے کورٹ کے ذریعے شادی کر لی تو نکاح صحیح ہو گیا نہیں؟

جواب: ایسی صورت میں نکاح منعقد (یعنی قائم) ہی نہیں ہو گا اس لئے کہ

ساداتِ کرام کا خاندان میمن برادری سے اعلیٰ وارث ہے لہذا میمن

لڑکا سپریزادی کا گفو نہیں اور جب لڑکی ولی کی اجازت کے بغیر نکاح

کرے تو نکاح ہونے کے لئے لفوا کا پایا جانا ضروری ہے۔

سوال: اگر شادی کے بعد گھروں سے ٹھیک ہوئی اور سپریزادی کے والد

صاحب نے بخوبی اس نکاح پر رضا مندی کا اظہار کر دیا اب تو کوئی

حرج نہیں؟

جواب: حرج کیوں نہیں! اس سپریزادی کی رضا مندی کے ساتھ ساتھ اس

کے والد صاحب کی رضا مندی بھی نکاح سے پہلے ضروری تھی۔

نکاح کے بعد کی اجازت مفید نہیں۔ شریعت کے تقاضوں کے

مطلوب نئے ہرے سے نکاح کرنا ہو گا۔ میرے آقا اعلیٰ

فرمانِ مصکفی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) مجھ پر ذر و در شریف پر حضرت پر رحمت بھیگا۔

حضرت، امامِ اہلسنت، مولینا شاہ امامِ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرَّحْمَن فرماتے ہیں: ”شرع میں غیر کفوہ ہے کہ نسب یا نسبت یا پیشے یا چال چلن میں ایسا کم ہو کہ اس کے ساتھ عورت کا نکاح اولیائے زن (یعنی عورت کے سر پستوں) کے لیے باعثِ نگ و عار (یعنی ذلت و رسوانی کا سبب) ہو، ایسے شخص سے اگر بالغ بطور خود نکاح کرے گی نکاح ہوگا ہی نہیں اگرچہ نہ ولی (سر پست) نے منع کیا ہونہ اس کے خلاف مرضی ہو۔ یہ نکاح اس صورت میں جائز ہو سکے گا کہ ولی نے پیش از نکاح اس غیر کفوہ بمعنی مذکور کی حالت مذکورہ پر مطلع ہو کر دیدہ و دانستہ صراحة بالغہ کو اس کے ساتھ نکاح کرنے کی اجازت دے دی ہو، ان میں سے ایک شرط بھی کم ہوتا بالغہ کا کیا ہوا وہ نکاح باطل محسن ہوگا اور ولی کو اس کے فتح (منسوخ) کرنے یا اس کا فتح (منسوخ) چاہئے کی کیا حاجت کے فتح (منسوخ یعنی نسل) توجہ ہو کہ نکاح ہو لیا ہو، یہ تو سرے سے ہوا ہی نہیں۔“ (فتاویٰ رضویہ حاصل ۲۸۰)

سیدزادے اور میمن لڑکی کا کورٹ میرج

سوال : اگر بالغ سیدزادہ اپنے والد صاحب کی اجازت کے بغیر اپنے گھر کی

فرمانِ مصطفیٰ : (صلی اللہ علیہ و آله و سلم) جس نے مجھ پر ایک دُرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دو حجتیں بھیجا ہے۔

بالغہ میمن نو کرانی سے کورٹ میں جا کر نکاح کر لے تو؟

جواب: اگر کوئی اور مانع شرعی نہ ہو تو نکاح صحیح ہو جائے گا۔ مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ بہار شریعت حصہ 7 صفحہ 53 میں ہے: ”کفایت (یعنی کفوہ) صرف مرد کی جانب سے معتبر ہے عورت اگرچہ کم درجے کی ہو اس کا اعتبار نہیں۔ باپ دادا کے سوا کسی اور ولی (سرپرست) نے نابالغ لڑکے کا نکاح غیر کفوہ سے کر دیا تو نکاح صحیح نہیں۔ اور بالغ اپنا خود نکاح کرنا چاہے تو غیر کفوہ عورت سے کر سکتا ہے کہ عورت کی جانب سے اس صورت میں کفایت معتبر نہیں اور نابالغ میں دونوں سے کفایت کا اعتبار ہے۔ (بہار شریعت حصہ 7 ص 53) یہ مسئلہ نکاح کے مُنْعَقِد ہونے کی حد تک تو دُرست ہے۔ البتہ اس طرح ”کورٹ میرن“ کرنے سے گھر یو مسائل کھڑے ہو جاتے اور خاندان کی ٹھیک ٹھاک بدنامی ہوتی ہے یہ بھی پیش نظر رکھنا ہوگا۔ لہذا نکاح مان باپ کی رضامندی ہی سے کیا جائے۔

سوال: اگر کسی پٹھان لڑکی نے راجپوت قوم کے مسلمان لڑکے سے بغیر اجازتِ ولی نکاح کیا، کیا نکاح مُنْعَقِد ہو جائے گا؟

جواب: راجپوت مُعزّ ز قوم ہے لہذا اگر باقی شرائط کفوہ پائے جاتے ہوں اور

فرمانِ مصطفیٰ : (صلی اللہ علیٰ علیہ وآلہ وسلم) جو مجھ پر رود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راست بھول گیا۔

دیگر شرائط نکاح پائی جائیں تو نکاح ہو جائے گا۔ فتاویٰ رضویہ شریف میں ہے: ”ہندو نی قوموں میں چار قومیں شریف گنی جاتی ہیں ان میں پختہ تری یعنی ٹھاکر دوسرے نمبر پر ہے، ہندوستان میں اکثر سلطنت اسی قوم کی ہے، ولہذا انھیں ”راجپوت“ کہتے ہیں۔ تو ہندو نی قوموں میں ان کا معزز ہونا ظاہر ہے۔“ (فتاویٰ رضویہ ح ۱۹) ہاں اگر لڑکی کسی قوم کے ایسے لڑکے سے بلا اجازت ولي نکاح کرے جو اپنے پیشے (یعنی روزگار) کی بنا پر عرف میں معیوب سمجھے جاتے ہوں تو ایسی صورت میں نکاح نہ ہوگا ایسی ہی صورت پر مشتمل فتاویٰ فیض الرسول سے ایک سوال جواب ملاحظہ کیجئے: سوال ”ہندو جو قوم سے پڑھان ہے اور لڑکا جو قوم سے گھاچی یعنی مسلم تیلی ہے وہ ہندو کے لئے گفو ہو سکتا ہے یا نہیں؟“ جواب ”کفایت کا دار و مدار عرف پر ہے اگر وہاں کے عرف میں پڑھان کی لڑکی کا گھاچی یعنی مسلم تیلی سے نکاح کرنا والہ دین کے لئے باعث عار (رسویٰ کا سب) ہو تو فتح (یعنی منسوخی) نکاح کی ضرورت (ای) نہیں کہ مذہب مُفتی یہ^(۱)

لدینہ

(۱) ”مذہب مُفتی یہ“ یہی اصطلاح ہے اس کے معنی میں وہ مذہب جس پر قوی دیا جاتا ہے۔

ضمن مصطفیٰ : (صلی اللہ علیہ و آله و سلم) جس نے کتاب میں بھجو درود پاک الحکما تو جب بے نام اس کتاب میں لکھا رہے گا فرمائے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

پروہ نکاح سرے سے ہوا ہی نہیں۔“ (فتاویٰ فیض الرسول ج ۱ ص ۵۰)

غیر سید اور سیدہ کا نکاح

سوال: اگر غیر سید پٹھان اور عاقدہ بالغہ سید زادی کا نکاح لڑکی کے والد کی رضا مندی سے ہواتو؟

جواب: سید زادی اور ان کے والد محترم کو دو لمحے کے پٹھان ہونے کا علم ہے اور دونوں ہی یعنی شہزادی صاحبہ اور ان کے والد محترم اس نکاح پر راضی ہیں اس صورت میں ایسا نکاح بلاشبہ جائز ہے۔ اس ضمن میں فتاویٰ رضویہ جلد 11 صفحہ 704 سے ایک ”سوال جواب“ ملاحظہ ہو۔

سوال: پٹھان کے لڑکے کا سید کی لڑکی سے نکاح جائز ہے یا نہیں؟
بَيْنُوا تُوجُروا (یعنی بیان فرمائیے اجر کمایے)۔ **الجواب:** سائل مظہر (یعنی سوال پوچھنے والے کے بیان سے ظاہر ہے) کہ لڑکی جوان ہے اور اس کا باپ زندہ، دونوں کو معلوم ہے کہ یہ پٹھان ہے اور دونوں اس عقد (نکاح) پر راضی ہیں، باپ خود اس کے سامان میں ہے، جب صورت یہ ہے تو اس نکاح کے بواز (یعنی جائز ہونے) میں اصلاً (یعنی بالکل) شعبہ نہیں کَمَا أَنْصَ عَلَيْهِ فِي رَدِ الْمُحْتَارِ وَغَيْرِهِ مِنَ الْأَسْفَارِ (یعنی جیسا کہ

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) جس کے پاس میر اذکر ہو اور اس نے مجھ پر درپر دوپاک نہ پڑھا جتھیں وہ بد بخت ہو گیا۔

رَدُّ الْمُحْتَارِ وَغَيْرِهِ كُثُبٌ مِّنْ أَسْبُوصِ هُنَّا (رَدُّ الْمُحْتَارِ وَغَيْرِهِ كُثُبٌ مِّنْ أَسْبُوصِ هُنَّا)

(2) اسلام میں کفو ہونا

سوال: کفو ہونے میں اسلام کا بھی اعتبار ہے اس سے کیا مراد ہے؟

جواب: باعتبار اسلام کفو کی صورت بیان کرتے ہوئے صدر الشريعة، بدُ

الطّریقہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی عظیمی علیہ رحمۃ اللہ القوی

بہار شریعت میں فرماتے ہیں: ”جو خود مسلمان ہوا اور جس کے باپ

دادا مسلمان نہ تھے وہ اس کا گفو نہیں جس کا باپ مسلمان ہوا اور جس کا

صرف باپ مسلمان ہو (وہ) اس کا گفو نہیں جس کا دادا بھی مسلمان ہو

اور باپ دادا دوپٹت سے اسلام ہو تو اب دوسری طرف اگرچہ زیادہ

پشتوں سے اسلام ہو گفو ہیں مگر باپ دادا کے اسلام کا اعتبار ”غیر

عرب“ میں ہے۔ عربی کے لئے خود مسلمان ہوا یا باپ دادا سے اسلام

چلا آتا ہو سب برابر ہیں۔“ (بہار شریعت حصہ ۷ ص ۵۳)

مسلمان لڑکی کا نو مسلم سے نکاح

سوال: کافر لڑکے اور مسلمان لڑکی میں اگر عشق ہو اور لڑکا مسلمان ہو جائے پھر

دونوں کو رٹ میں جا کر آپس میں شادی کر لیں تو شرعاً کیا حکم ہے؟

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آله و سلم) جس نے مجھ پر دی مرتبین اور دی مرتب شام درود پاک پڑھائے تب امت کو ان بیری خفاقت ملے گی۔

جواب: مسلمان ہو جانا مرحبا! مگر شادی کیلئے یہاں بھی کفاءت (یعنی گفو ہونا)

ضروری ہے لہذا مذکورہ صورت میں اگر لڑکی ولی کی اجازت کے بغیر نو
مسلم سے نکاح کرے گی تو نکاح ہی نہیں ہوگا۔ یہ حکم اس صورت میں
ہے جبکہ لڑکی نو مسلم نہ ہو بلکہ مسلمان کے گھر پیدا ہوئی ہو۔

(3) پیشے (کام و حندے) میں کفو ہونا

سوال: پیشے یعنی profession میں گفو ہونے سے کیا مراد ہے؟

جواب: پیشے میں گفو ہونے سے مراد یہ ہے کہ لڑکا ایسے پیشے (یعنی روزگار) سے
وابستہ نہ ہو جس کو گرفت میں حقیر سمجھا جاتا ہو اور اس پناہ لڑکی کے اولیاء
عار (یعنی ذلت) محسوس کرتے ہوں۔ صدرُ الشَّرِيعه، بدُرُ الطَّریقہ
حضرتِ علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی عظمیٰ علیہ رحمۃ اللہ القوی مکتبۃ المدینہ
کی مطبوعہ بہار شریعت حصہ 7 صفحہ 55 پر فرماتے ہیں: جن لوگوں
کے پیشے (کام و حندے) ذیل سمجھے جاتے ہوں وہ لچھے پیشے (کام
و حندے) والوں کے گفو نہیں، مثلاً جوتا بنانے والے (یعنی موپی)، چڑا
پکانے والے (یعنی چمار)، سائیس (یعنی گھوڑوں کی دیکھ بھال کرنے والے
اور) چرواہے یہاں کے گفو نہیں جو کپڑا بیچتے، عطر فروشی کرتے،

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ و آله و سلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اس نے ذمہ دشیریف نہ پڑھا اس نے جفا کی۔

تجارت کرتے ہیں اور اگر خود ہوتانہ بناتا ہو بلکہ کارخانے دار ہے کہ اس کے یہاں لوگ نوکر ہیں (اور وہی نوکر) یہ کام کرتے ہیں یا دکاندار ہے کہ بنے ہوئے بُوتے لیتا اور بیچتا ہے تو تاجر وغیرہ کا گفو ہے۔ یو ہیں اور کاموں میں۔

تاجر کی لڑکی کا گفو ہے یا نہیں؟

سوال: جو حمام یا مopicی ہے وہ ”تاجر“ کی لڑکی کا گفو ہے یا نہیں؟

جواب: نہیں ہے۔

حمام اور مopicی کا آپس میں کُفُو ہونا

سوال: حمام کی لڑکی اور مopicی کا لڑکا ایک دوسرے کے گفو ہیں یا نہیں؟

جواب: جن پیشوں (کام و حندوں) کو حقیر سمجھا جاتا ہے ان سے وابستہ افراد ایک دوسرے کے گفو ہوتے ہیں لہذا حمام کی لڑکی اور مopicی کا لڑکا ایک دوسرے کے گفو ہیں۔ (ماخوذ از رد المحتار ج ۳ ص ۲۰۳)

سوال: تاجر کی لڑکی نے رحمانی یعنی گھماڑ کے لڑکے سے بلا اجازت ولي نکاح کیا لیکن لڑکے کے والد اب اپنا پیشہ یعنی مٹی کے برتن وغیرہ بنانا چھوڑ کر تجارت سے وابستہ ہیں اور اپنا آبائی پیشہ چھوڑ چکے ہیں کیا اس

فرومان صطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جو صحیح پروردہ در شریف پڑھتے گا میں قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں گا۔

صورت میں نکاح دُرست ہے؟

جواب: اگر تو ایسا ہے کہ کسی جگہ رحمانی قوم یعنی گمہار سے وابستہ افراد عرصہ دراز سے مٹی کے برتن بنانے چھوڑ چکے ہیں اور تجارت یا کسی اور معمَّر ز
پیشے سے وابستہ ہو چکے ہوں اور اب لوگوں کے دلوں میں یہ معزَّ زست بھے
جاتے ہوں تو نکاح دُرست ہے ورنہ نہیں۔ میرے آقا اعلیٰ
حضرت، امام الہیسنت، مولیانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرَّحْمَن
فرماتے ہیں: ”جو لا ہے، دھوپی، نائی اور موچی کی عار (عیوب و خامی) علم
کی وجہ سے ختم نہیں ہوتی، ہاں جب یہ لوگ قدیم (یعنی عرصہ دراز) سے
یہ کام چھوڑ چکے ہوں اور لوگ معزَّ ز انداز میں ان سے مانوس ہو چکے
ہوں اور لوگوں کے دلوں میں ان کا وقار اور عام نکا ہوں میں ان کی
وَقْعَةٌ (عَزَّت) قائم ہو چکی ہو کہ اب بڑے لوگوں کی لڑکیوں کیلئے عار
(یعنی رسولی کا سبب) نہیں رہے تو اور بات ہے۔ الحجَّ

(فتاویٰ رضویہ مُخَرَّجَہ ج ۱۱ ص ۱۵۷)

(4) دینات میں کفو ہونا

سوال: دینات میں کفو ہونے سے کیا مراد ہے؟

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آله و سلم) مجھ پر کثرت سے ذرود پاک پر حسوب تک تبرماجھ پر ذرود پاک پر حتماً تبارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

جواب: دیانت سے مر اوقتوی، مکارِ مُآخلاق (یعنی اخلاقی خوبیاں) اور
ڈرست عقائد میں ہم پلہ ہونا ہے۔

سوال: فاسق باپ کی صالحہ (یعنی نیک پرہیزگار) لڑکی بلا اذن ولی فاسق سے
نکاح کر لے تو نکاح ہو گا یا نہیں؟

جواب: ایسا نکاح ہو جائے گا۔ (رَدِّ الْمُحْتَار ج ۲ ص ۲۰۲)

فاسق اور بنت مُتّقی

سوال: ایک نوجوان شراب پیتا ہے اور اس کا عمل لوگوں میں معروف ہے یہ
شرابی لڑکا، مُتّقیٰ پرہیزگار باپ کی بیٹی کا گفو ہے یا نہیں؟

جواب: گفونہیں۔ صدر الشَّرِيعَه، بدُرُ الطَّرِيقَه حضرت علامہ
مولیانا مفتی محمد امجد علی عظیمی علیرحمۃ اللہ القوی مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ بہار
شریعت حصہ 7 صفحہ 54 پر فرماتے ہیں: فاسق شخص مُتّقیٰ (یعنی پرہیز
گار) کی لڑکی کا گفو نہیں اگرچہ وہ لڑکی خود مُتّقیٰ ہے (یعنی پرہیزگار) نہ
ہو۔ (ردِ مُحتَار ج ۲ ص ۲۰۱ وغیرہ) اور ظاہر ہے کہ فتنِ اعتقادی (عقائد
کی خرابی) فتنِ عملی (اعمال کی خرابی) سے بد رجہا (یعنی کئی درجے) بدتر،
لہذا عورت کا گفو وہ بدمذہب نہیں ہو سکتا جس کی بدمذہبی حد کفر

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ و آله و سلم) مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راست بھول گیا۔

کونہ پچھی ہوا اور جو بد مذہب ایسے ہیں کہ ان کی بد مذہبی گفر کو پچھی ہو (یعنی مرتد ہو چکے ہوں)، ان سے تو نکاح ہی نہیں ہو سکتا کہ وہ مسلمان ہی نہیں، گفو ہونا تو بڑی (دور کی) بات ہے۔

(بہار شریعت حصہ ۷ ص ۵۲)

(5) مال میں کفائت (یعنی کفو ہونا)

سوال: مال میں کفو ہونے سے کیا مراد ہے؟

جواب: مال میں کفائت (یعنی کفو ہونے) کے معنی ہیں کہ مرد کے پاس اتنا مال ہو کہ مہر مُعْجَل (یعنی نقد مہر) اور نفقة (یعنی روٹی کپڑے وغیرہ) دینے پر قادر ہو، اگر پیشہ (ধندرا) نہ کرتا ہو تو ایک ماہ کا نفقة دینے پر قادر ہو، ورنہ روز کی مزدوری اتنی ہو کہ عورت کے روز کے ضروری مصارف (یعنی آخر اجات) روز دے سکے۔ اس کی ضرورت نہیں کہ مال میں یہ اس کے برابر ہو۔

(بہار شریعت حصہ ۷ ص ۵۳)

کُفُو سے مُتَعلق مُتَفَرّقات

سوال: کیا نابالغ اور نابالغہ کے نکاح کیلئے بھی گفو کی حاجت رہتی ہے؟

جواب: نابالغ لڑکا یا لڑکی خود ایجاد و قبول کی اہلیت نہیں رکھتے ان کے نکاح

فرمانِ مصطفیٰ : (صلی اللہ علیہ و آله و سلم) جس نے مجھ پر ایک دُرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دو حجتیں بھیجا ہے۔

کیلئے ولی ہی ایجاد و قبول کرتا ہے لہذا نابالغ کا نکاح تو ولی کے بغیر ہوئی نہیں سکتا البتہ بعض صورتوں میں یہاں بھی بڑ کے کا گفو ہونا نکاح کے لئے شرط ہے۔ مثلاً ایک صورت یہ ہے کہ نابالغہ بڑ کی کا نکاح جب باپ دادا کی غیر موجودگی میں کوئی اور ولی آبعد (یعنی دُور کا ولی) کرے تو گفو کا ہونا ضروری ہے۔ اسی طرح نابالغہ کا نکاح باپ صرف ایک ہی مرتبہ غیر گفو میں کر سکتا ہے اس ایک کا نکاح کر دینے کے بعد اپنی کسی اور بیٹی کا نکاح بھی غیر گفو میں کرے تو اس کا اسے اختیار نہیں۔ چنانچہ نابالغہ کے نکاح کے متعلق میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، مولینا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمة الرَّحْمَن فتاویٰ رضویہ جلد 1 صفحہ 717 پر فرماتے ہیں: اور اگر نابالغہ ہے اور اس کا نکاح باپ دادا کے سوا کوئی ولی اگرچہ حقیقی بھائی یا چچا یا ماں ایسے شخص سے کر دے (جو کہ نابالغہ بڑ کی سے کمتر ہو) تو وہ بھی باطل و مردود ہوگا اور باپ دادا بھی ایک ہی بار (نابالغہ کا) ایسا نکاح کر سکتے ہیں (جس میں بڑ کا بڑ کی سے کمتر ہو) دوبارہ اگر کسی دختر کا نکاح ایسے (کمتر) شخص سے کریں گے تو ان کا کیا ہوا (نکاح) بھی

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ علی عیواد و سلم) جو محمد پر درود پاک پڑھنا بخوبی گیا وہ جنت کا راست بخوبی گیا۔

باطل ہوگا۔

سوال: اڑکی نے ایک شخص کے ساتھ بیلا اجازت اولیاء نکاح کیا۔ وقت نکاح وہ

اڑکی کا کفو تھا لیکن بعد میں بد چلن ہو گیا اور سر عام شرایبیں پینے لگا!

کیا اس اقدام میں نکاح پر کوئی اثر پڑے گا؟

جواب: صرف وقت نکاح کفو کا اعتبار کیا جاتا ہے پوچھی گئی صورت میں اڑکا

جب وقت نکاح اڑکی کا گفو تھا تو نکاح مُنْعَد ہو گیا اور بعد میں اڑک کے

کے بد چلن ہونے سے نکاح کے انعقاد پر کوئی فرق نہیں پڑے

گا۔ قلاؤی رضویہ میں ہے: ”کفائت کا اعتبار ابتدائے نکاح کے وقت

ہے اگر اس وقت گفو ہو پھر کفائت جاتی رہے تو اس کا لحاظ نہ ہوگا۔“

(فتاویٰ رضویہ ج ۱۱ ص ۷۰۳)

سوال: زید نے بکر کو ہر طرح سے اطمینان دلایا کہ وہ بکر کا گفو ہے اس کی باتوں

کا اعتقاد کرتے ہوئے اور زید کو اپنا گفو جانتے ہوئے بکرنے اپنی

نابالغہ اڑکی ہندہ کا نکاح زید کے ساتھ کر دیا نکاح کے کچھ دن بعد

معلوم ہوا کہ زید گفو نہیں۔ اس صورت میں نکاح ہو گیا یا نہیں؟

جواب: جب اولیاء نے کسی سے اڑکی کا نکاح بشرط کفائت کیا یعنی اس شرط

ضمن مصطفیٰ : (صلی اللہ علیہ و آله و سلم) جس نے کتاب میں بھجو پروردہ پاکستانی توجیب بکریان اس کتاب میں لکھا ہے کافر میں اس کیلئے استفار کرتے رہیں گے۔

کے ساتھ کہ تم لڑکی کے گفو ہو بعد میں لڑکا گفو نہ نکلا تو نہ ہب مُقتیٰ ہے

میں ایسا نکاح مُتعقد ہی نہ ہوا۔ (ماخذ افتاویٰ رضویہ ج ۱۱ ص ۲۸، ۲۵)

سوال: اگر کوئی بالغ لڑکی از خود بلا اجازت اولیاء اپنا نکاح کسی ایسے شخص سے کرے جس نے غلط بیانی اور دھوکہ دہی سے کام لیتے ہوئے اپنے آپ کو اس لڑکی کا گفو بتایا مثلاً لڑکی سیدہ تھی لڑکے نے وقت نکاح اپنا سپید ہونا ظاہر کیا لیکن بعد نکاح حقیقت کھل کر سامنے آئی کہ وہ شخص سید نہیں بلکہ شیخ برادری سے ہے ایسی صورت میں نکاح دُرست ہوایا نہیں؟

جواب: اگر صورت واقعی یہی تھی کہ بالغ لڑکی نے اولیاء کی اجازت کے بغیر جس سے نکاح کیا اس نے جھوٹ بول کر اپنا گفو ہونا ظاہر کیا بعد نکاح اس کا غیر گفو ہونا ثابت ہوا تو شرعاً ایسا نکاح مُتعقد ہی نہیں ہوا بلکہ یہ نکاح باطل ہے۔ (ماخذ افتاویٰ رضویہ ج ۱۱ ص ۳۰۲، ۳۰۳)

دوسرے کو باپ بنانا کیا

یاد رہے! اپنے حقیقی باپ کو چھوڑ کر کسی دوسرے کو اپنا باپ بتانا یا اپنے خاندان و نسب کو چھوڑ کر کسی دوسرے خاندان سے اپنا نسب جوڑنا

نوران مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) جس کے پاس میر اذکر ہوا اور اس نے مجھ پر درپر دوپاک نہ پڑھا جنت وہ بد جنت ہو گیا۔

حرام اور جنت سے محروم کر کے دوزخ میں لے جانے والا کام ہے۔
 اس بارے میں بڑی سخت وعیدیں حدیثوں میں آئی ہیں چنانچہ
 دو جہاں کے سلطان، سرو رذیشان، محبوب رَحْمَنْ عَزَّوَجَلَّ و صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کا فرمان عبرت نشان ہے: جو اپنے باپ کے غیر کو اپنا
 باپ بنانے کا دعویٰ کرے حالانکہ وہ جانتا ہے کہ وہ اس کا باپ نہیں
 ہے تو اس پر حُجَّت حرام ہے۔ (بخاری ج ۲ ص ۳۲۶ حدیث ۲۷۶)

شادی کارڈ میں باپ کا نام غلط ڈالنا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہاں وہ لوگ عبرت حاصل کریں جوے
 پالک بچے کا دل رکھنے کیلئے اس پر اپنے آپ کو حقیقی باپ ظاہر کرتے
 ہیں اور وہ بھی بے چارہ عمر بھرا سی کو اپنا حقیقی باپ سمجھتا ہے، اپنے بچے
 باپ کو ایصالِ ثواب اور اس کیلئے دعا کرنے تک سے محروم رہتا
 ہے۔ یاد رکھئے! ضروری دستاویزات، شناختی کارڈ، پاسپورٹ اور
 شادی کارڈ وغیرہ میں بھی حقیقی باپ کی جگہ منه بولے باپ کا نام لکھوانا
 حرام اور حُجَّت حُجَّت حُجَّت حُجَّت میں لے جانے والا کام ہے۔ طلاق شدہ یا بیوہ عورتیں بھی
 اپنے اگلے گھر کے بچوں کو ان کے حقیقی باپ کے مُتَعَلِّق
 اندھیرے میں رکھ کر آخرت کی بر بادی کا سامان نہ کریں۔ عام بول

فرومانِ مصطفیٰ : (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس کے موجب پردی مرتبین اور دوسرے شام درود پاک پڑھائے تو قاتم کے دن بیری خفاعت ملے گی۔

چال میں کسی کو ابًا جان کہدینے میں حرج نہیں جبکہ سب کو معلوم ہو کہ یہاں ”جسمانی رشتہ“ مرا نہیں۔ ہاں اگر ایسے ”ابًا جان“ کو بھی کسی نے سگا باپ ظاہر کیا تو گنہگار و عذاب نار کا حقدار ہے۔ شیخ الحدیث حضرت مولینا عبد المصطفیٰ عظیمؒ علیہ رَحْمَةُ اللّٰهِ القوی فرماتے ہیں: آج کل بے شمار لوگ اپنے آپ کو صد لیقی و فاروقی و عثمانی و سید کہنے لگے ہیں! انہیں سوچنا چاہیے کہ وہ لوگ ایسا کر کے کتنے بڑے گناہ کے دلدل میں پھنسنے ہوئے ہیں۔ خداوند کریم عزوجل ان لوگوں کو صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور اس حرام و جہنمی کام سے ان لوگوں کو توبہ کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین) (جنم کے خطرات ص ۱۸۲ ملخصاً)

سوال: مذہبی آدمی یا لڑکے کو لڑکی دینا ہمارے معاشرے میں عرفاً معاذ اللہ عار سمجھا جاتا ہے اور ایسے نکاح کے متعلق کہا جاتا ہے کہ فلاں کی لڑکی کو کسی نے نہیں لیا تو مولوی کے کھاتے میں ڈالدی! ایسی سوچ رکھنا کیسا ہے اور کیا اس عار کا کفو میں اعتبار کیا جائے گا؟

جواب: جو سوچ قرآن و حدیث سے ٹکراتی ہو وہ سراسر باطل ہوتی ہے اور ایسی سوچ کی ہر گز رعایت نہیں کی جاسکتی۔ شریعت مطہرہ نے تو سوچ ہی یہ دی ہے کہ نکاح کرتے وقت مذہب اور دین کو ترجیح دو۔ ”چنانچہ رسول

فاطمہ کے بارے میں حوالہ جات
مرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے ذمہ دشیریف نہ پڑھا اُس نے جفا کی۔

اکرم صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”عورت سے نکاح چار
باتوں کی وجہ سے کیا جاتا ہے (یعنی نکاح میں ان کا لحاظ ہوتا ہے) (۱) مال
و (۲) حسب و (۳) جمال و (۴) دین۔ اور تو دین والی کو ترجیح
دے۔“ (صَحِیحُ البُخارِیٰ ج ۳ ص ۳۲۹ حدیث ۵۰۹۰)

مذکورہ حدیث گوڑکی کے انتخاب کے اعتبار سے ہے لیکن شریعت کے
مقصود اور ﴿الْبَرَاءَةُ زَوْجَلَ﴾ کے محبوب صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی پسند اور
خوشنودی کی بھی خبر دیتی ہے کہ دینداری کو ترجیح دی جائے لہذا گوڑکے کے
انتخاب میں جب گفو کی دیگر شرائط پوری ہوں تو مذہبی لڑکے ہی کو ترجیح
دی جائے اور سوال میں درج سوچ کو ہرگز نہ اپنایا جائے۔ فسق و فجور
والوں میں رشتہ کرنے والے دنیاوی طور پر اپنے فعل کو کتنا ہی اچھا سمجھتے
ہوں لیکن اس میں آخرت کا نقصان ہی نقصان ہے۔ ایک صحابی رضی اللہ
تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ”جس نے اپنی لڑکی شرابی کے نکاح میں دی گویا اس
نے اپنی لڑکی کو زنا میں جھونک دیا۔“ کیونکہ شرابی جب نشے میں ہوتا ہے
تو کئی دفعہ طلاق واقع ہونے والی باتیں کرتا ہے یوں اس پر بیوی حرام
ہو جاتی ہے جب کہ اسے پتا ہی نہیں ہوتا۔ (تَقْيِيَةُ الْغَافِلِينَ ص ۸۱)

غور مان صطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جو صحابہ پر روزِ یحود و شریف پڑھتے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

سوال: اسلام نے تو یہ درس دیا ہے کہ گورے کو کا لے اور کا لے کو گورے پر فضیلت حاصل نہیں پھر کفو کے معاملے میں ذات اور برادری کا اتنا کیوں لحاظ کیا جاتا ہے؟

جواب: اسلام نے جو یہ کہا ہے کہ گورے کو کا لے اور کا لے کو گورے پر فضیلت نہیں اس سے مراد یہ ہے کہ تمام مسلمانوں کی عزت آبروجان مال کی حفاظت بغیر کسی فرق کے کی جائے اور احترام اور عزت میں کسی کو گھٹیانہ سمجھا جائے یونہی اللہ اور اس کے رسول کے جو احکام ہیں اس پر عمل کرنے میں بھی تمام برابر ہیں گورے کو کا لے اور کا لے کو گورے پر کوئی فضیلت نہیں۔ اس بات کی بھی گنجائش نہیں کہ غریب مجرم کرے تو اسے سزا ملے اور امیر مجرم کرے تو اسے چھوڑ دیا جائے تو سوال میں اسلام کے جس فتنے کا ذکر ہوا وہ بالکل حق ہے لیکن اس کی مُراد کیا ہے یہ ذکر کر دی گئی۔ اب رہا مُعاملہ کفو میں ذات، برادری اور پیشہ دھندا وغیرہ دیکھنے کا۔ اول تو یہ کہ اس کا اعتبار کرنے کا حکم بھی اسلام ہی نے دیا ہے رسول پاک، صاحب اولاد، سیاحد افلاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”اپنی لڑکیوں کا نکاح

فَرَمَانِ مَصْكُوفٍ (صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَحْبُورٌ كَثُرَتْ سَوْدَادِ بَاقِيَّةً مَحْبُورٌ بَقِيَّةً تَبَارَأَ مَحْبُورٌ بَقِيَّةً زَوْدَادِ بَاقِيَّةً مَحْبُورٌ بَقِيَّةً مَغْفِرَتْ هَبَّ.

نَكْرٌ وَمَكْرٌ صَرْفٌ كَفُوْمِيْسَ۔“

(السَّنَنُ الْكَبِيرُ لِابْيَهِقِي ج ۷ ص ۲۱۵ ۶۰ حديث ۱۳۷)

ترمذی شریف میں امیرُ الْمُؤْمِنین حضرت مولائے کائنات، علی^{الْمُرْتَضَى} شیر خدا کَرَمَ اللَّهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيمُ سے مردی ہے کہ تاجدارِ مدینۃ منورہ، سلطانِ مکہ مکرر مَحْبُورٌ بَقِيَّةً مَغْفِرَتْ هَبَّ نے ارشاد فرمایا: اے علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) تین چیزوں میں تاخیر نہ کرو (۱) نماز کا جب وقت آجائے (۲) جنازہ جب موجود ہو (۳) بے شہر والی کے نکاح میں جب گفول جائے۔ (ترمذی ج ۲ ص ۳۳۹ حديث ۱۰۷) دوسری بات یہ ہے کہ چونکہ شادی ایک زندگی بھر رہنے والے بندھن کا نام ہے جس میں ہنہ ہم آہنگی اور مزاج کے ملنے کا اعتبار اور لحاظ کرنا ایک ضروری چیز ہے۔ کسی بھی جوڑے کی کامیاب زندگی کے لئے صرف یہی نہیں کہ ان دونوں کے درمیان اتفاق اور ہم آہنگی ہونا ضروری ہے بلکہ دونوں طرف کے خاندانوں میں بھی ہم آہنگی ہونا ضروری ہے۔ اور کفوکا اعتبار اس مقصد کے حصول میں معاون و مددگار ہوتا ہے۔ اسی بنا پر اس کی رعایت کرنے کا حکم ہے۔

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ و آله و سلم) مجھ پر درود پاک پڑھنا بخوبی گایا و جنت کا راستہ بخوبی گیا۔

تیسرا بات یہ ہے کفو کا اعتبار درحقیقت حق اولیاء کی بنابر ہے یعنی باپ دادا وغیرہ پُونکہ سر پرست ہوتے ہیں۔ کفو کی رعایت نہ کیے جانے پر لوگوں کے طعن و تشنیع کا یہی لوگ ہدف بنتے ہیں اور انہیں جس عار (رسوائی) کا سامنا کرنا پڑتا ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ اس بنابر ان کو عار (ذلت) سے بچانے کے لئے خود انہیں کفو کا اعتبار کرنے کا حکم دیا گیا۔ اور اگر لڑکی ان کی اجازت کے بغیر کہیں اور غیر کفو میں نکاح کر لیتی ہے تو حق اولیاء کی رعایت نہ ہونے کی بنابر نکاح کے منعقدنہ ہونے کا حکم دیا گیا۔

میاں بیوی کا ایک دوسرے پرشک کرنا کیسا؟

سوال: میاں بیوی کا شک کی وجہ سے ایک دوسرے پر بدکاری کی تھمت رکھنا کیسا؟

جواب: کبیرہ گناہ، حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ آج کل یہ مصیبت عام ہے۔ بعض لوگ ٹھنڈوں و شبہات میں پڑ کر بدگمانی اور بہتان تراشی کر کے اپنا آبادگھر اپنے ہی ہاتھوں بر باد کر بیٹھتے ہیں۔ شک کی بنابر کبھی میاں اپنی بیوی کو زانیہ کہتا اور کبھی بیوی اپنے شوہر کو

غُرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آللہ علیہ) جو مجھ پر ایک مرتبہ ذرود و شرف پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کیلئے ایک قیرا اج لکھتا دریک قیرا احمد پہاڑ تھا ہے۔

غیر عورت کے ساتھ منسوب بھجتی ہے، دونوں محض شک کی وجہ سے ایک دوسرے کے سر تھمت دھرتے، الجھتے اور اپنے خاندان پر وہ بذنماد ہبہ لگا بیٹھتے ہیں کہ سات سمندر کا پانی بھی بدنامی کے اس داع کونہ دھوپاۓ! ایسے لوگوں کو اللہ عز و جل سے ڈرنا چاہئے۔ حضرت سید ناحد یغمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، اللہ کے پیارے حبیب، حبیب لبیب عز و جل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمان عبرت نشان ہے: إِنَّ قَدْفَ

الْمُحْصَنَةِ يَهْدِمُ عَمَلَ مِائَةِ سَنَةٍ یعنی کسی پاک دامن عورت پر زینا کی تھمت لگانا سو سال کی نیکیوں کو بر باد کرتا ہے۔ (المُعجمُ الْكَبِيرُ لِلثَّمَرَانِجُ ص ۳۰۲۳ حدیث ۱۶۸)

کرنی چاہئے جو صرف شک کی بنا پر اپنی پارسا یو یوں پڑھتے زینا باندھ بیٹھتے ہیں۔ نیزوہ عورتیں بھی عبرت حاصل کریں جو اپنے شوہروں کے بارے میں طرح طرح کی باتیں کرتی ہیں جس کا ان پر زینا کاری کا الزام دھرتی ہیں اور ہر طرف اسی طرح کہتی پھرتی ہیں، گھر پر تو وقت دیتا نہیں، بس اپنی ”رکھاؤ“ کے پاس پڑا رہتا ہے، سارے پسیے اُسی کو دے آتا ہے، اُس کے ساتھ ”کالا مُنہ“ کرتا ہے۔ وغیرہ۔

ضمن مصطفیٰ : (صلی اللہ علیہ و آله و سلم) جس نے کتاب میں بھجو پروردہ پاکستانی توجہ بخوبی اپنام اس کتاب میں لکھا رہے گا فرمائے اس کیلئے استغفار ترہیں گے۔

کر لے توبہ رب کی رحمت ہے بڑی
قبر میں ورنہ سزا ہوگی کڑی
کسی کو رُندی کہنا کیسا؟

سوال: آج کل بعض عورتیں غصے میں آ کر ایک دوسری کو ”رُندی“ کی گالی دیتی ہیں، اس کا کیا و بال ہے؟

جواب: یہ بات سخت دل دکھانے والی بہت ہی بڑی اور بُری گالی ہے، اور دوزخ میں لے جانے والی ہے۔

گالی کی دُنیوی سزا

جو لوگ بات بات پر گندی گالیاں نکالنے کے عادی ہیں وہ یہ نہ بمحیں کر ان کی کوئی کپڑتی نہیں (مرء و جہہ ہر گالی لکھنا ممکن نہیں دو مشالیں عرض کرتا ہوں) مثلاً اگر کسی کو وَلَدُ اللّٰہِ نَايِزٌ نَا کی اولاد کہایا کسی پاک دامن عورت کو زانیہ کہہ دیا (جبیسا کہ عورتیں عموماً ایک دوسری کو غصے میں آ کر کہہ دیا کرتی ہیں) یہ سب ثہمتیں اور حرام و گناہ کبیرہ ہیں۔ یہاں یہ دلبل نہیں چلے گی کہ ”میں نے تو یوں ہی کہہ دیا میری بیت یہ نہیں تھی۔“ یاد رکھئے! اس میں آخرت کا عذاب تو ہے، ہی دنیا میں بھی بعض صورتوں میں اس کی

فرمانِ مصطفیٰ : (صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آله و سلم) مجھ پر دُر دپا کی کثرت کرو بے شک یہ تہارے لئے طہارت ہے۔

سخت سزا میں ہیں۔ مثلاً کسی مرد یا عورت نے کسی پاک دامن مرد کو زنا کار یا عورت کو زایبیہ، کہہ دیا تو اسلامی عدالت میں مقدّہ مہ دائرہ ہو جانے کی صورت میں اگر چار چشم دید گواہ پیش نہ کر سکا تو خود اس تہمت لگانے والے کو 80 کوڑے لگائے جائیں گے۔ اور ایسی تہمت لگانے والے کی آئندہ کسی معاملے میں بھی بھی گواہی قبول نہ ہوگی۔ (یہ احکام مُحسن یا مُحسنہ یعنی مسلمان مرد عورت آزاد، عاقل، بالغ پاک دامن کو الزم اگانے کے ہیں) زنا کی تہمت کو ”قذف“ اور ”تہمت لگانے والے“ کو ”قاذف“ اور اسلامی عدالت سے ملنے والی اس کی سزا کو ”حدِ قذف“ کہتے ہیں۔ بہر حال زنا کا الزم اگانے والے مرد یا عورت کو صرف دو ہی چیزیں سزا سے بچا سکتی ہیں {1} جس پر الزم اگا ہے وہ اپنے جرم کا اقرار کر لے {2} یا پھر تہمت رکھنے والا چارا یسے گواہ حاکم اسلام کے روبرو پیش کرے جنہوں نے اپنی آنکھوں سے مرد عورت کو زنا کرتے دیکھا ہوا اور یہ دیکھنا اتنا آسان کہاں ہے اور اس کا ثبوت فراہم کرنا اس سے بھی مشکل تر۔ لہذا اسلامی کاراتستہ بینی ہے کہ اگر کسی کو کسی کی زنا کاری

فرومانِ مصطفیٰ : (صلی اللہ علیہ و آله و سلم) جس نے مجھ پر دی مرتبین اور دی مرتب شام درود پاک پڑھائے تیامت کے دن یہی خفاقت ملے گی۔

کامعلوم ہو بھی جائے تب بھی پر دے ہی میں رہنے دے تاکہ گندگی
جہاں ہے وہیں پڑی رہے۔ ورنہ بول پڑنے کی صورت میں اگر
چارچشم دید گواہ پیش نہ کر سکا تو ”مقدُّوف“ (یعنی جس پر زنا کی تہمت لگی
اس) کے مطالبے پر اپنی پیٹھ پر 80 کوڑے کھانے کیلئے میتار رہے۔
بہارِ شریعت میں ہے: کسی عفیفہ (یعنی پا کدامن) عورت کو رُندگی کہا تو یہ
تَدَفَ ہے اور ”خَدَ“ کا مستحق ہے کہ یہ لفظ انہیں کے لئے ہیں جنہوں
نے زنا کو پیشہ کر لیا ہے۔ (بہارِ شریعت حصہ ۹ ص ۱۱۶)

شک کی بناء پر الزمات لگائیے

ذر اندازہ تو لگائیے کہ شریعت مُطَهَّرہ کو مسلمان مرد و عورت کی
عُزَّت و آبروکس قدر عزیز ہے اور ان کی ناموس کی حفاظت
کا کلتا زبردست اهتمام فرمایا ہے۔ بیشک وہ بیہت بُرے بندے ہیں
جو کسی مسلمان کے بارے میں محض شک کی بناء پر یا سننے سناۓ عیب
دوسروں کے آگے بیان کر ڈالتے ہیں۔ وہ یہ نہ سمجھیں کہ آج بالفرض
کوئی پوچھنے والا نہیں ہے تو کل قیامت میں بھی کچھ نہیں ہو گا۔ دو
احادیث مبارکہ سنئے اور خوفِ الہی عزوجل سے لرزیئے:

فِرَدَّهُ كَيْمَانَ حَوْلَ جَارٍ
فَأَنْتَمْ مُصْكِنُهُ (سُلِّي الشَّقَّالِ عَلَيْهِ الْبَرَّ) تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرُود پڑھتا را ذرود مجھ تک پہنچتا ہے۔

لوہے کے 80 کوڑے

(1) حضرت سید ناصر علیہ السلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ایک عورت نے اپنی باندی کو زانیہ کہا، (اس پر) حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: تو نے زنا کرتے دیکھا ہے؟ اُس نے عرض کی: نہیں۔ فرمایا: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتُجْلِدَنَّ لَهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَمَانِينَ لیعنی قسم ہے اُس کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے قیامت کے روز اس کی وجہ سے تجھے 80 کوڑے مارے جائیں گے۔

(مصنف عبد الرزاق ج ۹ ص ۳۲۰ حدیث ۱۸۲۹۳)

(2) حضرت سید نامن المُسَيَّب رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: جو اپنی لوڈی کو زنا کی تہمت لگائے اُسے قیامت کے روز لوہے کے 80 کوڑے مارے جائیں گے۔ (ایضاً حدیث ۱۸۲۹۲)

عیب چھپاؤ جنت میں جاؤ!

سوال: کسی کا گناہ معلوم ہو جائے تو کیا کرنا چاہئے؟

جواب: اُس کا پردہ رکھنا چاہئے کہ بلا مصلحت شرعی کسی دوسرا پر پاس کا اظہار کرنے والا گنگار اور عذاب نار کا حقدار ہے۔ مسلمانوں کا عیب

ضرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے مجھ پر سوت بڑو دپاک پر حاصل تعالیٰ اُس پر سورتین نازل فرماتا ہے۔

چھپانے کا ذہن بنائیے کہ جو کسی کا عیب چھپائے اس کیلئے جنت کی
شارت ہے۔ پچھا نجپے حضرت سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
مردی ہے: ”جو شخص اپنے بھائی کی کوئی بُرا تی دیکھ کر اُس کی پردہ
پوشی کر دے تو وہ جنت میں داخل کر دیا جائیگا۔“ (مسند عبد بن
حُمَيْد ص ۲۷۹ رقم ۸۸۵) لہذا جب بھی ہمیں معلوم ہو کہ فلاں نے معاذ
اللّه عزّ و جلّ زنا یا لواطت کا ارتکاب کیا ہے، بد زنا ہی کی ہے، جھوٹ
بولا ہے، بعدہ دی یا غیبت کی ہے یا کوئی بھی ایسا جرم مچھپ کر کیا ہے
جس کو ظاہر کرنے میں کوئی شرعی مصلحت نہیں تو ہمیں اس کا پردہ رکھنا
لازم ہے اور دوسرے پر ظاہر کرنا گناہ۔ یقیناً غیبت اور آبروریزی کا
عذاب برداشت نہیں ہو سکے گا۔

عیب کھولنے کا عذاب

سوال: غیبت اور آبروریزی کی سزا بھی بیان فرماد تھے۔

جواب: معراج کی رات سرو ریکائنات، شاہِ موجودات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ
وسلم نے ایک منظر یہ بھی دیکھا کہ کچھ لوگ تانبے کے ناخنوں سے اپنے
چہروں اور سینوں کو نوچ رہے تھے۔ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ علیہ و آله و سلم) جس نے مجھ پر ایک دُرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دو حجتیں بھیجا ہے۔

استفسار پر عرض کی گئی: ”یہ لوگوں کا گوشت کھاتے تھے (یعنی غیبت کرتے تھے) اور لوگوں کی آپروریزی کرتے تھے۔“ (شُنْ آئی فاؤج ۳۵۳ ص ۳۸۷۸) مزید تفصیلات کیلئے مکتبۃ المدینہ کا مطبوعہ رسال غیبت کی تباہ کاریاں ہدیۃ حاصل کر کے ضرور پڑھ بھیجئے۔

جادو ٹونہ کروانے کا الزام

سوال: آج کل عامل کی باتوں میں آکر رشتے دار ایک دوسرے کے بارے میں جادو کا بہتان رکھ دیتے ہیں یہ کیسا ہے؟

جواب: کسی مسلمان پر بہتان رکھنا حرام اور حنفی میں لے جانے والا کام ہے۔ عامل کے بتانے یا خواب یا فال یا استخارے کے ذریعے پتا چلنے کو شرعی ثبوت نہیں کہتے کہ جس کو بنیاد بنا کر کسی مسلمان کی طرف ان گناہوں کو منسوب کیا جاسکے۔ یہاں شرعی ثبوت یہ ہے کہ یا تو ملزم خود اقرار کر لے کہ میں نے جادو کیا یا کروایا ہے۔ یادو مسلمان مرد یا ایک مسلمان مرد اور دو مسلمان عورتیں گواہی دیں کہ ہم نے اس کو خود جادو کرتے یا کرواتے دیکھا ہے۔

بہتان کا عذاب

سوال: جادو ٹونہ کرنے یا مختلف طرح کے الزامات رکھنے والے کی آخری سزا بھی

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) پروردہ دپاک پر سوتونج پر بھی پڑھوے تھے میں تمام جوان کے کرب کا رسول ہوں۔

بیان فرماد تھے تاکہ مسلمان ڈریں اور توبہ کریں۔

جواب: دو روایات ملاحظہ ہوں: {1} دو جہاں کے سلطان، سرورِ ذیشان،

محبوب رَحْمَنْ عَزَّوَ جَلَّ وَصَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عبرت نشان

ہے: ”جو کسی مسلمان کی برائی بیان کرے جو اس میں نہیں پائی جاتی تو

اس کو اللہ عَزَّوَ جَلَّ اس وقت تک دوزخیوں کے کچھڑ، پیپ اور خون

میں رکھے گا جب تک کہ وہ اپنی کہی ہوئی بات سے نہ نکل آئے۔“

(سنن آئی داؤد ج ۳ ص ۲۲۷ حديث ۳۵۹)

{2} امیرُ الْمُؤْمِنِينَ حضرت مولائے کائنات، علیُّ الْمُرْتَضَى

شیرِ خدا کَرَمَ اللَّهُ تَعَالَى وَجْهُهُ الْكَرِيمُ فرماتے ہیں: کسی بے قصور پر بہتان

(الزام) لگانا آسانوں سے بھی بھاری گناہ ہے۔

(نوادرالاصول للحکیم الترمذی ج ۱ ص ۹۳)

توبہ کے تقاضے پورے کر لیجئے!

سوال: اگر کسی سے الزام تراشی وغیرہ کے گناہ ہو گئے ہوں وہ کیا کرے؟

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ و آله و سلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا وہ مجھ پر زور دوسری نیف نہ پڑھنے لوگوں میں وہ کجوں ترین شخص ہے۔

جواب: اگر کسی نے محض بدگمانی یا تیاس کے باعث یا سنبھال کیا تو میں آ کر کسی پر زنا، لواطت، بذرگانی، چوری، جھوٹ، وعدہ خلافی، جادو ڈونہ کر دانے وغیرہ کا بھتان لگانے کی خطا کی ہے تو اللہ عز و جل کی بارگاہ میں توبہ کرے اور جن جن کے آگے بھتان لگایا ہے ان کو بھی اپنی غلطی بتا کر اپنی توبہ پر مطلع کرے تاکہ جس غریب کو بغیر ثبوت شرعی کے رسوایا کیا ہے ان کی نظروں میں اس کی عزت بحال ہو جائے۔ اگر صاحبِ معاملہ (یعنی جس پر اذام لگایا گیا ہے اس) کو بھی معلوم ہو گیا ہے تو بصدق نداامت اس سے بھی معافی مانگ کر اسے خوش کرے۔ یہاں معااذ اللہ عز و جل زانیوں (اور انعامیوں وغیرہ) کی حوصلہ افزائی نہیں ہے بلکہ ان کو بھی توبہ کے تمام تقاضے پورے کرنے ضروری ہیں ورنہ دنیا و آخرت میں ان کے لئے ”قاذف“ (یعنی زنا کی تہمت لگانے والے) کے مقابلے میں زیادہ تخت سزا میں ہیں۔ اس طرح کے مجرم بلکہ ہر طرح کا گناہ کرنے والے بھی اللہ عز و جل کے ہٹپور

غُرمانِ صَلَوةٍ (سَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اُسْ غُرمانِ کی ناک آب دہو جس کے پاس میرا ذکر ہوا وہ مجھ پر زرد پاک نہ پڑے۔

توبہ کریں۔ حُکْمُ الْعِبَادَةِ کی پامالی کی صورت میں ان کی معافی ثانی کے
تقاضے بھی پورے کریں ورنہ عذاب نار کے حق دار ہیں۔

کر لے توبہ رب کی رحمت ہے بڑی

قبر میں ورنہ سزا ہوگی کڑی

بد گُمانی کے بارے میں سُوال جواب

سوال: دُعاء یا اجتماع ذکر و نعت میں کسی کوروتاد کیکر سمجھنا کیسا کہ یہ سب کو
دکھانے کیلئے رورہا ہے!

جواب: یہ بد گُمانی ہے اور مومن صالح پر بد گُمانی حرام اور جَنَّمَ میں لے جانے
والا کام ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ پارہ 15 سورہ بنی اسرائیل کی

آیت نمبر 36 میں ارشاد فرماتا ہے:

وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ^۱ ترجمہ کنز الایمان: اور اس

انَ السَّمْعَ وَالبَصَرَ وَالْفُؤَادُ كُلُّ أُولَئِكَ بات کے پیچھے نہ پڑ جس کا تجھے علم

نہیں، بے شک کان اور آنکھ اور دل
کانَ عَنْهُ مَسْوُلًا^۲

ان سب سے سُوال ہونا ہے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ پارہ 26 سورہ الحُجُّرات کی آیت نمبر

غیر مان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے مجھ پر روز بھر دوبار بڑو دپاک پڑھا اس کے دوسراں کے گناہ مغافل ہوں گے۔

12 میں ارشاد فرماتا ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذْ تُبَدِّلُوا كُثُرًا مِّنَ الْأَيَّامِ ترجمہ کنز الایمان: اے

الظَّنُّ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ ایمان والوہبہت گمانوں سے بچو

بیشک کوئی گمان گناہ ہو جاتا ہے۔ (پ ۲۶ الحجرت ۱۲)

فُخُورٍ كَرِمٍ، نُورٍ مُجَسَّمٍ، شَاهِبِي آدمٍ، رَسُولٍ مُحْتَشَمٍ، شَافِعٍ

اُمَّمٍ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: (لوگو!) بد گمانی سے بچو کیونکہ

بد گمانی کرنا سب سے جھوٹی بات ہے۔ (بخاری ج ۳ ص ۲۲۶ حدیث ۵۱۳۳)

اکٹھے دین رَحِمْهُمُ اللَّهُ الْمُبِين فرماتے ہیں: خبیث گمان خبیث دل سے

بپیدا ہوتا ہے۔ (فضیل القدیر للمناوی ج ۳ ص ۱۵۷۴ اتحت الحديث ۲۹۰۱)

رونے والے پر بد گمانی کا نقصان

حضرت سید ناکھوں مشقیٰ علیہ رحمۃ الرؤی فرماتے ہیں: ”جب تم کسی کو

روتے دیکھو تو اس کے ساتھ رونے لگ جاؤ یہ بد گمانی نہ کرو کہ وہ

لوگوں کو دکھانے کیلئے ایسا کر رہا ہے۔ میں نے ایک بار ایک شخص کو روتا

دیکھ کر بد گمانی کی تھی کہ یہ ریا کاری کر رہا ہے تو اس کی سزا میں ایک

سال تک (خوفِ خدا اور عشقِ مصطفیٰ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ میں) رونے

(تنبیہ المغترین ص ۷۰)

سے محروم رہا۔“

میاں بیوی کے غسل میت کے بارے میں سوال جواب

سوال: بیوی اپنے مرحوم شوہر کو غسل دے سکتی ہے یا نہیں؟

جواب: صدر الشّریعہ بدُر الطّریقہ علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی عظی
علیہ رحمۃ الرّحمن فرماتے ہیں: عورت اپنے شوہر کو غسل دے سکتی ہے جب
کہ موت سے پہلے یا بعد کوئی ایسا امر نہ واقع ہوا ہو جس سے اُس کے
نکاح سے نکل جائے۔ (بہار شریعت حاصل ص ۸۱۲)

سوال: اپنی مرحومہ بیوی کو شوہر کو غسل دے سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: نہیں دے سکتا۔ قہائے کرام رَحْمَهُمُ اللَّهُ السَّلَام فرماتے ہیں: عورت
مر جائے تو شوہرنہ اُسے نہلا سکتا ہے نہ پچھو سکتا ہے اور دیکھنے کی
مُمانعت نہیں۔ (ایضًا ص ۸۱۳، ذریمحختارج ص ۱۰۵)

سوال: کیا شوہر اپنی مرحومہ بیوی کا منہ بھی نہیں دیکھ سکتا؟

جواب: منہ دیکھ سکتا ہے۔ بہار شریعت میں ہے: عوام میں جو یہ مشہور ہے کہ
شوہر عورت کے جنازہ کونہ کندھا دے سکتا ہے نہ قبر میں اُتار سکتا ہے
نہ ہی مُنہ دیکھ سکتا ہے یہ محض غلط ہے۔ صرف نہلا نے اور اُس کے
بدن کو بلا حائل ہاتھ لگانے کی مُمانعت ہے۔ (بہار شریعت حاصل ص ۸۱۲)

فرمانِ مصطفیٰ : (صلی اللہ علیہ و آله و سلم) جس نے مجھ پر ایک دُرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دو حجتیں بھیجا ہے۔

سوال : میاں اپنی بیوی کو نہیں نہلا سکتا جبکہ بیوی اپنے میاں کو نہلا سکتی ہے اس میں کیا حکمت ہے؟

جواب : شوہر کا مرنے کے فوراً بعد زناح ٹوٹ جاتا ہے جبکہ عورت کا عدّت تک بعض احکام میں زناح باقی رہتا ہے۔ چنانچہ میرے آقا عالیٰ حضرت علیہ رَحْمَةُ رَبِّ الْعَوَّات فرماتے ہیں: شوہر بعد وفات اپنی عورت کو دیکھ سکتا ہے مگر اس کے بدن کو چھو نے کی اجازت نہیں، اس لئے کہ موت واقع ہو جانے سے زناح مُنْقَطِح ہو جاتا (یعنی ٹوٹ جاتا) ہے۔ اور عورت جب تک عدّت میں ہے اپنے شوہر مُردہ کا بدن چھو سکتی ہے، اسے غسل دے سکتی ہے جبکہ اس سے پہلے باسَن (یعنی ایسی طلاق جس میں دوبارہ زناح کی ضرورت ہو صرف زوجوں کر لینے سے کام نہ چل سکتا ہو) نہ ہو چکی ہو، اس لئے کہ عدّت کی وجہ سے عورت کے حق میں اس کا زناح باقی رہتا ہے۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۲۲ ص ۲۳۳)

طالبِ غمِ مدینہ

و

بقیع

و

مغفرت

رجب المرجب ۱۳۳۰

24-6-2009

یا رَبِّ مَعْلُومَه عَزَّ ذَلِيلٍ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَسْمَاهُ الْمُؤْمِنِينَ أَوْ رَبِّ بَنِي إِسْرَائِيلٍ وَالْمُنْتَهَى
وَرَبِّهِ هَمَارِسَ تَهَمَّ اسْلَامَ بَنِي إِسْرَائِيلَ كُوچادِرِ مِيَا
لَغَيْبَ كَمَارِ حَقِيقَتِيْ مَدِنَ بُرْقَعَ كَمَ سَانَدَ
شَرِعِيْ بُرْدَهَ كَرْنَا لَغَيْبَ فَرْمَـا - سِيرِی اَمَـر
تَكَامَ أَسْتَـتَ كَمَ مَغْفِرَتَهِ مِيَا -
اَسِی بِحَـا وَالْتَّـبَّیِ الْأَمِـنِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

مأخذ و مراجع

1	قرآن باك	ضياء القرآن بيلي كيشنر	المعجم الكبير	دار احياء التراث العربي بيروت
2	ترجمة كنز الایمان	ضياء القرآن بيلي كيشنر	المعجم الاوسط	دار الكتب العلمية بيروت
3	تفسير مدارك	دار المعرفة بيروت	الجامع الصغير	دار الكتب العلمية بيروت
4	تفسير درمشور	دار الفكر بيروت	مجمع الزوائد	دار الفكر بيروت
5	تفسيرات احمدية	پشاور	كنز العمال	دار الكتب العلمية بيروت
6	روح البيان	کوئٹہ	الحسان بترتیب صحيح ابن حبان	دار الكتب العلمية بيروت
7	تفسير سورة يوسف	فضل نور اکیٹمی	كشف الخفاء	دار الكتب العلمية بيروت
8	خرائن العرفان	رضا اکیٹمی بمیٹی هند	الكامل في ضعفاء الرجال	دار الكتب العلمية بيروت
9	نور العرفان	پیر بهائی اینٹ کمپنی	محصن عبد الرزاق	دار الكتب العلمية بيروت
10	صحيح بخارى	دار الكتب العلمية بيروت	الفردوس بتأثر الخطاب	دار الكتب العلمية بيروت
11	صحيح مسلم	دار ابن حزم بيروت	الترغيب والترهيب	دار الكتب العلمية بيروت
12	سنن ترمذى	دار الفكر بيروت	حلية الاولياء	دار الكتب العلمية بيروت
13	سنن نسائي	دار الجليل بيروت	شرح مسلم للنحوى	افغانستان
14	سنن ابو داود	دار احياء التراث العربي بيروت	مرقة المفاتيح	دار الفكر بيروت
15	سنن ابن ماجه	دار المعرفة بيروت	اشعة اللمعات	کوئٹہ
16	سنن دارقطنى	مدينة الاولياء ملتان	فيض القدير	دار الكتب العلمية بيروت
17	ال السنن الكبرى	دار الكتب العلمية بيروت	مرأة المناجح	ضياء القرآن بيلي كيشنر
18	شعب الایمان	دار الكتب العلمية بيروت	هدایہ	دار احياء التراث العربي بيروت
19	المستدرک	دار المعرفة بيروت	فتاوی قاضی خان	کوئٹہ

كوثنه	البحر الرائق	40	دار الفكر بيروت	مستند امام احمد	20
دار الكتب العلمية بيروت	تاريخ بغداد	60	دار احياء التراث العربي بيروت	محيط برهانی	41
دار الكتب العلمية بيروت	المواهب اللدنية	61	دار احياء التراث العربي بيروت	بدائع الصنائع	42
دار الكتب العلمية بيروت	الرسالة القشيرية	62	دار الكتب العلمية بيروت	تبين الحقائق	43
دار الكتب العلمية بيروت	روض الرياحين	63	دار الفكر بيروت	فتاوی عالمگیری	44
دار الكتب العلمية بيروت	حکیمة الاولیاء	64	دار المعرفة بيروت	در مختار	45
مكتبة دار الفجر دمشق	بحر الدموع	65	دار المعرفة بيروت	رد المحatar	46
دار البشائر بيروت	تنبیہ المغتربین	66	باب المدينة کراچی	فتاوی خیریہ	47
پشاور	تنبیہ الغافلین	67	بيروت	مفاتیح الجنان	48
دار صادر بيروت	احیاء العلوم	68	زنگالذین مرکز الاولیاء لامور	فتاوی رضویہ	49
دار الكتب العلمية بيروت	اتحاف السادة	69	مکتبہ رضویہ باب المدينة	فتاوی امجدیہ	50
انتشارات گنجینه تهران	کیمیائی سعادت	70	المجمع الرضوی بریلی	فتاوی ملک العلماء	51
دار الكتب العلمية بيروت	مکائنة القلوب	71	مکتبہ اسلامیہ	فتاوی نعیمیہ	52
پشاور	کتاب الكبائر	72	بزم وقار الدين باب المدينة	وقار الفتاوی	53
بيروت	تلیس ابلیس	73	شیربرادرز مرکز الاولیاء لامور	فتاوی فیض الرسول	54
انتشارات گنجینه تهران	تذکرة الاولیاء	74	مکتبہ المدينة باب المدينة	بہار شریعت	55
فاروق اکیدمی	اخبار الاخیار	75	مکتبہ المدينة باب المدينة	أحكام شریعت	56
شیربرادرز مرکز الاولیاء لامور	جذب القلوب	76	مکتبہ المدينة باب المدينة	الملفوظ	57
مرکز اهل سنت برکات رضا	مدارج النبوت	77	دار احياء التراث العربي بيروت	شمائل محمدیہ	58
مکتبہ المدينة باب المدينة	جهنم کے خطرات	78	کوئٹہ	قرۃ العيون	59



الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على سيد المرسلين
أتاكم من فائدة يائكم الشيطان التجهيز ببيانكم التوجيه

ستت کی باریں

الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَ تبلیغ قرآن وستت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوت اسلامی کے مبکے مبکے مذہنی ماحول میں بکثرت شہیش یکجہی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جعرات کو فیضانِ مدینہ محلہ سوداگر ان پر اُنی سبزی منڈی میں مغرب کی نماز کے بعد ہونے والے سنتوں بھرے اجتماع میں ساری رات گزارنے کی مذہنی انجام ہے، عاشقانِ رسول کے مذہنی قافلوں میں سنتوں کی تربیت کے لیے سفر اور روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے مذہنی انعامات کا رسالہ کر کے اپنے یہاں ذمہ دار کوچ کروانے کا معقول بنا لیجھے، ان شاء اللہ عز وجل اس کی برکت سے پانیدہ ستت بننے گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لیے لڑھنے کا ہم بنے گا، ہر اسلامی بھائی اپنایہ ہم بنے کہ ”مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔“ ان شاء اللہ عز وجل اپنی اصلاح کے لیے مذہنی انعامات پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے مذہنی قافلوں میں سفر کرنا ہے۔ ان شاء اللہ عز وجل

مکتبہ المدینہ کی شاخیں

راو پنڈی: فضل (ادپارا)، کمپنی پیک، اقبال روڈ۔ فون: 051-5553765

کراچی: شہید صدیق کخارا در۔ فون: 021-2203311

پشاور: فیضانِ مدینہ گلبرگ نمبر ۱، انور سڑک، مصادر

لاہور: دامتار بارکیت، گلشن روڈ۔ فون: 042-7311679

خان پور: زوری پیک، بہیر کارہ۔ فون: 068-5571686

سردار آزاد (پبلیک اپارٹمنٹ) بیوی پارک، فون: 041-2632625

نواب شاہ: پچاری ار بند سلم سکرٹش پیک۔ فون: 0244-362145

کٹلپری: پیک، شہید آنونی ناؤن۔ فون: 058274-37212

کھیر آباد: فیضانِ مدینہ، آنونی ناؤن۔ فون: 5619195

چیدار آباد: فیضانِ مدینہ، آنونی ناؤن۔ فون: 022-2620122

گوجرانوالہ: فیضانِ مدینہ، گوجرانوالہ۔ فون: 055-4225653

ملان: نزد پٹیان والی سہر، اندروان بوہر گیت۔ فون: 061-4511192

گوجرانوالہ: فیضانِ مدینہ، گوجرانوالہ۔ فون: 4044-2550767

044-

فیضانِ مدینہ محلہ سوداگر ان پر اُن سبزی مٹھی باب المیتہ کراچی

فون: 4125858/4126999-93/4921389

Email:maktaba@dawateislami.net \ www.dawateislami.net